

نفس من و جانم فدای تو

دیوار این بهار بهارین بهار

صید من و جانم فدای تو

محمد حسن

با هم از جناب مرزا علی رضا

بدان آقا

دیوان اول

رویف (۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم (۱۰) الف

شیرا ہوں نبی کے اوس صی کا احسان خدا کا اور نبی کا بنی کو خدا کہہ میں نصیری ہوں تیغ زنی سے جن سلمان سایل کے لئے پکا جو اکثر خیبر کا ذرا کھاڑ لیں نامور ہو کیوں نہ خدا کے گھر کا مختار روندے میری خاک کو الھی جد ہے وہ کافر و ہمارا	روندہ ہے شجرت ایں بے لک کا میرا جز محبت ہذا علیہ کا ایسا رستہ ہو آدمی کا بس خاتمہ ہے بھاوری کا نہدہ ہے فقیر اوس سخی کا میدہ کام نہیں ہے کسی کا کعبہ مولد ہو جس ولی کا جو راکب دوش تہا نبی کا مرحب کشتہ تھا جس جری کا
---	--

ایسی یہ غزل کہی گئی ہے  
منقول کلام ہے سخی کا



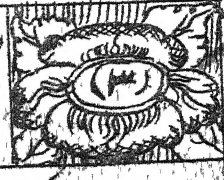


یہ تہم لوم کہ پھر آئے گا  
 بدگشتہ بہ جب آئیگا  
 ہنر سچے۔ تھے کہ جلد آئیگا  
 بنو کو بوسے دہن کے کیسے  
 مرے کہنے میں نہیں ہے دل اس  
 اب تو چہرے لب شیریں تھے  
 دولت وصل ہے قیمت دل کی  
 جمع خاطر ہے اے اہل قبور  
 وصف کہتے ہیں لب شیریں کے  
 نزع میں پاس میر کیوں بیٹھی  
 صدیہ ہجر میں تکلیف کریں  
 آپ پر مرنے سے حاصل کیا  
 شیخ جی بت کی بُرائی کیجے  
 کعبہ میں سخت کلامی سن لی

بیٹھے آج کہاں جائیگا  
 دل میں کچھ سوچنے بچتا یگا  
 خیر اب باپو چہرے کے گھر جائیگا  
 کچھ میرا سنہ تو نہ کھلو ایگا  
 آپ ہی کچھ اسے سمجھائیگا  
 لوہین گھول کے پی جائیگا  
 آگے کچھ آپ بھی فرمائے گا  
 ہم بھی آتے ہیں نہ گھبرا یگا  
 کچھ مٹھائی ہمیں کھلو ایگا  
 اوٹھئے اوٹھئے نہیں گھبرا یگا  
 ملک الموت سے فرما یگا  
 فاتحہ بھی تو نہ دالو ایگا  
 اپنے اللہ سے عہر پائیگا  
 بتکدہ میں نہ کہی آئیگا



بوسے اللہ سخی مانگتا ہے  
 ایک دیہیگا تو دیش پائیگا



فاتحہ سے کہو کے نہ پھر آئیگا

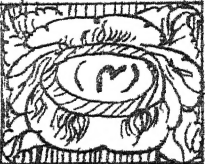
دہان سخی دل کو نہ لے جائیگا

تذکرہ ہجر ہی کا سُن، لیجئے  
 شیخ جی پند ہیں سے ہر وقت  
 ہم کو ہے حکم جو مر جانے کا  
 اُون تھے انھیں جو دیکھا نیکو کھا  
 سر کو کہتے ہیں بجائے قرآن  
 لاش اٹھا نیکو اگر آئیں لوگ  
 نہیں معلوم کہاں دفن کریں

دھل کے ذکر میں شریک  
 کچھ اسرار دل کو نہ سمجھیں  
 پتھر لکھتے ہی نہ رہ جا بگا  
 بوسے پکار نہ ہو جا نیگا  
 اسکی جھوٹی نہ تم کو کیا  
 روکے گا اونہیں سبھا نیگا  
 بس یہیں خاک میں مل جائیگا

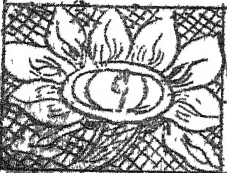


بس سخی شام ہو رہی ہے  
 شعر خوانی کو نہ اب جا بگا

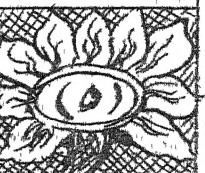


رجپر ہے ملاں آج کیسا  
 اوس خال سے کیا ملی ہزولت  
 بے یار نہیں ہوا ترا دور  
 کیا آئی ہے یاد تیج و تال  
 ہے راحت وصل کے جو آمد  
 اندر میری آہ سُن کے بول

دلپر ہے ملاں آج کیسا  
 اختر ہے ملاں آج کیسا  
 ساغر ہے ملاں آج کیسا  
 اے سر ہے ملاں آج کیسا  
 مضطر ہے ملاں آج کیسا  
 باہر ہے ملاں آج کیسا



کیا آئی ہے کچھ خبر سخی کی  
 گھر گھر ہے ملاں آج کیسا



کیا بجائے اوسے سخن کیا  
یاد آگیا پھر دہن کیا  
یاں دشمن ہے کوہ کن کیا  
یہ جاؤ گے کیا ہر ن کیا  
دیکھا نہیں پیر ہن کیا  
کس کام کا بانگین کیا  
ملجائے مجھے کفن کیا  
چھڑواتے ہو کیوں بطن کیا

ناخوش بہر ہر کلبہ دن کیا  
گل کی بجائے کیوں کھی دیکھانی  
ہر سنہ کی کوہ پر صد ہے  
کمر تے ہو پسند وحشت دل  
بہولی ہے صبا تباے گل پر  
عاشق ہی کے جب نہ کام آیا  
آج کے کیکی موت نہ ہو  
سینہ سے ہمارا دل نہ لیجاؤ

گاتے ہیں سخی ہی کی غزل وہ  
بہاتا ہی نہیں سخن کیا

تو یہ کھہ ہمارا چل جاتا  
اور میں پروانہ بہتا جو چل جاتا  
باغ کا رنگ یہ ہے بدل جاتا  
اڑو ہا تو ہمیں گل جاتا  
اتنے سن میں نا پہل جاتا  
سائیں پانا تو یہ گل جاتا  
یا علی کہتا اور سنبھل جاتا

امون کی چٹکی میں دل نہ مل جاتا  
شمع تھا پار جو پگھل جاتا  
کیا کہیں سیر کو وہ گل نہ گیا  
گور ہی سے نہ بن پڑی ورنہ  
تو پستان نکالے صاب  
صدے گھیرے ہیں ہر م کو  
کیا گراتا سخی یہ چرخ مجھے

وصل سے رہتا ہے انکار یہ کیا  
اس قدر آنسوؤں کے تار یہ کیا  
دل لگی ہوتی ہے خوش ہونیکو  
جبکہ گھر جاتے نہ تھے حضرت دل  
کیسا اے دست جنوں چاک کیا  
اتنا کہنا تھا کہ یوسف نہ کھو  
الفت چشم میں ہم مر بھی گئے  
تیغ ابرو کے سزا دار تھے ہم  
آج کل آپ کے گیسو سیاہ  
بدلی نیت تو بگڑ کر بولے

ادب چھوڑتے ہو گنہگار یہ کیا  
دیکھو کچھ چشم گھر بار یہ کیا  
تم تو ہوئے لگے بیزار یہ کیا  
فغان لگے چہا نہ نے دیوار یہ کیا  
ہیں گریبان میں ابھی تار یہ کیا  
گالیان دین سربازار یہ کیا  
یہم نہ پوچھا ہوئے بیمار یہ کیا  
آپ باندہ آسمانے پڑن تلوار یہ کیا  
برسر ظلم ہیں سرکار یہ کیا  
ہاں خبر دار خبر دار یہ کیا

کیون نہ تکرار پڑے بوسوں پر  
اے سخی دو کے لئے چار یہ کیا

دیکھنا ماجرا سندر کا۔  
اب قرینہ ہے وصل دلبر کا  
ایک مدت سے غل تھا حشر کا  
وصف لکھو نگا تیغ حیدر کا  
لو سخی سے سوال ہے دیکھا

ایک قطرہ ہے دیدہ ہر کا  
پوچھتے ہیں بہت میرے گھر کا  
شور نکلا وہ یار کے گھر کا  
ہو قلم جبرئیل کے پر کا  
اور کہو نیکو بین وہ کچھ گھر کا

لو میرے نامہ پر کی تھی نہ میری  
خضر آئینوں کو اور میرے گھر پر  
روز پانوں پہ یاد کے گھر ٹاٹ  
رخ سے کچھ کچھ میرے کم ہی آئینہ  
خضر راہ پر گایاں کیا کام

پراوڑا آتا ہے کبوتر کا  
راستہ بھول جایا گھر کا  
کچھ یہم دستور ہو گیا سر کا  
دیکھئے پیچھا ہے سندر کا  
اون کو رستہ بتائے گھر کا

شاعروں میں سخی جو سچ بوجھو

بھوکو بہا یا کلام صدف رکا۔

کوہ میرا ہے بیابان میرا  
ایرا زفر سے کیل ہے لاغر  
چھوڑے دیتا ہوں اکیلا پاکر  
قید ایک حور کے گھر میں ہونین  
رحم کر دیگا جناب بارے  
مرگئے ہم تو کہا کافر نے

فتیس و فراد پہ احسان میرا  
مور سمجھے گا سیلان میرا  
یاد رکھنا یہ احسان میرا  
رنگ فروس ہر زندان میرا  
عفو ہو جائیگا عصیان میرا  
شیفتہ تھا یہ مسلمان میرا

مجھے پردہ میں سخی وہ بولا

ذکر آئے نہ کہیں بان میرا

گل رخسار یا کیا کہنا  
لوک مرگان یا کیا کہنا

رتگ لالی بھار کیا کہنا  
فشار دل نگار کیا کہنا



خوب رو نہا عینا رکب کہنا  
واہ را فوک غار کیا کہنا  
کچھے بابل ہزار کیا کہنا  
میرے آمرزگار کیا کہنا  
دیدہ انتظار کیا کہنا  
مرحباؤ القار کیا کہنا  
عجز اور انکسار کیا کہنا  
لا قدم لون گار کیا کہنا  
اور ہے میرے یار کیا کہنا

پاسے نازک سچیدہ اسید نہ تھی  
کس نزع کی ہے آبلو بخینش  
وقت گلشت کب وہ منتورین  
بخششیں ہم گناہگار و نکلی  
شب فرقت یکک نہیں باقی  
جبریل امین کے پر کاٹے  
ایسے مغرور کو کیا سہوار  
بھول بر نقش پا پہ کہتے ہیں  
وصل کے واسطے کرونگا عرض

اوسکے کوچ کی خوب و ڈالی دہول  
سخنی خاکسار کیا کہنا

تو صاحب ادھر کیا نظر دیکھ لینا  
سخنی مختصر مختصر دیکھ لینا  
تو کہنا کہ سوئے قہر دیکھ لینا  
ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا  
ذرا اونکو اسے چشم تر دیکھ لینا  
لڑکی نظر سے نظر دیکھ لینا

جبر ہر دیکھتے ہو ادھر دیکھ لینا  
وہن یار کا اور کمر دیکھ لینا  
جو یہ چھین کہ کیا نقش جو یاد چھین  
جگر اور دل اس کے دیکھ لینا  
بستہ ہوئے آج آتے ہیں بال  
دیکھ لینا دیکھ لینا دیکھ لینا

سخی مجھ وہ مٹی میں لیتے گئے ہیں  
خزا اچھا دل اوپر گر دیکھد لیستہ

کس بلا میں پڑا میں کیا لایا دور سے کہتے ہوئے کیا لایا پھر ملو لگا اگر خدایا وہ جفا لائے میں وفا لایا	انھوں نے کیسے دے دیا لایا یہ کیا دیکھو میں چھٹی میں لو تو سوئے کعبہ جاتا ہوں اپنی اپنی پسند ہے یہ لو
---	---

اوٹھ کے یا ہر کہیں گئے ہیں سخی بیٹھے میں ابھی بلا لایا	
---	--

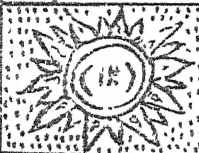
چرخ سے مانگ لون کھن پنا یاد تو کیجئے چلن اپنا کچھ دیکھاتے ہو باتکیں اپنا ساپ دکھلا رہے ہیں اپنا بہو لیو مت کبھی چلن اپنا یا دیکھا وچہ ذقن اپنا کہ چہ یار ہے چمن اپنا گھبراہٹ اپنی گر دہن اپنا	تم اگر وہ نہ پیر بن اپنا آگے کرتے تھے اسطرح پا مال آج ہم جان دینے آئے ہیں شانہ زلفو عین دان نہیں ملے یاد رکھو ہماری پامالی یا کہو ہم کنوین میں ڈوبیں ہم وہ بیل نہیں جہان کو جائیں ہم کو دکھلا کے تنگ کرتے ہو
--	---

جسکو کہتے ہو گشتگر  
شعر کرتا

(۱۴) اے سخی ہے وہی وطن اپنا (۱۴)

تمھارے آگے کیا جوں کیا  
اونہیں بہاتا نہیں شیوں کیا  
کبھی ہکوسنا دشمن کیا  
بہین یا دا گیا بچپن کیا  
جو دیکھو گے کہیں مرن کیا  
اجی پھاڑو گے کیا پیر کیا

نہیں ایسا رخ روشن کیا  
بہین بے آواز لہ کے نہیں  
تمھیں کو دستوں سے ہر عدا  
جہان کر نیلے شوخی چار  
پس مردن تمھیں یا آئیگے ہم  
لگایا ہاتھ آئیل میں تو بولے



چھوڑا یا عشق نے گھر بھی سخی  
گئے پکڑے ہوئے دامن کیا



یا جگر بھی ہے آپکے دُہب کا  
ہو چکا ہے مقابلہ سب کا  
بوسہ پایا ہے یار کے لب کا  
یہ پتا ہے ہمارے شراب کا  
نام لون کس کے آگے نہ بکا  
جیتے جی مر چکا ہوں مر کیا  
میں کروں ذکر وصل کی شبا  
کہیں جاگا ہوا ہے تو شب کا

دل ہی میرا فقط ہے مطلب کا  
فتیں و فرادے میں ہون وا  
کھائی ہے ایک نئی سٹھانی آج  
میکدہ میں شراب پیتے ہیں  
شیخہ سستی میں تو بکھیرے ہیں  
ملک الموت سے کہو پھر جاؤں  
آپ فرامین ہجر کا احوال  
مُجھ کو جھونکے نیند کے کیسے

اوس کے کوچہ کی بسبک چاہین	شوق جاگیر کا نہ منصب کہ
سے دن بھر وہ بدھی سمیر	یاد کر کے معاملہ شب کا
بزم گل آئین تیرے پوگون	تجہ میں رہنما پار کے لب کا

نقد دل دیا ہوں تو کہتے ہیں	واہ ایسا سخی ہے تو کب کا
----------------------------	--------------------------

کعبہ تھا وہ میں جسے دل سبھا	نگاہ ہو دھتتا جسے دل سبھا
مصر سبھا نہ کامل سبھا	تکو کیا کیا نہ میر دل سبھا
آج طوطی کی ذہانت دیکھی	میری تقریر یہ مشکل سبھا
زلف مشکین سخی الوجدین حضور	کی خطا میں جو سلاسل سبھا

بدر کو داغ لگے کیوں نہ سخی	کیوں اوسے طرف مقابل سبھا
----------------------------	--------------------------

خوشی آپ کی خیر کل جائے گا	مگر دل کو میرے دل جاگا
کہان و نکو گھر بے محل جائیگا	اجی جھپٹے میں نخل جاگا
میرے دل میں آنیسے یہ فائدہ ہے	ذرا اور سانپے میں ڈہل جاگا
بہلا میری آغوش میں بیٹھو تو	جو تکلیف دون تو محل جاگا
وہ آئین مر پاس تو حضرت مل	کہیں دو گھڑی آپ مل جاگا
کہوں روز روز شکو میں شمع سوزا	مگر مجھے پھر آپ جل جائیگا

(۱۸) سخی بیٹھے ہٹ کے کچھ اوسکے در  
(۶) بڑی بہیڑ ہوگی کچل جائے گا

ہاے کیا بیکار میرا سن گیا  
میں نفسی ہو ہمارے دیکھنا  
یہ شبِ فرقت میں کیا سوچ رہی  
دو کرو ہونے لگے مولا مر تھنے  
روزیوں ہی رات گزر دیا  
ایک لپٹا پاتا تھا وہ بھی جھپٹ گیا  
سب تلے آسمان گرن گیا  
کس طرف جائیں کہ ہر وہ سن گیا

(۱۹) سخی دلی میں ایشو کہاں  
(۵) نوق غالب مر گئے مومن گیا

خیر گزری جو دیان پسنبل تھا  
دل لیا سیارگو تامل تھا  
یار اور ہم تھے جس زمانہ میں  
دل نالان میرے فرقت میں  
آج برہم مزاج کا کل تھا  
عارفانہ اونہیں تجا اہل تھا  
بوی گل ہتی نہ شور بلبل تھا  
کہیں بل چل کہیں تفرق ل تھا

(۲۰) پوچھو حال سخی نہ فرقت میں  
(۷) راندن اشک کا تسلسل تھا

دیکھ دل چپ رہا نہیں جاتا  
سر کے بل آج جائیگے وان تک  
مفت نقصان سمجھا نہیں جاتا  
پاؤن سے تو چلا نہیں جاتا



میں کسی سے خفا نہیں جاتا  
کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا  
اونکی تہزین کو کیا نہیں جاتا  
بہر یا تم کو کیا نہیں جاتا

لوگ روئیں نہ میری میت پر  
اوس پھر بول چال کی موند  
بار گل سر نہ سستی عصر پہ  
شب کو تنہا کبھی گئے تو کب

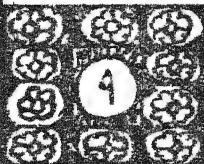


خال مرگ سخی نہ ہم سے کھو  
ساتھ یہ سنا نہیں جاتا

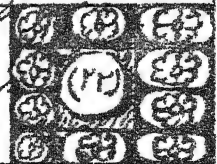


اے سخی آشنا نہیں ملتا  
اب دماغ صبا نہیں ملتا  
اسے تو کچھ خدا نہیں ملتا  
یار کا نقش پا نہیں ملتا  
شیخ جی کو خدا نہیں ملتا  
کیا کہیں راستہ نہیں ملتا

یوں تو ملنے کو کیا نہیں ملتا  
کوچہ پا زنگ جو پہونچی ہے  
بہت پرستی سے فائدہ کیا ہے  
کوئی یہ تو سبکروی دیکھے  
مجدوں میں تلاش کرتے ہیں  
آسمان پر ابھی چلے جاتے



کم کہان میں کھر کی الفت میں  
کچھ سخی کا پتا نہیں ملتا



لو لے مان مضطرباتا ہوگا  
پھر ہمیں شام سے آنا ہوگا  
کل کہو کسکا بہانا ہوگا

میں نے پوچھا کہ پھر آنا ہوگا -  
جبکو کہتے ہیں اب جاؤ  
آج تو مہدی ملی پانوں میں

ریخ فرقت دیجائے ہیں مجھے موت کی تفرقہ پرداز سی سے ساتھ اعمال فقط جا بین گے پہلوے خیرین جا بیٹھیں گے یار آباد رہے دنیا میں	قطعہ اب بھی بہو کہ میں کہانا ہو گا ایک دن قبر میں جانا ہو گا دوست ہر گاہ نہ یگانہ ہو گا جب میرے دل کو دکھانا ہو گا کبھی میرا بھی زمانا ہو گا
---	---

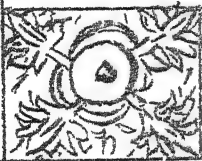
(۹)	ذاکری ہی نہیں کافی ہے سخی کر بلا بھی تمہیں جانا ہو گا	(۲۳)
-----	--	------

آکے تربت پہ ایک صدا دینا ہو مبارک مراد عا دینا صحف رخا عشق جا کہیں دل مراد یکہ کر لگے کھنے رضت لے آہ دل خدا حافظ پہول کیا ہو نگے میری تربت دیکھو یوں کہلتی ہے کلی گل گی وہ کبھی وعدہ پر نہ آئیں گے	سوئے ہو نگے ہمیں جگا دینا ایک بونہ رہ نہ دینا محبو قران کی ہوا دینا ایسا آئینہ مج کو لا دینا چاہتے ہی عرش کو بلا دینا بس فقط ناک بہوین چڑا دینا ہاں میری جان مسکرا دینا یاد آیا اگر مجھ کو لا دینا
---	---

(۵)	کوسنے پائے گالیان کسائیں اے سخی پھراو نہیں دعا دینا	(۲۴)
-----	--	------

شاید اون کو میرا سر یاد آیا  
 حور دیکھے تو بشر یاد آیا  
 لے چکے دل تو جبر یاد آیا  
 بولے آئین گے اگر یاد آیا  
 کبھی روتے ہیں کہ گھر یاد آیا  
 آج کیا ہے جو یہ گھر یاد آیا  
 بالیقین دین تیرا یاد آیا

یہ پہ کس کی کمر یاد آیا مگر  
 دور کے قہر لڑ سہاؤں سیج تار  
 دوسرا بھی میرا پہلو تار کا  
 جب کھا میں نے کہ پھر آئیگا  
 کبھی ہنستے ہیں کہ یان کیوں آئے  
 آئے آئے اللہ اللہ  
 عین بارش میں بلا یا مجھے



جب سخی کوئی مسافر دیکھو  
 سکھو اپنا بھی سفر یاد آیا

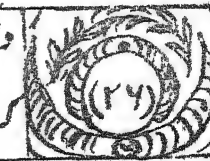


شیخ کی جان کو میں رو آیا  
 آج میں اوس کے پاؤں ہو آیا  
 گھر سے تو جا کے موخہ بھی دہو آیا  
 چونک کر بول اوٹھے کہ لو آیا

دیر سے سو کے کبہ ہو آیا مگر  
 چشم گریان سے اپنے ٹھل کر  
 لب کا بوسہ طلب کیا تو کھا  
 میں اچانک جو سلتے پہونچا



دیکھیں کب بندہ والے کہتے ہیں  
 کر بلا میں سخی بھے ہو آیا مگر

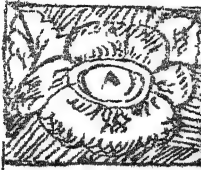


ایسا ہی آپ کو کیا جانا تھا  
 اور کچھ دل کے عوض لانا تھا

کیوں گئے تھے جو نہیں آنا تھا  
 ماسہ جو کے اسے چھوڑ آنا تھا

میں نے تو خوب اوسے پچانا تھا  
کیا کہیں آپکا فرمانا تھا۔  
اوس طرف شمع تھی پروانہ تھا  
ایک دن تو میرے کام آنا تھا  
وہ نہ آئے جنہیں سمجھنا تھا  
ہمنے اس دلو کو بُرا جانا تھا  
اس دل صاف کو دکھانا تھا

دل ہے کچھ دھوکھی میں اوسکی آ  
یہ نیت کوئی یہ دل ہمسے  
اس طرف بزم میں ہم تھے وہ تھے  
عید میں بھی نہ مجھے ذبح کی  
دل کی دل ہی میں ہمیری بات  
آپ کے پاس تو اچھا نکلا  
آئینہ اون کو مکدر کر تا



اس سے رستے ہو اذیت میں سخی  
ایسے دل کو کہیں پہنچانا تھا



تو عجب اتفاق ہو جاتا  
دفع در و فراق ہو جاتا  
اون کو بھی اشتیاق ہو جاتا  
ہجر ہوتا تو فاق ہو جاتا  
طفل اشک آج عاق ہو جاتا  
چرخ نیلی رواق ہو جاتا  
آج کچھ تو مذاق ہو جاتا

غیر سے وان نفاق ہو جاتا  
اور کوئی مرض نہیں ہے مجھے  
اپنے دل کا جو حال ہم کہتے  
اتنی صورت وصال میں گری  
بچ گیا ہجر میں اطاعت سے  
آبی ہوتا تو یار کا کوٹھا  
گالی تم دیتے ہو سے ہم لیتے



اے سخی روز وصل کا پیغام



ایک دن اتفاق سے صاحب نامہ

<p>دل تو تباہی نہیں چورائے کیا          بہ نہ ہوتا تو آج کہا تے کیا          اور بے پر کی دان اور ڈالتے کیا          وہ گبرٹا تو ہم بنائے کیا          اور کوچہ سے اوسکے لاتے کیا          اون سے پوچھو تو میں ہگے تے کیا          میری میت کو وہ اوٹھاتے کیا</p>	<p>بہلو میں بیٹھ کر وہ پائے کیا          بحر میں غم بھی ایک نیت ہے          مرغ دل ہی کا کچھ رہا مذکور          راہ کی چیمیر چھاڑ غویب نہیں          صدہ تامل ہوا الم لائے          شمع جی کہتے ہیں غنا کو حرام          لاغری سے کفن میں تباہی میں</p>
---	---

خاک اوس کو چمکے نہ لارکتے  
 تو سخی قبر میں بچھاتے کیا

<p>اون کو تہلاے ہوا سہکوا          شامت آئے کہ ہلا سہکوا          یوں برس جا گہٹا سہکوا          موتہ ہی موتہ میں یہ گہٹا سہکوا          ٹکوکیا غیر کو کیا سہکوا          خود ہی پچھائیگا سہکوا          توبہ لا حول ولا سہکوا</p>	<p>جاے دان باد صبا سہکوا          جادل اوس زلف میں جا سہکوا          سنا دیدہ ترکا نہ کوے          کیوں بونکو یہ ابھی جنبش تہی          دیکھیں کہتا ہے خدا حشر کے          کیجئے ذبح ہمیں بسم اللہ          مثل شیطان اسیہ بکائیں</p>
--	---



لو نہ اب دینگے دعا بھگو کیا  
کہتی ہے خلقِ خدا ! بھگو کیا

گالیان دینے لگے کیوں سنگر  
سُن تو آروح کہ اسُں مرنے پر

آج مدفن پہ سخی کے ہے

کیا کہیں رنج ہوا بھگو کیا

## ردیف ب

شمع کو کچھ جلائے صاحب  
میرے قالبِ مین آئے صاحب  
آپ اپنی نہ گائی صاحب  
اب نہ ہندی لگا ئے صاحب  
شوق سے پاں کھا ئے صاحب  
آج کو ٹھکے پہ آئے صاحب  
بس نہ باتیں بنا ئے صاحب  
اور سو کھی سنا ئے صاحب

رخ روشن دیکھائے صاحب  
روح ہو کر سما ئے صاحب  
شیخِ فی ہوتہن سرودِ حرام  
وسل کی شبِ قیر بانی ہے  
خونِ عشاق ہے معافی مین  
مین تجلی طور دیکھوں گا  
آپ دل مین بگاڑتے ہیں  
چشمِ تیرو نے پر ہے آمادہ

بوئےِ مرغِ تو چاہتے ہو سخی  
ٹھہیں مونسہ کی نہ کھا ئے صاحب

## ردیف - ب

اجی کچھ خبر بھی ہے مین کی ہر آپ

سخی سے چھوٹ کر جاننے لگا آپ

کو نیلے یاد ہو کر عمر بھر آپ  
ہوئے گئے کس اور کے پیدائش آپ  
اردھر ہم گئے ہیں اور او بھر آپ  
ابھی ٹھیکے اپنی کمر آپ  
نو صاحب ہاتھ رکھے گا نہ آپ

وہ عاشق بین کہ مرے پر ہمار  
پر ہی سبھیں بری جو میں کہیں  
۔ عاشق بین مانہ میں مستوق  
دیکھتے تھے ہم اپنی لاغری بھی  
میرے نامے اگر سنے کہے شوق

رسائی اوسکے زلفوں تک ہوگی  
سخی بے فائدہ مارین ٹہر آپ

### ردیف - ت

ہمیں بے متعارف نہ بھیگی رات  
ہمارے لہو میں سفائیگی رات  
اوٹھو سونے والو سچائیگی رات  
ہمیں تیرگی کیا دکھائیگی رات  
قسم آج آئیکے کھائیگی رات

دوسری اگر بن گئے رات  
ہمیں بھیریں خون و لائیگی رات  
بہت خواب غفلت میں نہ چڑھیا  
ہم اوس سے زیادہ سہخت ہیں  
نہ نالے ٹلیکا یہہ ڈوڑر فراق

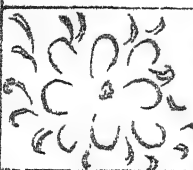
سختی ارٹ کے بھی ہے گھر پر رہے  
بس اب جان ہی لیکے جائیگی رات

نہ کھلاؤ کہ چھوٹا موٹھ ٹہری بات  
ابھی ہو جا سونی کی لڑی بات

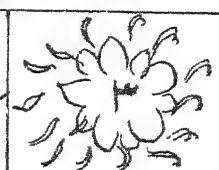
نہ بچن میں کھو ہو کر ٹہری بات  
سنو تو گوہر دندان کی تعریف

نہ ہونے دیگی مہی کی دھری بات  
 دین بس ہو گئی کوئی کھڑی بات  
 غضب آیا گہٹانی میں پڑی بات  
 اوکھاڑینگے وہ برسوں کی گڑی بات  
 کیسے پھر زبان میری بڑی بات  
 انی ہو کر کلیجہ میں ارڑی بات

بڑے اندھیر کی ترنیں ہے آج  
 جھان بھار انکے پاس بیٹھے  
 پیام وصل پر وہ ہو گئے ترن  
 ہم اون سے آج کا شکوہ کرینگے  
 طبیعت انکی ہے کچھ اوکھڑی  
 یہ کس شرکان کی بچھی کا تہا مذکور

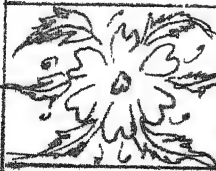


سخنی وہ یوں تو بولینگے نہ ہنسے  
 کبھی ہو جائیگی دھوکے دھری بات

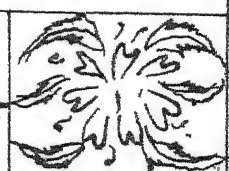


بہن لگائے رقیب کاں بہت  
 ایک میں اور آسمان بہت  
 آپکی چلتی ہے زبان بہت  
 اون کے ہنسنے کے ہیں ان بہت

گفتگو ہوئی زبان بہت  
 کیوں نہ گردش ادب کا جان بہت  
 گالیوں کی روش کو کم کیجے  
 دل کلیجہ و مرغ سینہ و چشم



ماہ سارخ سخنی کو دکھلا یا  
 آج تو تھے وہ مہربان بہت



### رولفٹ

بہلا ہواں تو نے جا بھی ہٹ  
 وہی بچپن کی خوشی اور وہی ہٹ

ترسے پھر بہن انکی ہے برسی  
 جوانی میں مزاج اونکا نہ بدلا

نہ پوچھو کون آیا دن کے بعد  
گئے جب تیرے سے آدمی بٹ  
بہلا کس طرح کوئی پاس بیٹھے  
کہا کرتے تھے ہر گز سچی

سخی بکھو شوبے پلٹے نہ تیرے  
پلٹے میں وہ کہتا ہے ابھی بت  
پلٹے میں وہ کہتا ہے ابھی بت

### روایت - ۱

غیر سے بات ہو ہمیں کیا بحث  
یا ملاقات ہو ہمیں کیا بحث  
کرم و لطف غیر پر وہ کرین ملو  
برکات عادات ہو ہمیں کیا بحث  
آگے تو خاطر قیب نہ تھی  
ایہ ارات ہو ہمیں کیا بحث  
رخ روشن چھپائیں زلف ہمیں  
ونکی اب رات ہو ہمیں کیا بحث  
متع کرتے ہو ہم نہ روئیں گے  
لونہ برسات ہو ہمیں کیا بحث  
کیون کہیں ہم قیب کو نہ چھوئیں  
بات میں بات ہو ہمیں کیا بحث

ہم تو ہیں محو روز و لطف سخی  
دن ہو یا رات ہو ہمیں کیا بحث  
مغنیہ کا ہر روز  
میرے گھر پر ہے آج

### روایت - ۲

چاند دیکھوں کدھر ہوا ہے آج  
میرے گھر پر ہے آج  
دل کا بیفائدہ گلا ہے آج  
کل کب اچھا تھا جو رہا ہے آج  
بت خوش رو کا سا ملے آج  
دل شوریدہ کا حل ہے آج

دیکھو قلعی کھلے گی صاف اکی  
شب بے عدہ جوتانے والی ہے  
دلو کو کس نے کیا دے گی سو  
خط نہ لیجائیگی صبا اون کا  
سخت تشویش میں پڑی تھی جان  
بار بار اوسکی زلف چھوئے تھیں

آئینہ اون کے سروئے چڑھا ہے آج  
دن سے فطرت میں خراب ہے آج  
اک بلا زین ایہہ مبتلا ہے آج  
میری بگڑی ہوئی ہر اہم آج  
کل وہ آئین گے اور قضا ہے آج  
کیا رقیب کا سر پہ اپنے آج


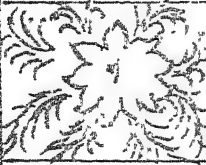
دیکھتے جاتا ہے ادا اونکی  
اے سخی کیا تری قضا ہے آج

### ردیف - ج

نہذا فرط سے ہیں خوار کیج  
کیا پسند آئے مجھے ملک کیج  
کشتی ہو غیر جو وہ زلف چھو  
نذر مقتول کی ہے اے قاتل  
اور سے بات صنیر اور طرف  
حل کے انگلیلیو کی چال نہ شیخ  
نام کا کام نہ مہنام سے ہو  
کالی ناگن کا وہ کرتے ہیں نگہا

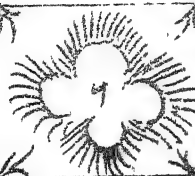
کیا کیلنگے ترے دست و گشت  
یاد ہیں گیسو سے خوار کیج  
ابھی دے مارتا ہوں بار کیج  
رگ جان میان میں توار کیج  
کون سمجھے تے گفتار کیج  
ہمکو دکھلاتا ہے رفتار کیج  
کیا بند ہیں دامن کہہا کیج  
جو دین باندھتے ہیں تار کیج



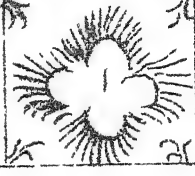
کیسے مین نہیر جا رہے حجاب	لہو تے ہن آہ سے دیوار کیچ
	
<p>رویت - ۱</p>	<p>رویت - ۲</p>
<p>پھر اوجھتے ہیں وہ کیسے کی طرح شہر و شہت میں کہاں گھس گیا حسن او عشق کو آؤ تو لین محبو آنکھوں میں جگہ دو چند نکھوں کا گہر سے نوار و زلفین</p>	<p>پھر کچی پر سن وہ ابرو کی طرح دشت میں رہتے ہیں آمو کی طرح و زلفوں آنکھوں گراز و کی طرح پھر گرا دیجیو آسنو کی طرح پھر اوجھتے ہیں آمو کی طرح</p>
<p>اے خنچہ پھرتی ہے گسٹا گسٹا سے سنے آنکھ کے پھوس کی طرح</p>	<p>اے خنچہ پھرتی ہے گسٹا گسٹا سے سنے آنکھ کے پھوس کی طرح</p>
<p>رویت - ۳</p>	<p>رویت - ۴</p>
<p>عشق کرنے میں دل بھی کیا شوق یہ بھی شوقی نئی نکالی ہے اپنے آنکھوں میں رات دن رکھ اشک خن میرے دیکھ کر بولے آنکھ سے گر کے گود میں چلا</p>	<p>سایگڑوں میں ایک چاہ شوق آج دشمن سے کچھ عقاب ہے شوق میں نے غم کو اس کو کر دیا شوق اس سے تو کچھ مری خاں شوق طفل شک لیا ہو گیا ہے شوق</p>

کس قدر گیسو دوتا ہے شوخ  
کس بلا کی مگر صبا ہے شوخ  
جاسن غلے بھی تر ہے شوخ

بوسہ ہر وقت رخ کا لیتا ہے  
چہرہ می ہے تمہارے زلفوں کو  
برمین آئینہ کے لیا نہ قرار



پھر گئی دور سے دیکھا کے چہکے  
تجربہ نئے سخی قفا ہے شوخ



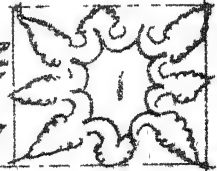
### رویف - دال

آسمان سے کرمی کن را چاند  
گر دشین کرتا ہے گوارا چاند  
ایسے تارے نہ ایسا پیارا چاند  
ابھی اوڑھا کہو کے پارا چاند  
غل کرے گلے ملک کہ مارا چاند

بام پر آتا ہے ہمارا چاند  
آپ ہی کے تلاش میں صبا  
خال اور رخ سے کس کو دوں  
آگ بہر کی جو آتشیں رخ کی  
ہونے تو دو مقابلہ اون سے



چرخے اونکو تاکتا ہے سخی  
جائیکا اکیروز مارا چاند



### رویف - دال

تو بھی کرمیرے گلے کو اگھنڈ  
کر لیا اوس نے اختیار گھنڈ  
کر رہا ہے میرا خبر گھنڈ

اگل کو کیا کیا بہنیں پیار گھنڈ  
جیسرہنا ہمیں قبول ہو  
کون پا مال کر گیا اوسکو

سج گزین ہوک نہ یار آرا  
چسپ نہ ہوشم انتظار گہند  
دیکھو زین کٹنے غرور داسے  
اب کرونگا تیرا شمار گہند

دل میں شلق غرور جو نہ بسخی

صاف کہہ دیتا ہے اعتبار گہند

## رویتِ دل

چسپ نہ ہوشم گزین وہاں شیر لہ نہ  
لب شیرین کے بوسے بائی ہین  
دہن زخم ہونہ چلتے ہیں  
کہان تلخی کہان پیہ بیٹھ پین  
اوسکے سیب تن کشتی ہین  
میٹھی باتوں میں وصل کا انکار  
کیسے شانے کے دانت چرچر ہین  
ترشیاں کس مزے مزے کی ہین  
مرزہ جلے صنم مریض جبر  
دل سوزان یہاں کیا لذت  
ہم نے دیکھا ہے آج خواب لذت  
اوسکی تلوار میں ہے آہ لذت  
اوس عرق سے ہر کج لذت  
ہوگا محشر کے دن حساب لذت  
ہے نئے طرح کا جواب لذت  
ہے جو وہ زلف مشکاب لذت  
ہے ہمیں یار کا شبا ب لذت  
شربت وصل مے شتاب لذت

ہو سیکانہ وصف سیبِ فن

اسے سخی ہے پیہ بے حساب لذت

رویت (ر)

اوسپر باتین چسپا چبا کر  
اسے باد صبا نہ یون اوڑا کر  
کیون دون نہ دعائیں ہاتھ دٹھا کر  
نکھرے بیطور ہو سنا کر  
اسے پیر فلک ذرا سنا کر  
جانا ہمیں خاک میں ملا کر  
تو بہ تو بہ خدا خدا کر

کرتے بہن خون پان کہا کر  
تو جاتی ہے وان ہوا میں اگر  
بیٹھیں میرے پانوں پر وہ اگر  
کچھ اور ہو بگڑتی ہے طبیعت  
آہیں بیفائدہ کہاں تک  
بے دفن کئے لحد نہ چھوڑو  
زاہد مجھے چھوٹے گا وہ بت



وحشت ہے سخی کو بند میں اب  
اسے دل چل عزم کر بلا کر



زندگی پر خیال ہے کچھ اور  
ایچی میرا سوال ہے کچھ اور  
ابھی لکھنے کو حال ہے کچھ اور  
بولے یہ لال لال ہے کچھ اور  
دلہ گرو دلال ہے کچھ اور  
اب طبیعت کا حال ہے کچھ اور  
عاشقی کا مآں ہے کچھ اور

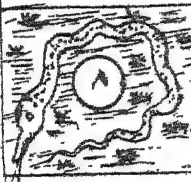
ہجرین میرا حال ہے کچھ اور  
تم تو بوسے پہ ٹالتے ہو مجھے  
خط کا قاصد لفافہ بند نہ ہو  
تہا حنا سے جو شوخ میرا خون  
صاف ہے ابھی نہیں دینے  
آگے ہوتا تھا منبسط صدمہ ہجر  
غیر ذلت خرابی رسوائی

نقد دل یکے مجھے کہتے ہیں

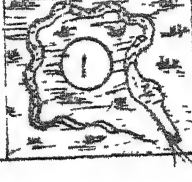
۱) کیون سخی باس مال سہے کچھ اور ۹)

روایت

گالی دیکر نہ میری جان بگڑ ہل نہ ابرو کو دست بچے صاحب خیر سنئے رقیب کی باتیں میں تجھے پھر زمین دکھاؤں گے سیر خالق اونہیں بنا گئے فلک پیر کی عداوت سے اب لحد میری ڈھونڈنے آئے تے گھر میں ہم عزتوں کے	اس طرح جائے گی زبان بگڑ کہہیں جائے نہ پہچان بگڑ جائیں گے آپ ہی کو کان بگڑ دیکھ تجھے نہ آسمان بگڑ غم نہیں جائے سب جہان بگڑ کیسے کہے گئے جوان بگڑ جب گیا قبر کا نشان بگڑ اسیمن جاتی نہیں ہے شان بگڑ
---	--



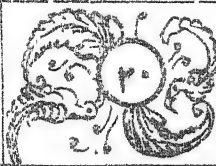
ہم سے اور جن سے تہناؤ سخی  
پھر گیا ہے وہ بد گمان بگڑ



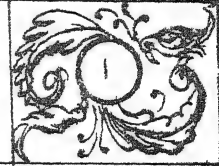
روایت

او کو ہوگی نہ مروت ہرگز مرض عشق نے گہیرا بے طو نکو تکلیف ہی ہوگی ناصح اوسکے قاصد جو ہونا تھا ہوا	جی کی غلبگی نہ حسرت ہرگز اب نہ سنبھلیگی طبیعت ہرگز ہم نہ مانینگے نصیحت ہرگز اب نہیں خوف قیامت ہرگز
---	---

میری الفت کی پہ پہ تعلیمیں ہیں	او کو آتی نہ عداوت ہرگز
دل نہ پیرو میں نہیں لینے کا	اب نہیں کچھ ضرورت ہرگز
نقد دل دے کے دریا رٹا	یوں نہ پائے در دولت ہرگز



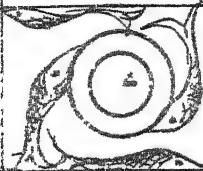
اوس سجا کی جدائی میں سخی  
زندگی کی نہیں صورت ہرگز



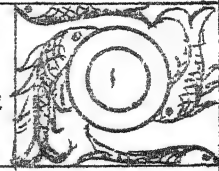
### ردیف س

کون سا رخ ہے اے بہارِ نفیس	دیکھ تو پہول ہیں کہ یارِ نفیس
خار سے میرا جسم زارِ نفیس	اور گل سے وہ گلہزارِ نفیس
چشمِ میگوں کی جیبِ آفتاب	ہو نہیں مشحور بادِ خواہِ نفیس
کوئے جنت سے آئے تو پہچان	وہ ہے بہتر کہ کوئے یارِ نفیس
ہو کے رنگین خونِ پائے سرے	گل سے ہی ہو گئے ہیں خارِ نفیس
کون پامال کر گیا اوس کو	ہو گیا ہے مرا عبا رِ نفیس
وصل کی شب ہی خیالِ میل	ہو ہر اک چیز بے شمارِ نفیس
باغِ معقول ہو کہ ہوں جسمین	کو لے نارنگیانِ انا رِ نفیس
روشن ہیں منے منے کی ہوں	جن پہ پہلوئی ہو بجا رِ نفیس
اور ہوں اپنے اپنے موقع پر	حوصلِ فوارے آبشارِ نفیس
بیچ میں اوس کے ایک لہجہ بھی	ہو سجا اور قطعا رِ نفیس

<p>             ریشہ کنجی کہ ہو کچھ بہار نفیس              آنکھیں زبکے و نکلیں ز نفیس              کسرو نکلیں ہو ایک قطر نفیس              دیکھ کر ہو بہنیں خار نفیس              ایک شہی میں خوشگوار نفیس              اور گلہ ستے پہول پار نفیس              کترے متیش کے ہونے نفیس              ہے نہایت مزاج پار نفیس           </p>	<p>             نیر کشی مسہری سرخ رنگ              شیشہ آلات فرشتہ جہت پردہ              اور ہر کرستوب رنگ بزرگ              سامنے ہونے ہرے ہوئے رنگ              میو کسری کباب ہون موجو              شیشیان عطر کی پس رکھی ہون              ہوشب ماہ زیر غلیبہ              رہ نہ جائے غرض کوئی سامان           </p>
--	---

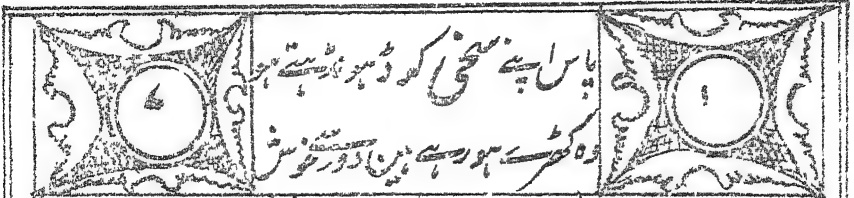


بس سخی طول دینے سے حال  
شعریوں تو کہیں نہ از نفیس



### رویفہ سن

<p>             جلے جنت میں ہو جو خوش              بدر ہم سے زیادہ دور سے خوش              آج جی ہو گیا قصور سے خوش              سمجھتے ہیں اس سحر و خوش              اور موسے بن کوہ طور سے خوش              جی کو کر لینگے ہم بلور سے خوش           </p>	<p>             بندہ ہے کوچہ حضور سے خوش              ہم تو ہیں پاس و نکلے نور خوش              اونکے اہتوں دیوانی ہے تعزیر              تن کے سینہ او بھار کے چلنا              ہمتو ہیں بام یار سے رافضی              نہ دیکھا و صفائی گردن کی           </p>
--	---



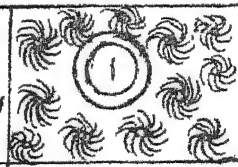
### ردیف - ص

یون مرین ہم قضا کی کیا تخصیص  
میرے خون میں حنا کی کیا تخصیص  
غاشق و کبریا کی کیا تخصیص  
اسمین شرم و حیا کی کیا تخصیص  
خیز رہنما کی کیا تخصیص  
نوسن بادِ پاکی کی کیا تخصیص

ایک ادھو جفا کی کیا تخصیص  
پان کیون آپ کہا نہیں لیتے  
جس سے چاہیں وہ تنکے چنوا لیں  
زاوشگی نقاب یون نہ کہیں  
ہم بھی الفت کی راہ جانتے ہیں  
آپ پامال کیوں کریں مجھے



سخن اوس کو چہ کی زمین سج  
بستر و بوری کی کیا تخصیص



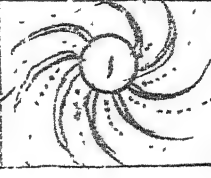
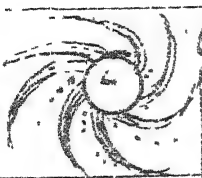
### ردیف - ص

اسی کو کہتے ہیں بیکار ناراض  
طبیعتِ پائی ہے دشوار ناراض  
وہ ہوتے ہیں دم گف ناراض  
کہے بیمار سے بیمار ناراض  
کریں گے گمبیر سے خوار ناراض

را کرتا ہے ہمسے یار ناراض  
نہ ہون شمن بھی اک یار ناراض  
گوارہ ہم کو خاموشی نہیں ہے  
چورانی آنکھ تپ ہم پہ کھلا یہ  
یہ کا نوخیز لگے رہنا نہیں جو

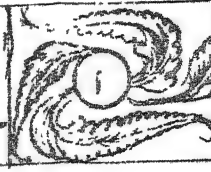
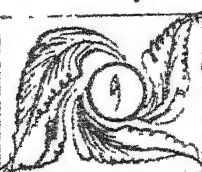


عجب بہہ قادیہ دنیا کو دیکھو رہینگے اب جہوت آیلوں میں ذائقہ یاد صدمہ دے نہ دل کو	کہ مہین دوچار خوش و باز رہن بیابان سے ہو گئیں خارزار میں ارے ہو گا مرا غنچوار ناراض
---	---

	سخی اوس شوخ کو یوسف نہ کہنا کہیں ہو گا سر بازار ناراض	
---	--	---

### ردیف - ط

پڑھ نہ لے غیر کیکے اپنا خط باندھ کر پر میں اک کبوتر کے بدر کو جب گہن لگا ہونے وصف زلف سیاہ لکنت تھا اجی پینکو رقب کا نامہ دیکھنا شوق آمد قاصد	دیکھ قاصد یہ ہے پرایا خط آج بھیجوں گا بلال بال خط مکھو اوس رخسار آیا خط لکھتے دیتا نہیں ہے سودا خط نہ عبارت پہلی نہ اصحا خط کوئی آئے میں کہتا ہوں لا خط
--	--

	سخی ہجر کی کدورت میں ہے بظن غبار لکھنا خط	
---	--	---

### ردیف - ط

عشق بنے یار کا خدا حافظ بیچ بچہ پر پڑے جو پڑتا ہو	امر و شوار کا خدا حافظ زلف خدار کا خدا حافظ
--	--

سیر جو بکراتا ہوں تو کہتے ہیں سیر فرشتوں کی سپہم بندہ پرے دفعن ہم ہو چکے تو کہتے ہیں دشت چھوٹا تو آبلوں نے کھیا بات کمر نہیں ہونٹ لڑتے ہیں بلبلین تید باغبان غافل	میری دیوار کا خندا حافظ اوسکے تلو ار کا خندا حافظ اس گنہگار کا خندا حافظ یان کے ہر خار کا خندا حافظ ایسے تکرار کا خندا حافظ گل زردار کا خندا حافظ
--	--

۱	گر سخن کو ہے عشق کا آزار ایسے بیمار کا خندا حافظ	۹
---	---	---

## اردیف ع

ہے جو اوس ابرو کھڑکی قطع کیا بنا لگی پری یار کی قطع - چشم گریان سیر کیسے تو کہا چاک کی گل نے بنا حسرت سے حشر میں بارے عصیان کا صف کی صف رہتی ہے شتافوی واہ رسم گل کی تاثیر پاتہ میں جام نعل میں بوتل	ایسی دیکھی نہیں تلو کی قطع سہل ہمیری طہدار کی قطع صاف ہے ابر کمر بار کی قطع دیکھ کر سپرین یار کی قطع دیکھتا اپنے گنہگار کی قطع درد دلدار پہ دیوار کی قطع اور ہی ہو گئی گلزار کی قطع اب تو یہ ہے ترے بخوار کی قطع
---	---

کہتے ہیں ہاتھ میں لیس کر کاٹا  
بس یہی ہے سخی زار کی قطع

## رویف - غ

کھول بجاے آکے زاغ چراغ	ہجرین ہے مثال داغ چراغ
دیکھ لو بن گیا آیاغ چراغ	لب ساغر پہ ہے رخ روشن
اب جلیگیاں ناغ چراغ	داغ دل لیچلے ہیں صحرائین
اب کریگا بہت دماغ چراغ	آپ نے کیوں کیا اسے روشن
چہرہ چہرہ ہی ہے چراغ چراغ	اوسکے چہرہ سے کیا بھلا بنت
یار کا پا گیا سُرَاغ چراغ	وہ چلا سوئے نرم ہاتھوں ہاتھ
صُح کو پا گیا فداغ چراغ	شب بہر اوس شمع رو کیجڑت

حکم سے اوسکے کیا بعد سخی  
آکے روشن کرے کلَاغ چراغ

## رویف - ف

چلا میرے گردن پر تو کیا لطف	سمتھاری پاس خنجر تو کیا لطف
جو سو نہکا ہی پامیں گھر تو کیا لطف	کسی جنت میں بند آبیگی بیا
ہو میں فرقت میں آنکھیں تو کیا لطف	جو دھرتی تو کچھ آشنو ہی پہنچتے
بغیر اوسکے ہوا محشر تو کیا لطف	ہمارے کتور سے کچھ ہوگی رونق

علی دین ایک ساغر بہتی ہی ٹھیک وہی آخرتِ آخر فنا ہے شرابِ ناب گراوس میں نہیں ہے سینون کی زناکت ہنرمانی	جو یون پہونچے لبِ کبوتر تو کیا لطف ہوئے ہم مثلِ سکنہ تو کیا لطف جواہر کا ہی ہو ساغر تو کیا لطف مگر دیکھ ہوئے تپتہ تو کیا لطف
--	---

۲	سخی بیکار ظاہر کی عبادت نہ ہو دہلین خدا کا ڈر تو کیا لطف	۶
---	---	---

عاشقِ زار بہینِ مقصور معاف چشمِ وادے کو میں جان گیا یہم بہون آپ کی معاذ اللہ ان گناہوں سے اے کفرِ خلیق بوسلے لینے کا گلاب ہے بجا	دل سے ناچار بہینِ مقصور معاف آپ بیزار بہینِ مقصور معاف نگلی تلوار بہینِ مقصور معاف ہم گران بار بہینِ مقصور معاف ہاں گنہگار بہینِ مقصور معاف
--	---

۱	ہو سخی سے نہ گھری فرمائش بہی بیکار بہینِ مقصور معاف	۷
---	--	---

## ر د ی ف ق

مجھے اوسکی محبت سے تعلق اوسہیں کوہِ الم اور باغم کیا کہان میں اور کہانِ مجہ فتنہ فتنات	اوسے میری عداوت سے تعلق یہ سب کہتے ہیں طاقتِ تعلق ہو اسے کس قیامت سے تعلق
--	---

او نہیں نے نقد دل لوٹا تھا میر جو یو جہا پھر کیدن آئیگا نظر اوس بہت کا سہرا تیر	کبھی رہتا خود بدولت تعلق تو بولے ہے یہ فرصت تعلق ہمین تو اوسکی وحدت تعلق
---	--

سختی معذہ میں کیسی شکر گوئی یہ فن رکھتا ہے راحت تعلق	۵
---	---

آئی دنیان میں آسا نئے دن قبر تو توڑا سی راحت دے ایسی پیری میں گردش کرتا لب شیریں کی چاہت چاہے	اب چلی گور میں جہاں سے دن آئے تھے ہو کے ہم مکان سے دن ہے فلک ہی کسی جواں سے دن ہو رہا ہوں میں اس نیاں سے دن
--	--

ت فرقت میں بہک رہا ہوں دل ہو گیا ہوں سختی میں جانے دن	۱۳
--	----

### ردیف کاٹ

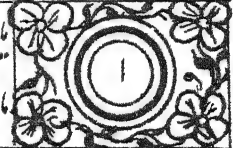
وہ دیکھاتے ہیں دا ایک ایک راوند کی یہ اطاعت میری بت ہی بہتر ہے صنم ہی اچھا یا جھپٹو کاکل میں زلف سے مشک کو میدی نسبت	روز کرتا ہے قصا ایک ایک اوسہ رہتا ہے گلا ایک ایک ورد ہو نام خدا ایک ایک سر پر رہتی ہے بلا ایک ایک ہوئی جاتی ہے خطا ایک ایک
--	--

روز ایتھے ہی گھٹا ایکٹ ایک  
خون کھستے ہی حنا ایکٹ ایک  
اوڑتی رہتی ہے ہوا ایکٹ ایک  
روز ملتی ہے دوا ایکٹ ایک  
آج کٹھنہ گلا ایکٹ ایک  
گل کھلائیگی مہا ایکٹ ایک  
بہیچہ تیا ہے خدا ایکٹ ایک

شوق میں یدہ گریان کیجے  
پان اوٹھا تو تھکاتا ہے لہو  
خج کے بامیرے مرجانے کے  
شربت وصل پہ موقوف نہیں  
تیغ ابرو کو ہے حبش بے طور  
کوچہ پارمین آنا نہیں خوب  
بت سے رہتا نہیں یہ گھر خالی



یاد رہتا ہے سخی لیل و نہار  
ماہ رخ مہر لقا ایکٹ ایک



## ردیف گاف

اور دو رخ میں کچھ بڑا میں آگ  
اسب بھانے کو ہی وہ آئیں آگ  
دیکھتے ہوتہن دیکھائیں آگ  
پانی مانگوں تو گھر سے لائیں آگ  
اس سے بہتر تہیہ کہ کھائیں آگ  
گنبد چرخ میں لگائیں آگ  
رنجک اوڑ جائے گرتائیں آگ

آہ سوزان کی یہی ملا میں آگ  
خانہ دل میں کیوں لگائیں آگ  
دل سے نالے ہمارے لائیں آگ  
کیا جلاتی ہیں گرمیاں اون کی  
ہجر میں سوز غم نہیں بھاتا  
آہ سوزان نخل تو سینہ سے  
بے قضا تو پکی بھی چل نہ سکے

دل مرا دیکھ کر لگے کہنے	ایسے دل کو تو ہم لائیں گ
آہ سوزان سے خاک کرتا ہوں	کہدو دوزخ کی اب بچائیں گ
سنگ مرقد پہ ہو مرے کندہ	ق حبکو پڑھ کر گھر وٹنے لائیں گ
عاشق شعلہ رو کی تربت ہے	لوگ پہو لون کی جا چڑھائیں گ

بے سخی اس دین کو چھوڑو	بجے گی جی کہاٹنے لائیں گ
------------------------	--------------------------

## رویت - ل

ادن کی قسمت کا تھا ہمارا دل	لیکئے آج پیارا پیارا دل
اوسکا بچہ کرتا ہے نظارا دل	ہے بوتے تو محبو مارا دل نو
کس سے آپ پوچھوں کہن تہلے	یا الہی کہ ہر سدا مارا دل
لاؤ پہلو کو آج جید بھی دون	کہ بھی بے یار کا نظارا دل
بت پرستی کو شیخ سے ادلبا	ہے بہ اند کا ستورا دل
اجی پہلو سے آپ کا جانا	نکرے گا کبھی گوارا دل
بند کیوں سیل اشک ہرین ہے	تو ہی کیا کر گیا سنا را دل
جائے سینے میں دماغ کی راہ	کر رہا ہے بہت اٹ را دل

اے سخی ادن کی باتوں میں اگر	دیکھ یاہنے اپنا
-----------------------------	-----------------

## ردیف - میم

یا دلی گسیوے دوتا کی قسم بہنیں شرمندہ رو رنگین سے بہنیں میری قضا متہا سے ہاتھ وصل کی شب میں نہی نقاب کی قید بہر میں موت کیوں بہنیں آتی وجہ پوچھے جفا کے تو بولے	کیا کہوں ہے بہ کس بلا کی قسم گل بہلا کہاے لومبا کی قسم لو بہلا کہاؤ تو ادا کی قسم مونہ نہ دیکھا و مستہین جیا کی قسم کہا گئی روح کیا فن کی قسم ہم سینوں میں ہے وفا کی قسم
--	---

تہ تہا تاہون روح کا پتی ہے  
سخی سنے مرتضیٰ کی قسم

شرمندہ لحد میں جائینگے ہم اس بات پر زہر کہا ئینگے ہم جل جل کے متہین جلا ئینگے ہم دلکو صدمہ دیکھ کر وہ بولے اولٹے ہم کو منائے گا اے روح نخل کے پہر ہی آنا دریا کو پہول جائے گا گلشن فردوس دیر کعب	پہر مونہ نہ کہیں دیکھا ئینگے ہم مرنے پہ تو یاد آئینگے ہم لوشع سے اب لگا ئینگے ہم کچھ آج یہاں چرا ئینگے ہم جب شرمین رو شہہ جائینگے ہم کچھ دلی خبر منگائیں گے ہم آنسو اپنے دیکھا یں گے ہم اب دیا نہ کہیں نہ جائینگے ہم
---	---



دل تمکو پسند ہے تو لیجاؤ	قیمت نہ ابھی بتائینگے ہم
آہٹ میری پاکے بولے اندر	باہر صی رہو نہائینگے ہم
آسے مٹھی اوسٹے پہرے کہتے	اب جائیگی گھر پہ آئینگے ہم

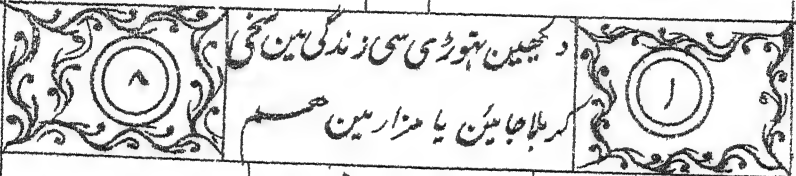
۳۱	واسوخت کی طور پر غزل پہرے	۹
اب تمکو سخی سنا ئینگے ہم		

گلشن میں تجھے جلا ئینگے ہم	لا لے پر داغ کھائینگے ہم
ہر سروچمن کے یاد کر کے	قد کو تیرے ہول جائینگے ہم
باغون میں روشن و شہرینگے	کوچہ میں تیرے نہ آئینگے ہم
بھیجینگے صبا کو پاس گل کے	اب تجھ کو ہوا بتائینگے ہم
نرگس یہ نظر پڑا کرے گی	تجھ کو آنکھیں دیکھائینگے ہم
دل میں کلنتے چہا چہا کر	مڑگان کی خلش مٹائینگے ہم
چھوڑی زلفوں کی اب محبت	سنبل پر بچ کھائینگے ہم
ہنستے تھے برا نہ ماننا کچھ	گلشن میں کبھی نہ جائینگے ہم

۳۲	مومن کی غزل سخی سناؤ	۴
تب اپنی غزل سنا ئینگے ہم		

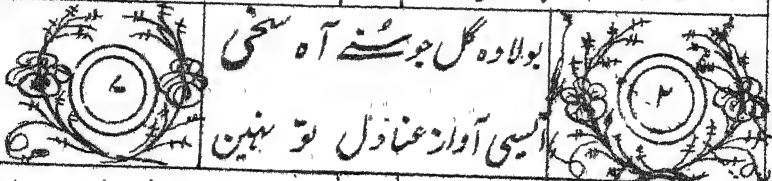
یار کے آگے کس شمار میں ہم	اسے سخی تین میں نہ چار میں ہم
خوب جگہ تھے ہجر یار میں ہم	ہو کے شل سو رہے مزار میں ہم

حسن اور عشق میں نہیں جیتے دشمنوں کو ذلیل کرتے ہیں موت و فرقت میں آگئی آخر حبس کو دامن سے اوستے جہاڑ دیا	لاکھ میں یار اور ہزار میں ہم ہو کے داخل مزار یا رسین ہم جیتے تھے جسکے انتظار میں ہم ہاسے شامل تھے اوس غبار میں ہم
--	--



### رویف نون

منکریت یہ جابل تو نہیں تم نہ آسان کو آسان سمجھو کیا سنبھالے میری دلکا لنگر آج میں دلوں جدا کرتا ہو من و زلزلہ میں جو زمین آتی ہے ورد کو گردہ تر پسنے کو حبر بڈیان کہا ہے کو کہا تا ہے ہما	گہر سے واغذا کہیں فاضل تو نہیں ورنہ مشکل میری مشکل تو نہیں زلف ہے کچھ وہ سلاسل تو نہیں دیکھئے آپ کے قابل تو نہیں بہہ ہی اوس شوخیہ بل تو نہیں ہجر میں سب ہیں مگر دل تو نہیں سگ جانا کے مقابل تو نہیں
---	---



ہم کو غمت اسے کیا کہتے ہیں	اون کو نفرت اسے کیا کہتے ہیں
----------------------------	------------------------------

نقد دل یکے ہمارا ند یا ہو روز فرقت ہی تو ہے طول بہت	خود بدولت اسے کیا کہتے ہیں اے قیامت اسے کیا کہتے ہیں
ہر پری رو بہ تجھے آجانا خیر کو بزم میں بٹھلا لینا	اے طہیبت اسے کیا کہتے ہیں چکو حضرت اسے کیا کہتے ہیں
ایک تو عشق کا صدر تجھ کو	اوسے فرقت اسے کیا کہتے ہیں

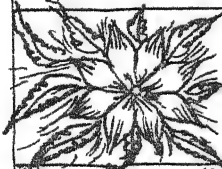
نقد دل عشق میں دیتے ہیں سخن	اے سخاوت اسے کیا کہتے ہیں
-----------------------------	---------------------------

منکشف عاشق کا راز نہیں یوں تو گاتے نہ تھے کہ سار نہیں	ابھی کم سن ہیں امتیاز نہیں اب نہ ہو میرے دلنواز نہیں
وہ ہی اپنے کمر پہ نازان ہیں دلو گہا ہل کرینگے مڑ گانے	نالوا فی پہ سکو ناز نہیں ہو اور کہینگے میں نیزہ باز نہیں
روحیں کیوں جمع ہو رہیں ہیں کیوں بہ چڑا چھائی محرم کے	کو چڑیا رہے حجاز نہیں ہو اجی عاشق کا ہاتھ باز نہیں
غیر ہی سے رہگی راز کی بات	کیا تجھے آپ سے نیا نہیں

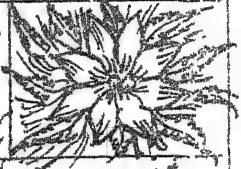
کام بگڑیں سخن تردد کیا	سیر اللہ کا راز نہیں
------------------------	----------------------

خو میں حسن میں نور نہیں	آپ کا مثل دور دور نہیں
-------------------------	------------------------

<p>اب نہ فرمائے حضور نہین دل سے کہئے میرا قصور نہین واقف اس حال سے حضور نہین آبِ سسینہ میں ایک چور نہین گفتگو اس میں اچھے در نہین لکھنؤ سے یہہ کانپور نہین</p>	<p>قطع ق</p>	<p>نہیں کہتے دن رات اکلار ہو سے لینے میں جیسے کیوں بگڑ مشیشہ دل پہ مجھ سے کیا مانگا نوتا ہوتا تلف ہوا کب کا جہاں میں باتیں کریں رقتیو سے اون سے بہتر ملیں گے یاں معشوق</p>
--	------------------	--



مزدبین مولوی سرید الدین  
مقدرت پر سخی غرور نہین

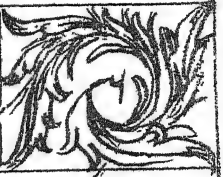


حق میں ہم اپنے کانٹے بولے ہیں  
گویا اونکی زمین جوئے ہیں  
پانوں ایک مہ لقا کے دھوئے ہیں  
ہاتھ سینے پہ دہر کے سوتے ہیں  
کچھ وہ اپنے گرہ کا کہہ دتے ہیں  
آدمی ہیں کہ آپ تو تے ہیں

عاشق اون کے مڑے ہوئے ہیں  
نقد و لگا بڑا لقا صاف ہے  
قابل بوسہ ہیں ہمارے ہاتھ  
خواب میں کچھ خیال عاشق ہے  
میرا دل پیہر نے میں عذر کیا  
ہر گہری آنکھ کیوں بدلتی ہے



آلبہ دل کا کیا ٹپکتا ہے  
کیوں سخی پہوٹ پہوٹ رہی ہیں

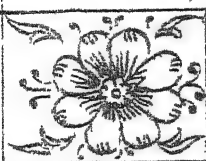


تیرا تیر کہا ہے بیٹھے ہیں

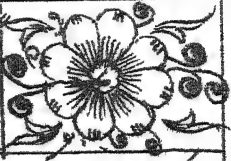
اوسنے آہیں لڑائی بیٹھے ہیں

لو وہ مہندی لگا لے بیٹھے ہیں  
خیزے آئین چشم مارو شن  
پردہ آنکھوں سے بھی جو ہے منظور  
دیکھتے کب وہ شہیلہ رد آئے  
شع منفل ہوئی چراغ ہو ۱۲۱  
لب شیریں پہ جان دینے کو

آج پہ رنگ لائے بیٹھے ہیں  
ہم ہی آنکھیں پچھائے بیٹھے ہیں  
اونکو دلیں چھپائے بیٹھے ہیں  
شام سے لو لگا لے بیٹھے ہیں  
اونکو تو وہ جلا لے بیٹھے ہیں  
کب سے ہم نہ کہہ بیٹھے ہیں



دل سے لب چھو لے سخی ہم نے  
اس سے وہ منہ پہلا لے بیٹھے ہیں



وہ ہی سچ ہے جو مسلمان کہیں  
ہندی لکھائیں تو کیا کان کہیں  
اور کیا چھوڑ کے ایمان کہیں  
میرے آگے تو مسلمان کہیں  
حضرت نوحؑ تو طوفان کہیں  
ہم نہ دامن نہ گریبان کہیں

رخکو اوس بتکے نہ قرآن کہیں  
بوجہ بالے کانہیں او نہ سکتا  
اے بتو تم کو خدا کہتے ہیں  
کس بری سے وہ نہیں ہیں بہتر  
ہمنے اس شک کو چشمہ باندا  
دشت وحشت جسے چاہے پیاد



وہ غزل ہو کہ سخی سب شاعر  
مرحبا دیکھ کے دیوان کہیں



پہر میرے دل کو ملے جاتے ہیں

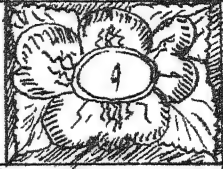
پہر وہ پہلو سے چلے جاتے ہیں

میں برسے یہاں سے پہلے جاتے ہیں  
کچھ نہ لاتی تھے نہ لے جاتے ہیں  
یہ کہے کیوں آج چلے جاتے ہیں  
آپ ہی ہیں جو چلے جاتے ہیں  
یہ کہیں آج پہلے جاتے ہیں

حضرت دکنو نہ کوئے رو کے  
نہ ملا سکو کفن خوب ہوا  
دشمنوں کی ہے طبیعت کیسی  
بیٹھے ننتہ کے اوہٹانے والے  
کل کے پیڑ و نسنے طلب ہیں سب کو



حکمرنہا ہو رہے دنیا میں  
اے سخی ہمتو چلے جاتے ہیں



اپنے ہاتھوں سے موتہ کے کہا ہیں  
پھول پھولے نہیں سنا ہیں  
بدھی یہ ہوئی وہ بڑھاتے ہیں  
گہہ کہہ تاتے ہیں گہہ بڑھاتے ہیں

آئے اوں کے آگے جاتے ہیں  
آپ گلزار میں جو جاتے ہیں  
گرد ہے بلبلوں کا آج ہجوم  
دل ہمارا تینگ ہے اوں کا



آج کیا ہے سخی ستاؤ تو  
ہم تمہیں کچھ اوداساں تی ہیں



آج وہ قتل عام کرتے ہیں  
زندگی کو سلام کرتے ہیں  
دن وہ یوہی تمام کرتے ہیں  
نوتہ کیا ہم حرام کرتے ہیں

سفر فروش از دام کرتے ہیں  
موت کا اہتمام کرتے ہیں -  
کنگھی جوٹی میں شام کرتے ہیں  
دختر رز کے ساتھ عقد ہے یان

کعبہ چوٹا خد ا خدا کر کے دیر میں ملے گا کہ کعبہ میں ۱۰ کعبہ ابرو سے خمیدہ کو ۱۱ ہجر میں اکل و شرب ہموقون کہوں کیوں کر کہ ہے دہن اونکے ہے ہمیں خوف ان گناہوں سے	دیر میں رام رام کرتے ہیں آپ کس جام مقام کرتے ہیں روز جیکر سدا کرتے ہیں نقل ماہ صیام کرتے ہیں کبھی وہ کچھ کلام کرتے ہیں دیکھیں کیا استقام کرتے ہیں
---	--

دہ روش پر خرام کرتے ہیں	جستجو جس کی ہے چمن میں سخی
-------------------------	----------------------------

قبر میں اب کیا دہیان نہیں نبد بلبل ہی کی زبان نہیں دل نے حوالت گم کی ہے ابھی کیا کیا نہو گامہرج نصیب دیر کیوں زابدون نے چھوڑ دیا ششس کیا چک کے نکلا ہے	سچ ہے جب جی نہیں جہان نہیں ورنہ گل تو ہلاتے کان نہیں اسچین کچھ میرا درمیان نہیں ہم نہیں ہیں کہ امتحان نہیں کیا بتوں میں خدا کی شان نہیں آج میرا جو مہربان نہیں
---	---

بات کیا ہے سخی جو وہ ہے	ایسے چپ ہیں کہ کچھ بیان نہیں
-------------------------	------------------------------

سخی دیر سے آئے ہوئے ہیں	کچھ لوہے سے اشارے کنائے ہو گئے ہیں
-------------------------	------------------------------------

چراغِ عزن سے دھچھو تو محفل میں کس پر  
کسی در سے وہ کیلینگے ہولی  
بہلا ہو پری صبر پر واندہ ان پر  
جنازہ پہنچنے سے تارتہ دہو یا  
کہیں اور یوں خون کر بھی دیکھا  
نہ زیور نہ زینہ سے دل مانگتے ہیں  
عجب بات ہے اونکی سرخی لیں

سرسام سے لو لگا لے ہوئے ہیں  
بہین رنگ اپنا جھا لے ہوئے ہیں  
پہہ شمعین بہت سرو تھا ہوئے ہیں  
وہ پاؤں میں منہدی لگا ہوئے ہیں  
نئے آپ ہی پاؤں کہا لے ہوئے ہیں  
کلیجہ سے جسکو لگا لے ہوئے ہیں -  
بہین شک ہوئے پاؤں کہا ہوئے ہیں



سخی کو فلک بیٹھنے کی جگہ دی  
زمانہ کی گردش اوٹھا لے ہوئے ہیں



آپ ہی ایک ہیں ہزاروں میں  
سورہے ہیں جوان مزاروں میں  
نہایتہ میرے خاکساروں میں  
دیر کے ہم امیدواروں میں  
مرد کیے چین ہیں مزاروں میں  
عمر گزری ہے ماہ پاروں میں  
ہے یہ کم نخت رازداروں میں  
جو کبھی آتے تھے اشاروں میں

چاند جیڑ جسے تاروں میں  
نام لون کسکا کسکا یاروں میں  
قبر پر میرے پاؤں رکہہ کے کہا  
زاہد و تم حرم کے حاضر باش  
سیرِ دُفن کو کون آیا ہتا  
آچکے ہم نہیں ہیں حسن پرست  
دل نہیں اونکا حال کہنے کا  
آنکھیں اُنکے لئے ترستی ہیں



سہتو ہون گے گناہ گار و نہیں یہ کچن بچن کہاں نار و نہیں ہم سر زشت لب خازون میں	حشر کے روز تم کہاں ہو گے اوسکے پستان سے اسکو کیا نسبت شیخ جی کا نازیون میں و تار
---	--

دوان سخی تک تو ہو گے نادان جنگی گنتی تھی ہوشیارون میں	
--	--

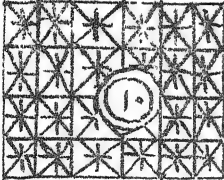
اپنے قاصد کو صبا باندھتے ہیں پہر سر دست میرا خون ہو گا گشتری پہو لونکی وہ ہو جاتے تھے اجی دیکھیں دل عاشق تو نہیں	سچ ہے شاخ رہی ہوا باندھتے ہیں پہر وہ ہاتون میں جنا باندھتے ہیں جنہیں وہ اپنی قبا باندھتے ہیں آپ آچل میں یہ کیا باندھتے ہیں
---	---

اے سخی آج تو کچھ خیر نہیں وہ مکر ہو کے خفا باندھتے ہیں	
---	--

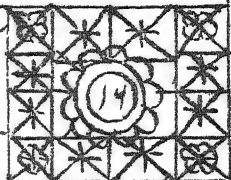
کیون نہ ہا میں حضور کی بایتیں یاد آئیں حضور کی بایتیں کچھ نہیں بولتے ہزار کہو وصل کے ذکر پر لگے کہنے روز محبت رہے رقیبون کی دیکھ لو آئینہ میں مثل اپنا	بوز کے آپ بوز کی بایتیں سنکی حنیت میں حور کی بایتیں دیکھو اہل متور کی بایتیں پہر خالین فتور کی بایتیں سیکھ لو خوب زور کی بایتیں اب نہ کرنا غور کی بایتیں
---	---

آج سنتے ہیں دور کی بابتین  
اب تو سیکھو شعور کی بابتین

بدر کچھ اون سے کر رہا ہے عین  
گفتگو غیر سے شباب میں ہے

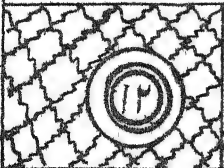


لکھنؤ میں سخی نہ مانے سکا  
جانے دین کا پنور کی بابتین

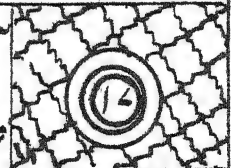


تو غنچہ ہر طرف پہنچائی بجائیں  
کہ جامہ میں نہ پھر پیو لے سہائیں  
کہا ننگ اس میں پر خاک اوٹھائیں  
سحر تک شام سے آنسو بہائیں  
کہو مسیٰ ملیں سرمہ لگائیں ۱۲  
تری آنکھیں نہ نگرس پھوٹ جائیں  
گنہگاروں سے جب یہہ بار پائیں  
میری تربت پر وہ تیوری چڑھائیں  
جلو تربت میں اب تم کو سدا لائیں

بہار اگر جو گلشنیں وہ گائیں  
یہہ تم کو دیکھ کر گل پہول جائیں  
سے رستہ تو سوے چرخ جائیں  
مثال شمع او سپر لو لگائیں  
مرے مرنے سے یہہ مذہیر کا سوگ  
جہن میں اوس گیم جیشی یہہ دیدہ  
خدا کے پاس کیا جائینگے زائد  
تزو پہول کا کس لے سٹے ہے  
مرے لاشہ کو کا نڈا دیکھ بولے



سخی روتے ہی روتے دم نکلا  
فراغت ہو کہیں گنگا نہائیں



سب ملک تھے ڈاہ کرتے ہیں  
بخشنے کو گناہ کرتے ہیں

دلین ہم کسکی چاہ کرتے ہیں  
اوسکی رحمت سے راہ کرتے ہیں

<p>جس گدا پر نگاہ کرتے ہیں  ایک میں جس کا نامہ انحال  کہہ دے اللہ اپنے بندوں سے  اونکو سب طرح کی قدرت ہے  نہیں بت سے معاملہ اپنا  کیسا روزہ نماز کیسا اپنی  دیکھ کر لوگ حال گورستان  کوئی پڑتا ہے چرخ پر بہرغل  تیر ہی مقرر ہے ہم اس موت</p>	<p>پل میں وہ یاد شاہ کرتے ہیں  دو فرشتے سیاہ کرتے ہیں  دل سنبھالیں ہم آہ کرتے ہیں  پہر ہمیں کیوں تباہ کرتے ہیں  اوس خدا کو گواہ کرتے ہیں  ندگی کا سبب کرتے ہیں  پھر تناسل جاہ کرتے ہیں  سب ملک واہ کرتے ہیں  زندگی کو گواہ کرتے ہیں</p>
--	---



عاشقانہ انہیں سنا و غزل  
جو سخی واہ واہ کرتے ہیں



<p>ہم سینو کی چاہ کرتے ہیں  ختم مضمون خط نہیں ہوتا  جو نہ ہو قابل آفر آج سے  ایک ہمیں عشق میں نہیں لائے  اس محبت نے کر دیا بدنام  دم نکلے گا مرا تو کہسا</p>	<p>تو بہ تو بہ گناہ کرتے ہیں  روز دفتر سیاہ کرتے ہیں  شرط بد کر ہم آہ کرتے ہیں  کوہ کوہی وہ گاہ کرتے ہیں  تو بہ کچھ ہم گناہ کرتے ہیں  ہم کو سب کرتے ہیں</p>
--	---

وعدہ ہی گاہ گاہ کرتے ہیں  
اس طرف کب گاہ کرتے ہیں  
رات دن مصرواہ کرتے ہیں

ہم سے انکار ہے نہیں اونکو  
ہم ہی مشتاق تیر ہیں دیکھیں  
شوق دیدار یار میں گردش



کیا ہوا ہے سخی کو فرقت میں  
رات دن آہ آہ کرتے ہیں



### روایت - واؤ

سبھامین پیچھے - تیر پی کو  
سودا تو نہیں ہے کچھ سخی کو  
شیخستہ میں اٹالیوں پر کیو  
قربان کرے بکاؤ لی کو  
کہو دے میرے دکنی بیکلی کو  
مٹن ہے کوئی جلی سخی کو  
ابر و سکھلاؤن کے کچی کو  
سرہ سہی سے آرسی کو  
مرتے ہیں مری برابری کو

تو ہی ہے بھارتا کیسکو  
اولجھاتے ہیں گیسو نہیں جی کو  
لاؤن دل میں تصور یار  
ادگل تاج الملوک تجھ پر -  
عنچہ دہنی دیکھا کے پیار  
بھلائے شمع سے طبیعت  
کاکل سے مزاج ہوگا برہم  
اندھیر کا سامنا ہے ہر دم  
اغیار بھی اونپہ جان دینگے



سنتا ہوں سخی - فیلپی قصا  
یہ موت نہ چورے گی کیسکو



آج سے مجھ سے کوئی کام تو لو  
بنہ پرور میرا سلام تو لو  
صاحب اپنی جگر کو تہام تو لو  
کون کہتا ہے اس کا نام تو لو  
فتیس کے آگے میرا نام تو لو  
یا یہ عرش جا کے تہام تو لو

گر نہ سمجھ مجھے غلام تو لو  
استدر ناخوشی خدا کے لئے  
آہ میں دل سے کرنے والا ہوں  
مچکوبہا یلگا دوسرا عشق  
کان پکڑ یگا کہہ کے یا اور سنا  
ہاں میرے نالہ ہاں روز فراق



مشکوٰۃ بنیں سحر کو اوٹھ کے سخی  
کلمہ پڑھ کر علی کا نام تو لو



ملک الموت ہی کو آنے دو  
وہ کلائی تو اٹھ آنے دو  
بس او نہیں ناک بھونچانی دو  
دھین آ نکھیں تہیں خدا آنے دو

تم نہ او تو خیر جانے دو۔  
کیون نہ پہنچینگے اس کے بازو تک  
پہول کیا ہوں گے میری ریت  
غیر کے چشم بد نظر میں رہے



دیکھوں کہہ میں ہوں کہ دیر میں وہ  
اے سخی اپن ہی تھکانے دو



مکتوب وصال خود ہوا ہو  
تم ہی جو کسی حسین کو چاہو  
بنہ پر نہ گھبرا کہلا کہ کیا ہو

کیا غم جو نہ نامہ بر صبا ہو  
ظاہر بت عشق کا مزہ ہو۔  
غم دیر کے بت ہو یا خدا ہو

بہاد کا عاشق کلا کیب  
آتی ہے جو بے نادہ مشک  
پرزے پر سے کیا گریب

گر عشق کیا ہے تو نبا ہو  
جوڑا نہ کہین و بان کہلا ہو  
اے دست جندان تیرا رہو



ہے حبسین جو سخی کو



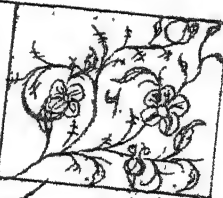
کہیں او سکونہ عزم کر لایا ہو

کون کہتا ہے کہ آیا نہ کرو  
سنے والوں کو تعلق ہوتا ہے  
ہنسے ہو گر تو سنسوشل چچا  
خون عاشق ہی فقط کافی ہے  
مشورہ دے سے بہین رہتا ہے

ہیں تو کہتا ہوں کہ جایا نہ کرو  
میرا احوال سنایا نہ کرو  
شمع سان مجھ کو رو لایا نہ کرو  
مہدی پاؤں میں لگایا نہ کرو  
اسطرف کان لگایا نہ کرو



حشر کا خوف مجھے آتا ہے



اے سخی شور مچا پا نہ کرو

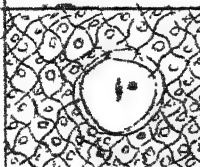
تمہیں کالے سے ڈسو اینٹو کیا ہو  
جو ہم تربت میں گسبائیں تو کیا ہو  
کہیں وان حضرت لہر اینٹو کیا ہو  
جو ہم ہی پاؤں پہلائیں تو کیا ہو  
کسی دن سائے آئیں تو کیا ہو

۴

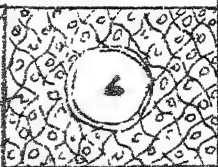
سخی وہ زلف و پہلائیں تو کیا ہو  
نخلنی کی تو بالکل براہ ہے بند  
چلے ہو تم جو دریا پر نہا سنے  
پہلا ہم سے تو تم نے ہاتھ کینچا  
قیامت ہے ہمیں بزدل ہے اونکا

بہہ کافر جھکو ترسائیں تو کیا ہو  
جو ہم ہی گہات کچھہ بائیں ہو گیا ہو  
وہ لکھنوا اور پڑھ جائیں تو کیا ہو  
جو ہم قرآن اوٹھوائیں تو کیا ہو  
جو ہم دلو نہ سمجھائیں تو کیا ہو

کرین تو پیا ران ہند و بچون کو  
متہین تو ملکیا فرقت کا موقع  
ابھی موسے کمر بل کہا رہا ہے  
حامل ہاتھ سے اوٹھتی ہندیں ہے  
نصیحت یہ تو ہے یہ عشق کا حال



سخی کو اپنے جہو ٹھون سے نہ کوں  
بہین وہ سچ ہے مر جائیں تو کیا ہو



واہ جی تم تو بہلا سمجھے ہو  
اے سخی سچ ہے پہلا سمجھے ہو  
قبلہ کعبہ یہ کیا سمجھے ہو  
میری بات کو نہ سمجھے ہو  
کیسا پہر رنگ گدا سمجھے ہو  
اپنے اتھو غین حنا سمجھے ہو  
کہہ تو دوکان میں کیا سمجھے ہو  
گل کو بھی اجی مت سمجھے ہو  
دس گنہگار کو کیسا سمجھے ہو

ہم سے عاشق کو بڑا سمجھے ہو  
اوسکی زلفوں کو بلا سمجھے ہو  
اے سخی بت کو خدا سمجھے ہو  
سننا اوس کان اور اودانا اس کان  
سایل پوسہ لکھو ہون میں  
خون باشت ہے نہ چوڑے لگا یہ  
میری آنکھوں کا اشارہ سمجھے  
اسمین وہ رنگ کہاں کو کسی  
شیخ جی جھکو بھی نہ خٹے گا خدا



بدر سے کیوں ہوں محظوظ سخی



کیا کوئی ماہِ لقا سمجھے ہو

کیون خزین ہیں ساکنان لکھنؤ یاد ہے ہکو وہ ستوکت شہر کی ہیں بست تہا کبھی اس شہر میں سرخ اندر شہر کے آنا بہت دشمنوں کو کھودنے سے کیا ملا یاد آئی ہکو وہ اگلی بہار میزراواحد علیشاہ بادشاہ لکھنؤ اب قالب بیجان ہوا کاشن تا ہی خدا رکھی ہے کے جانے سے صبت آگئی	اے زمین و آسمان لکھنؤ یاد ہے ہکو وہ شان لکھنؤ زرہی زر تہا درسیان لکھنؤ شادمان تھے صاحبان لکھنؤ خانائے دوستان لکھنؤ آگے جیب دیکھی خزان لکھنؤ لیگئے ہمراہ آن لکھنؤ اور میا برج جان لکھنؤ اب جو باقی ہے نشان لکھنؤ کون بہت راحت سان لکھنؤ
--	---

کیون نہ پہر آباد رہجائے سخی

حور غلمان ساکنان لکھنؤ خوش ہواے مردان لکھنؤ ہم سے طوطی خوش بیانی کی یہی مصر کا بازار یوسف بہو کجائے	ریشک جنت ہر مکان لکھنؤ تا ابد رہجائے شان لکھنؤ ہمنے پائی ہے زبان لکھنؤ ایک گر دیکھے دوکان لکھنؤ
--	--



دیکھ کر غور شد آج نام ہے باد جاستے ہیں سوئے الہ آباد ہم آب و دانہ پائے بجایہ کاکل حال محروماہ روشن ہو گیا کیون نہ داہم ایک رت پر رہ غش ہو میں سنکر ہزاروں شلین لکھنؤ کی شائین اکثر غزل	قطعہ ایک چار امیر بان لکھنؤ لو خد احافظ ستان لکھنؤ آج ہی میں تھان لکھنؤ ہیں بہ سرد گرم نان لکھنؤ بے خزان ہے بوستان لکھنؤ جب سنی داستان لکھنؤ کہہ چکے ہیں شاعران لکھنؤ
--	--

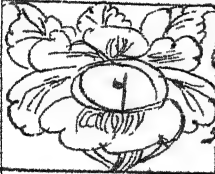
میرے حصہ میں ہی کچھ مضمون تھا اے سخی مدح خوان لکھنؤ	۱۰
--	----

زلف خوبان کا مبتلا ہی نہ ہو کرے خواہش اگر عبا میرا میر خن ملے کا تو ہے انکار تو تہ ہے شیخ جی برا نہ کہو تکے سمجھائیں تو ہمیں نا صغ کیا وہاں سے جواب خط آئے	ان بلاؤں کا اسٹا ہی نہ ہو نواودھر کی کبھی ہوا ہی نہ ہو اور میر اگر حشا ہی نہ ہو دیکھو وہ بت کہیں خدائی نہ ہو وہ سین جو کبھی سنا ہی نہ ہو میری قسمت میں جو لکھائی نہ ہو
---	---

سب نے کہا ہے جس کا نام قننا سخی اوسکی کہیں ادا ہی نہ ہو	۱۱
--	----

جان دی ایک سوز مرنے کو  
منع کئے کیا مسخوئے کو  
ایک دن ہم ہی میں اترنے کو  
کسی رہ جاتے ہے گزرنے کو  
ابھی کچھ اور ہے اوہرنے کو  
ہیں فرشتے سوال کرنے کو

دل دیا دم شمار کرنے کو  
موتی منگو او مانگ بہرنی کو  
منزل گور کیوں نہ ہا ہے ہمیں  
روئے دہونے میں گڑ گئی شبنم  
ہکو اونکے شہاب میں کلام  
لوگ مرقد سے میری ہٹ جائیں

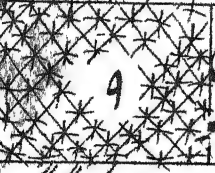


اے سخی موت آئی فرقت میں  
ہم تو ڈرتے نہیں ہیں مرنے کو

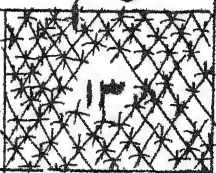


مال لینے کا ہے صنم لے لو  
تھک گئے ہو ذرا سادام لے لو  
تہوڑا تہوڑا سا ہم سے غم لے لو  
بو لے باور نہ ہو تم لے لو  
اپنے آغوش میں صنم لے لو

آج دل بیچے ہیں ہم لے لو  
اجی ہوتا رہیگا حزن میرا  
قیس و فرادگر ضرورت ہو  
ہکو وعدہ کا جب یقین نہ ہو  
ظفل اشکم دودیدہ سے آید



بو لے اللہ رے شوق قتل سخی  
ٹھہر دینچے جہری کے دم لے لو



سمجھے موسے ہی خدا کی گفتگو  
ایسی رہتی ہے بلا کی گفتگو

سنکے میرے دلربا کی گفتگو  
دگر کیسوی میں کٹ جا ہی روت

<p>رکھتی بات کہو آئے نہیں          حور کی نظر کی بہاؤی زمین          راستہ پہر وہ جھستے ہوئے ہیں          غیر کو ہاتھ نہ ارٹکے مار کیا          مشورہ جب غیر سے وہ کر چکے          میرے راہنی کوئے تو کہنے لگے</p>	<p>کیچے بھور و جھان کی گشت گشت          یا رسب کا سپاہ سانی گشت          جس سے پہنچو میں سوار گشت          جس سے تو یوں بار بار کے گشت          میں نے پوچھا تم کیا کی گشت          تہی تمہارے مدعا کی گشت</p>
--	--

<p>واہ کیا کہنا سخی خوش بیان          اس فصاحت سے ادا کی گفتگو</p>	<p>۱۱</p>
--	-----------

<p>اس تحرم کا چاند گرد و کچھو          کوئی مانع نہیں ادھر دیکھو          دل سے شے آپ کے گے حساب          سایل بوسہ ہم ہو تو کہہ          میرا تابوت نکلا جاتا ہے          ہر جگہ صبح کے ستائی کی          کیسا سرمہ لگا کے آئے ہو          اب وعدہ خلافیاں کرنا          ظلم صیاد پر چلتے ہو کچھ</p>	<p>۱۲</p>
---	-----------

میرے گہر چل کے بنی در دیکھو  
 پرا دھر ہی تو اک نظر دیکھو  
 اُن نہیں کی مرا جگر دیکھو  
 جاؤ پہر مانگو اور گھر دیکھو  
 دیکھنا ہو تو دوڑ کر دیکھو  
 یار کے کان کا گھر دیکھو  
 ہم تو دیکھیں ذرا ادھر دیکھو  
 پاؤں پر کھ چکا ہوں سر دیکھو  
 باغین بلبلوں کے پر دیکھو

<p>یاس و حسرت ہیں زین پہلوئیں          بار زلف تو نگا ایسے نازک پر          ابر باران کو خوب دیکھ چکے          ہمارے کہنا وہ درد سے شہل          بوسہ زلف تو نکاک سے مانگتا ہوں          دیکھ غیر و نکو پرچہ اجبا</p>	<p>نہ بیمار سے ادھر ادھر دیکھ          حشم ہوئی جاتی ہے کھڑکی پر          اب دراز میرے حشم تھوڑے          ٹوٹتی ہے میری کمر دیکھ          جون نہیں پڑتی کان پر دیکھ          توبے اسمین ہے کیا خبر دیکھ</p>
---	---

<p>اور سنتے ہیں کچھ سخی کا حال</p>	<p>جیتا ہے یا گیا گزر دیکھو</p>
------------------------------------	---------------------------------

<p>یار بیزار ہے لو اور سُنو          کل کیا آج کا افسار آو          شمع تو یار سے جلتی ہی تھی          ہم تو مرنے ہی تھوڑے آنکھوں پر          آئیے تھے صلح کی باتیں سننے          ہم کہیں لپہ میں چڑھیں کسی</p>	<p>کالی گفتا ہے لو اور سُنو          آج انکار ہے لو اور سُنو          گل کو بھی خار ہے لو اور سُنو          دل بھی بیا رہے لو اور سُنو          یان تو تکرار ہے لو اور سُنو          عشق کی مار ہے لو اور سُنو</p>
---	--

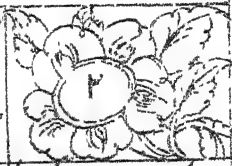
<p>جسے مجنون کا گمان تھا وہ تو</p>	<p>سخی زار ہے لو اور سُنو</p>
------------------------------------	-------------------------------

نہ ہم ہونگے نہ یہ عالم ہمیشہ  
بہارِ حقیقتش کی بجا، دنیا  
بجاری الا شہر و سہ وہ آخر  
اسے ہی ہے کسی گل کی جست  
طبیعت کو رہنا پس نہ کیونکہ  
جب اس قاتل کا جی بچا ہے کوئی

رہی یا نہ تو اکا و ہم ہمیشہ  
گہرا کرنا ہے نہ زخم ہمیشہ  
یہم تھا یا کئے تھے ہم ہمیشہ  
جو رو کر تھے شہنشاہ ہمیشہ  
دو زلفین رہتی ہیں بر ہم ہمیشہ  
پہاں رہتی ہے گردن ہم ہمیشہ

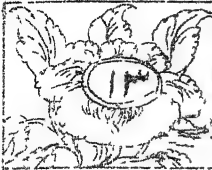


سخنی کا فی ہے جنت کا وسیلہ  
شہید کر بلا کا غم ہمیشہ

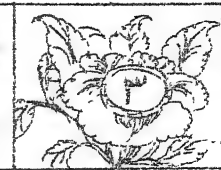


دیکھئے زانو پر رکھ کر آئینہ  
سب سے اوس انکھ ہے بہتر آئینہ  
اپنی صورت کے وہ خود شہین  
پاؤں پر اوس کے راگرتا ہے روز  
ہر جگہ تصویرِ روس صاف ہے  
اونکی فرمائش میں کس کو عذر ہے  
روزِ بہرون تاکتا رہتا ہے مہنہ  
دیکھتا تھا مہنہ مرا حشم گلو  
ایسے رخ والے کو دنیا خطرا

لوگ سمجھیں تیرے پر آئینہ  
ہے مرا دیکھا ہوا پر آئینہ  
سلنے رہتا ہے دن پر آئینہ  
ایک دن کہا یلگ ٹھوکر آئینہ  
دیکھتے ہیں تو گھر گھر آئینہ  
میں تو کیا لائیں سکندر آئینہ  
اونکا عاشق ہے مقرر آئینہ  
صاف قاتل کا خنجر آئینہ  
دیکھتا جا اے کبوتر آئینہ

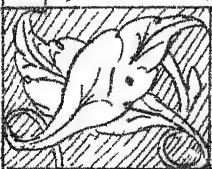


صاف اوس بت سمانہیں کوئی سخی  
بدگردون سنگ مر مر آئینہ



کہہ توجا دی خبر بسم اللہ  
عرض کرتا ہے حکم بسم اللہ  
میں تو کہتا ہوں اور بسم اللہ  
آپ ہی کا ہے یہ گھر بسم اللہ  
بوتا ہے وہ شجر بسم اللہ  
ہاں مرے دیدہ تر بسم اللہ  
باندھے آپ کو بسم اللہ  
پڑی شکل میں اگر بسم اللہ  
بوسے جبریل کے بسم اللہ  
آمیر رشک مگر بسم اللہ  
لب پہ ہے آہ بھیر بسم اللہ  
اے میرے نور نظر بسم اللہ

ظن شک تو اور بسم اللہ  
اوسکی تقسیم کے ہی خاطر ہو  
اب دودھ آپ کہاں جاتے ہیں  
آہ بیٹھے دم لے لیجئے  
جیسے سایہ میں وہ گل جاتا ہی  
بچر میں اشک کی لگا ہے چرخی  
کیوں حسرت کی حسرت رہا  
حل نہ ہو جا پہہ ممکن ہی نہیں  
ضرب تیغ اس راں کے ستار  
خانہ از قیض قدومت روشن  
ہر گڑھی جانتا ہوں یا ر آیا  
اشک کرتا ہے لوگ کہتا ہو عین



رحم کرتا ہے وہ رحمان و رحیم  
سخی درد اگر بسم اللہ



توبہ پروردگار توبہ

اس عشق سے ہے ہزار توبہ

کیا کیا ہوں شمسار توبہ  
سے گئی کچھو پکار توبہ  
نکدہ دوسرے مزار توبہ  
توبہ شب انتظار توبہ  
کرتا ہے گناہگار توبہ  
واعظ سے کی ہے ہر توبہ  
رہیو پہر ہوشیار توبہ  
یا صاحب ذوالفقار توبہ

ٹوٹی ہے جو مار مار توبہ  
محشر میں کر لگا جب خدا یاد  
نظارہ ہر دم کن ہگار کی قبر  
بہم طول بہم تیرگی بہم حشر  
لوا اب تو خطا معاف سیجے  
عصیان سے جیسے پہاڑ  
پہر فصل بہار کی ہے آمد  
تیغ ابرو سے تنگ سن میں



عصیان توبہ ہی گواہ رہیو  
کرتا ہے سخی زار توبہ



ہر وقت سیراب و زبان ہا مدینہ  
کب دیکھئے قسمت ہمیں کہا مدینہ  
ہشیار ہوا تھے ہمیں لا مدینہ  
جب واپس گئے دنیا سے مسحا مدینہ  
جنت میں ہو داخل حبیبی مدینہ  
اے صل علی و لق صحر امدینہ  
جو بند سے کچھو نظر آجے مدینہ

اللہ رستی شکر و ثنا مدینہ  
ہے دلو شب و دن ثنا مدینہ  
معراج کردن چرخہ باعشر غل ثنا  
جی بیگیہ صد سب گئے جنت  
فردوس میں جانکی ہیں ہر سید  
آبادی فردوس میں بی لطف مدینہ  
خاتن مری کچھ ایسی بشارت مدینہ

لے چل مجھے حشت سے دور  
یہ ہر بول ہر رخ کوں چاہا اسے

گیسے مجھ کا مین دیوانہ ہوا ہوں  
جب تک یکساں نہ اسوں تو کو کھنکھاتے



پہنچے اور سستی میں سخی تن سے ٹکڑے  
بہی روح مری عاشق سید آمدین



### روایف - بابا

آپکی آنکھ میں مروت ہے  
نہیں معلوم کب قیامت ہے  
اسکی کیا پوچھنے کی حاجت ہے  
اب کہلا پہرہ کہ روزِ فرقت ہے  
اک گلستان کی سی حکایت ہے  
شعلہ رویو پہ کیا شہادت ہے  
تندرستی ہزار نعمت ہے  
خاک سے بات پر کدورت ہے  
دشترِ زہی کی بہرِ حمت ہے  
بندہ پروردگار کی قدرت ہے  
محبو بہرِ رنج عین راحت ہے  
بے چراغ آج اوٹکی تربت ہے

غیر پر بھی نگاہِ رحمت ہے  
یار کی دیکھنے کی مسرت ہے  
لیجئے دل اگر ضرورت ہے  
کہتے تھے چیز کیا قیامت ہے  
مختصر سن کو حال غنچہ دول  
بہڈے دلوں کے خاک کیا  
کون بیمار ہواؤں آنکھوں کا  
مٹی دینے میں نہین آئے  
کس کو نکاس کے موند گئے رہنا  
سختیاں ان بنو کی ہم جہلیں  
صدِ عشق چشم سے دو  
نعل تہی شمعوں سے جلی گھر روشن

قطعہ

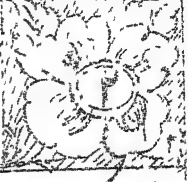


قبر میں بونستی اور نوبت ہے  
سچ ہے دنیا مقام عبرت ہے

سینکے جھکے دیو میں ڈس گئے تھے  
اسکے کیا دیکھتے تھے کیا دیکھا



سے نزل سیر کے نزل پہ سستی  
بھگو جنکی زبان سے الفت ہے

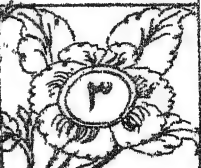


کل جوانی تھی آج پیر ہوئے  
ایسے صفاک تم صغیر ہوئے  
دام میا و مین اسیر ہوئے  
مرے ناکے کبھی جو شیر ہوئے  
یاد شاید دم اخیر ہوئے  
شعلہ روید بخین تم شریر ہوئے  
عاشقی کیا ہوئے فیر ہوئے  
اے فلک بس بہت حقیر ہوئے  
مہم غداں کے ہم صغیر ہوئے  
تم عینو عین بے نظیر ہوئے  
آپ اس گنجد کے میر ہوئے

ہات کیا جلد دن اخیر ہوئے  
قتل کتنے جوان و پیر ہوئے  
لو لگو غیر حاضری ہو مواف  
توڑ دینگے ان آسمانوں کو  
بچکیاں کیوں قبر پر گر گئیں  
نہیں گیا دل تو جھکے گتے ہیں  
بوسہ ملتا نہیں بغیر سوال نہ  
دوستوں کی نظر سے اب نہ گرا  
او کو ہم رنگ گل کیا پیدا  
عاشقو عین مرا جواب نہیں  
لیجے عاشقو نئے سر صاب



کس سے لین داوا غن کی سخن  
اسے زندہ نہ آج میر ہوئے

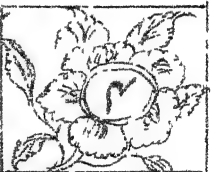


عاشقو یہ کفن نصیب کسے  
 بار بار اس نے جس نصیب کسے  
 عواشقی زمین و آسمان نصیب کسے  
 ایسا دیوانہ پن نصیب کسے  
 اور وہ انجمن نصیب کسے  
 دیکھو ایسا ہرن نصیب کسے

پار کا پیر بہن نصیب کسے  
 دلو غنچہ لہو سے خوش آ یا  
 دشت میں قیس کو پر فراد  
 ایک رشک پر یہ عاشق ہوں  
 شمع روتی ہوئی پوچھتی ہے  
 شوخ چٹھی دیکھا کرتے ہیں



کیون یہ عشق سخی سے وہ خوش  
 عاشق خوش سخن نصیب کسے



آج بھو یوں ترو پاتے رہے  
 جانیوالے روز وانا جاتے رہے  
 ورد اور صدمہ کو سمجھتے رہے  
 دینک عنال نہلاتے رہے  
 تہا کیلے اس سے گہرا رہے  
 کاغین جہک جبک کسکھارتے رہے  
 تو کہنگے ہم کہ تر ساتے رہے  
 سرنگوں ہو کر وہ شرتے رہے  
 بھر بہین کا بیکو نہلاتے رہے

بجلیان کا نوکی دکھلاتے رہے  
 منع آنیکو وہ فرماتے رہے  
 ہجر کی شب بھر رہا یہ مشغلہ  
 بعد مر نیکی ہوئی خدمت مر  
 پوچھتے ہو کیا شب فرقت حال  
 ظلم او نکورات گیسو سیاہ  
 ان بتو نکاحاں پوچھیکا خدا  
 بے حجابانہ کہی جو ایک بات  
 خاک ہی میں فن کرتا تھا اگر

عشق میں جی غذا تہ آگئی  
 مرغ نامہ بر مرا ہو جائے ذبح  
 حال اوس کو چہ کا جو پہننے کہا  
 کون آیا تہا پئے سیر چمن  
 ہجر میں غم کے جو نعمت ملگئی  
 وہ ہمارے دل کا دشمن ہو گیا  
 یوں کیا خون کرتا ہے کوئی  
 جب ہمیں پوچھا کسی نے تو کہا  
 اکین وہ لاگو کچھ لوگوں کو سنا تہ  
 اس میں مجھ کوں اور اوس میں کوہ کن  
 بعد اوس کے پہر ہمارے قبر پر  
 سب جیب پوچھا کہ اس میں کون ہے

قطعہ

اویچی مونہ کی گایاں کہا رہے  
 عزیز ایسے جوڑ پہر دکاتے رہے  
 اہل جنت سننے پکارتے رہے  
 آج دن بھر ہول مچاتے رہے  
 کس مزہ سے اسکو ہم کہا رہے  
 حکو ہم پہلو میں بیٹھا رہے  
 تم تو پہر وں بان ہی کہا رہے  
 وہ ٹوک مدت ہوئی جا رہے  
 تربتیں بہر کیکے دکھلاتے رہے  
 عاشقان ناز تہے جاتے رہے  
 دیر تک فوس فراتے رہے  
 آپ جو رہ رہے کیے بجا رہے

ابو ہے ہے بہ سخی کا ہے مزار  
 جا ندیدی لاکھ سمجھاتے رہے

گو حور شکیل ہو رہی ہے  
 خبر دی ہے نقد دل ہمارا  
 چوٹے لگانہ نقد دل کیسا  
 بر تھسے ذلیل ہو رہی ہے  
 اوقات قلیل ہو رہی ہے  
 ایسی تحفیل ہو رہی ہے

نذیر کی کچھ دیان نہ چلتے	نقدیر کنیسل ہو رہی ہے
ان شعلہ و شونکی گل سی صورت	گلزار تھلسیل ہو رہی ہے
دیکھیں کوٹھے سے کسکو چاہیں	جہت زفیل ہو رہی ہے
آب خنجر نہ بھگو دین گے	کچھ اور سبیل ہو رہی ہے
جاگے پہ رات بہر کہیں تم	صورت تبدیل ہو رہی ہے
اوس گلکو جو دی گل سے بیج	ببل سے دلیل ہو رہی ہے
پہر سائے ہے وہ رو کر روشن	پھر شمع ذلیل ہو رہی ہے

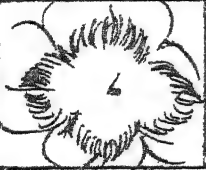
یو جو نہ سخی کی ناتوانی ہے  
 بڑی تھلسیل ہو رہی ہے

دشمن اونکی ادارے کسی	نہیکے سیوا قضا ہے کسی
کوئی نہ حسین نیک دیکھا	کیا جا بد دعا ہے کسی
اے باد صبا اور اے نجو	گلزار میں پھر ہوا ہے کسی
میرا خون اور عاتقاری	دیکھیں سُرخی سیوا ہے کسی
محم کے بند کھول ہی دو	ہم ہیں تم ہو چا ہے کسی
کس سے برہم ہے زلف شکن	ارشاد تو ہو خطا ہے کسی
فاہ نکرو نگا، بھجہ میں میں	پہر صد موعظ غذا ہے کسی
ناحق ہمیں کون پیستا ہے	اے چرخ تو آسیا ہے کسی

کہتا ہے سخی کہ متعلق کون نہ  
نبت النسب استغاثہ کسی

ہم میں اور ہیرے کی کنیا ہے  
تبرائے نو کہاں چینی ہے  
دل بات کا نو بڑا دہنی ہے  
پہ راز سخن نہفتنی ہے  
از خود رگ ماتہ کی تنی ہے  
ٹہنگے سے جو آرسی اپنی ہے  
ایسی کچھ ہے دہنی ہے

عشق وندان میں ہم ٹہنی ہے  
کچھ مست ہو آج حضرت دل  
جو منہ سے کہا وہی کرے گا  
عقدہ نہ دہن کا کچھ کہے گا  
اللہ کے جزمین شوق نشتر  
خود میں وہ آپ ہو گئے باہم  
آفت بہت دوست مورچہ سے کہنا

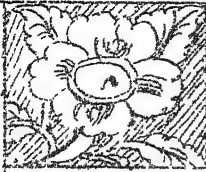


دیکھو ندیا کفن سے سخی کو  
پہ پیر فلک بڑا دنی ہے

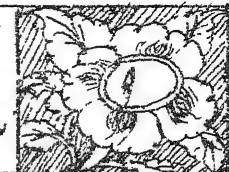


ہوں گنہگار خدا خیر کرے  
نکلی تلوار خدا خیر کرے  
اے شب تار خدا خیر کرے  
دم رقا خدا خیر کرے  
جامرے یار خدا خیر کرے  
ہوئے پیدار خدا خیر کرے

بت کا ہے پیار خدا خیر کرے  
لو وہ ابرو سے ہٹی ادنی نقاب  
تو بھی ادنی زلف کے ہم صورت  
بے چلے جان پس جاتی ہے  
کیا چلا کوئی تان میں اکول  
خواب میں دیکھ کے کسی آہمین

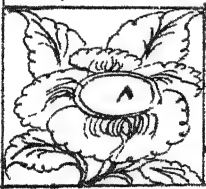


ہجرین حال سخی مست پرچہ  
بد بین آثار خدا حنیف کرے

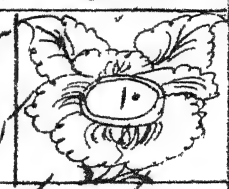


کھینے آیا تھا شکار ابھی  
جا کے گل کو کرو نگا پیار ابھی  
دو کہون تو سنا بن چار ابھی  
حوب رو تا تھا زار زار ابھی  
ترے قربان ترے سنا رہی  
زلف کو لیجے سنو ار ابھی  
ایسے کم سنکا اعتبار ابھی -

مخ دل لیکیدوہ یار ابھی  
سیکھو گے میکے محکوم غار ابھی  
اکن برس تو مانگے کتا بنیں  
تنے اگر نہا ویا دل کو  
قتل کا عزم ہو تو بسم اللہ  
پہر پریشان کیجے گا سہجے  
کھیل میں وعدہ بھول جائیگا



پیش ازین جنگو دمنی تھی بہت  
کرتے تھے وہ سخی کو پیار ابھی ۱۲



یار ب یہہ موقع مدد ہے  
کچھ ہی اس زندگی کی حد ہے  
گل سا چہرہ کلی ساند ہے  
شرکت اونکی بھی تالحد ہے  
بس دست جنون کی ہمہ مدد ہے  
غافل جو خیال روز بد ہے

ماحق ایک بت کو مجھے کہ ہے  
فرقت میں تمام شب بے ہم  
علیہ اوسکا نہ بوجہ بے بس  
نبلاؤ میرے جنازے والو  
مجھ میں طاقت جو بہاؤ دن وامن  
نکی سچا بنیں رہو ہشیار

تیرا ہی یار کا ساتھ ہے

آسمان و زمین کے رولوں



وان کون لبشر نہیں ہے عاشق



بس ایک سخی کا نام بد ہے

جو آپ کہیں وہ ہی سند ہے  
 مینی ہے الف بہہ او سپہ بد ہے  
 کیا بد کو آپ سے حسد ہے  
 دل ہے کینت دانہ زہ ہے  
 اب تک ستا ہوں تیری سد ہے  
 کہہ دینگے غلے ہمارا حد ہے  
 تصویر میری بجائے مد ہے  
 تھکے ہی ہمارا ستر د ہے  
 آفت کی نگاہ او کی بد ہے  
 بہہ شکوہ چرخ تا ابد ہے  
 ناخوش رہے مجھے بہہ خرد ہے  
 بندہ ہے نہ نیک کی حد ہے

بہتر ہو کلام میرا رو ہے  
 ابرو کی غمش ہم آج سمجھ ہے  
 یہ دل نسا او کے دلین کیوں ہے  
 کیا جاے خیال دانہ دخال  
 کب تک یہ مافت سکندر  
 پونچھینگے لحد میں حب فرشتے  
 عرضی میں ہے حال ناتوانی  
 دل ہی پہ آیا داسے حسرت  
 خبکہ تا کا بس او سکومارا  
 گردش میں از لے محکو ڈالا  
 میں خوش او نے بہہ بیوقوفی  
 اندر سے صنف کا تصرف



چوٹی سے کہو سخی غزل اور



باقی رہی اس زمین کی حد ہے

دانش ہے عقل ہے خرد ہے  
کوشش ہے بھیر دی ہڈ ہے  
منکر ہے نکیل ہے لحد ہے  
غایت ہے انتہا ہے حد ہے

کیوں سب سے نہ وہ کہ غیر بد ہے  
اس پر ہی وصل ہو تو قسمت  
جھگڑنے پس فنا چینگے۔  
کیوں جی اس پر بخش کے بھی



خدمت میں سخی کو اپنے لیے  
عقل ہے مسن ہے معتد ہے



یہ تو مری آہ کا دیوان ہے  
پہر اس کو تلاش رفیقان ہے  
اس میں قرآن درمیان ہے  
سچ کہتے ہیں جی ہے تو جہان ہے  
کیا دان کی زمین آسمان ہے  
آخر چمڑے ہی کی زبان ہے

جس پر کہ گمان آسمان ہے  
آنسو پھر آنکھ سے روان ہے  
چہوٹے کانہ عشق مصحف رخ  
لاسنے پہ میرے نہ کوئی آیا  
شکل کیوں ہو گئی رسائی۔  
اوس بیت کو خدا کہا یہہ چسکے



اس سے بہتر سخی غزل بیڑہ۔  
مشتاق کلام ایک جہان ہے



بلبل خاموش باغبان ہے  
قالیہ بیہان تو وہ دہان ہے  
کچھ اونکے زبا نگاریاں ہے

اوگل پڑ مرہ ہو خزان ہے  
اس دلو عبث تلاش جان ہے  
کہہ دیتے ہیں غیر کو بھی عاشق



لویا سسے سے ہی گران ہے  
آیا ہے قوت دل ہی میں بہان  
وہ تیرے ہے اور وہ کمان ہے

بازار جنون کی آج کی سیر  
اوسرا بہرہ نشین کا تصور  
وہ دیکھو مشرہ وہ دیکھو ابرو

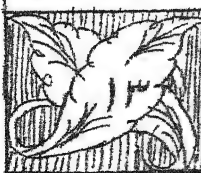


محفل میں غزلِ سخن کی سنکر  
سب کھنڈے گئے کہ خوش بیان ہے



حشر پر گناہ مت آئیگی -  
کیا قیامت میں بخشو آئیگی -  
خوب جنون کی صبا اور ٹہائیگی  
ناک میں میرے جان آئیگی  
کچھ حنا آج رنگ لائے گی  
چاندنی اوس دھوکے لائیگی  
کہہ دو ناگن سے مار کہا ئیگی  
زگس آنجنہیں بہت لڑائی گی  
دیکھ لین گے جو رات آئیگی  
آگ گلشن میں کیا لگائیگی

آفتین اور سکی چال لائی گی  
ہجرین سرت کیوں نہ آئیگی  
وان ہوا میں جو آکے جا ئیگی  
سو گنہا بوسے زلف خوب نہیں  
دیکھئے کس کا خون ہوتا ہے  
چاند ہی میں رہیگا میلہ پن  
افنی زلف پر نہ لہرا ئے  
دیکھنا چل کے آج گلشن میں  
خوب کھو جلائی دن بھر  
آتش گل بجاوے اے شبنم

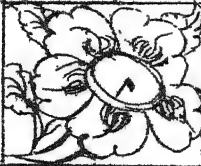


اے سخن لاکھ ایڑیاں رگزد  
وہ کف پانہ ہاتھ آئے گی

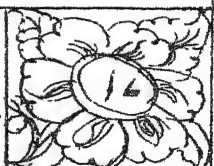


یہ آئے ہو کس کس کے گھر سے جوتے  
شبِ بحر میری بڑی زندگی ہے  
لگا اشک آنکھوں سے خون کچکے بہنے  
جیسے شا کو تم کہڑے کو سکتے تھے  
سنا جاوان نامہ بڑے فقنا کی  
ابھی ابتدا ہے جفا و نکما ڈر کیا  
صبا پر ہی اپنے ہوا باز دھو دیا  
او بہار او سکے سینہ کا مدت میں دیکھا  
کہ او سکی زلفوں سے پہچال عاشق  
جہاں اتنی نہ روح الامین کی سانی  
فلک سے زمین تک لے لٹ لایا  
لگے بالکے لوگ تشبیہ دینے

جو پہونچے پہانک سحر ہوتے ہوتے  
را حال نو خدا گرتے ہوتے ہوتے  
یہ کیا رنگ لایا گھر سے ہوتے  
سنا مر گیا وہ سحر ہوتے تھے  
قدم رکھتے رکھتے گزر رہتے ہوتے  
محبت کا ہوگا اثر ہوتے ہوتے  
کبوتر میرا نامہ بر ہوتے ہوتے  
ہوا پہ شجر بارور ہوتے ہوتے  
بہت بڑھ گیا درو سر سے ہوتے  
وہاں پہونچے خیر البشر ہوتے ہوتے  
یہاں سے ہی ہوگا سفر ہو جوتے  
نمایان وہ ہوی کمر ہوتے ہوتے



سرخ ہند سے اب چلو کر بلا کو -  
ایدھر ہوتے ہوتے اور دھر سے ہوتے



غنجو نکی شکلی میں اوڑا کی  
کس دن یہم ہوا نہیں اوڑا کی  
ایسی پٹنگا رہے خدا کی

یو چو نہ چین میں کچھ حیا کی  
کیا پوچھتے ہو میری قضا کی  
زاد کو ہوئی نہ بت سے الفت

<p>بوسہ خیرات حسن لے گا          اوزار اگر جہ میں ہے گویا جو قتل          بلبل کو نیرہین کہ یہ نہیں          اوس بت کہ کس طرح کیا</p>	<p>حسرو ز فقیر لے دعا کی          فریاد شہید کر پا کی نہ          تصور ہے کسکے نقش پا کی          محشر میں خدا سے ہو گئے شاکی</p>
---	---

پہلی مٹی پڑھنے ایک غزل اور

۱۸

ہے فکر سخی بھی کس بلا کی

<p>الف ہے گیسو سے دو تکی          وہ بت معشوق ہو ہمارا          لبتی رہتی ہے روز او سنے          لاتا ہے جواب خط کبوتر          ہاتھوں سے نہ پوچھے میرا شک          وعدہ یہ وہ کب مرے گھر آئے</p>	<p>خون کو عجب بلا کی نہ          و ابد یہ شان ہے خدگی          اچھی بن آئی ہے قبا کی          مدت سے بھی خبر اوڑا کی۔          سرخی چٹ جائے گی خاکی          دیوار ہے چھوٹ کے اوڑھا کی</p>
---	--

اس فکر معاش میں سخی نے

۱۹

فرمائش ناتوان ادا کی

<p>مسا جنت میں نہیں بار کوئی          جہانک اور کوئے کرہنے والے          حشر کے روز ہے خوب نمود</p>	<p>نہ سے حور طحدر کوئی          منتظر ہے پس دیوار کوئی          ہمسایا نہ گنہگار کوئی</p>
---	---

بار فرقت میرے پیر رکھنا	کیا مجھے سمجھے ہو بیگا رکونی
سخت پتھر ہیں عیا ڈ بالٹڈ	ان بتوں کو نکرے پیا رکونی

کیوں اکیلے پڑے روتے ہو سخی	کر گیا آج پہرا نگار کوے
----------------------------	-------------------------

دم نہ کیا مرا نکلتے ہوے	سُکھے سوٹ آئے ماتہ ملتے ہوے
دل تیرا شیب میں صاحب	آئیگا ذرا سچلتے ہوے
شب کے بوسے او نہنچ یاد آئے	او نہ گئے سو نہ مرا ملتے ہوے
دیکھو آنا ہے مرا طفل سر شک	کیسی اکیلے چال چلتے ہوے
وہ ہمارے خنازیکے مشتاق	آئے ہیں کو دتے اچلتے ہوے
ہوش و صبر و قرا و تاب تو ان	عش میں سب چلتے ہوے

خوب فکر سخی کا سا بچا ہے	نکلے آتے ہیں شعر ڈہلتے ہوے
--------------------------	----------------------------

آنکھ پہ تنہ چڑائی دیکھئے	تنہ پہ چوری لگائی دیکھئے
یار کے سُخ کی صفائی دیکھئے	آینہ نے مونہ کی کہائی دیکھئے
اب خدا بھی کچھ نہیں مری	نارسائی کی رسائی دیکھئے
آہ کی دلکی جگر کی بخت کی	کس کی کس کی اب برائی دیکھئے
فضل گل میں قید چوٹے تو خزان	وہ اسیری یہ رہائی دیکھئے

اپنے دریاؤں بڑا فو دیکھئے۔ سپر طبیعت گدگدائی دیکھئے موت کس جگر سے ملن آئی دیکھئے	سبزہ خورشید پر کیا دلچسپیت تخنے جھکوا آہ کیا دیکھدو دیا یا سے آنکھیں لڑائیں تب سے
--	---

بے تر و دست رہا ہے نقد دل یہ سخی کے جی میں آئی دیکھئے	
--	--

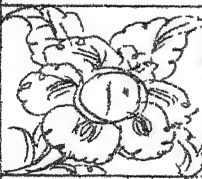
اون کا کیا کہنا وہ بھی لینگے پہول سے ہاتھ میں کلی لینگے زخم اپنے جگر کا سی لینگے رات بھر بہہ ہمارا جی لینگے دس میں ہم زبان سی لینگے ہم ہی لینگے ہم ہی لینگے اب جگر ہی ہنسی ہنسی لینگے اور کیا وہ کیسا جی لینگے	دل ہی لینگے جان ہی لینگے آج وہ بلبلو کاجی لین گے ہاتھ آئے جو سوزن مرگان ہاے کس درد سے کہا شرب مل آؤ شکوہ نہ سحر کا ہوگا دل کہلونا نہیں جو کہتے ہو دل مرا اونکی دلگی میں گیا اک جگر رہ گیا ہے وہ بھی سہی
---	--

حشر میں ہم پہ نجات سخی دامن مرتضیٰ سے لینگے	
--	--

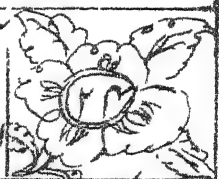
دیکھیں کیا انقلاب ہوتا ہے بلکہ بان دل کباب ہوتا ہے	آج ہم پر عتاب ہوتا ہے غیر مست شراب ہوتا ہے
---	---

بندہ لب پہ پہنچے حجاب ہوتا ہے  
 رو برو ماہتاب ہوتا ہے  
 عاشقو نہ عذاب ہوتا ہے  
 کیا بوقت شراب ہوتا ہے  
 کم نئے کم جو حساب ہوتا ہے  
 سیوہ مصری کہا ہے تباہ ہے  
 گل گلوری گلاب ہے تباہ ہے  
 غیرت ماہتاب ہوتا ہے  
 وصل پہرے جناب ہوتا ہے

آپ شربتے قصور معاف  
 بام پر چڑھتے ہو نظریہ لگے  
 ہجر کار و زہی قیامت ہے قطعہ  
 شیخ صاحب نے ایک دن چھا  
 مین نے کی عرض لیجئے سنئے  
 شیشہ سا غر صراحی مئے ناب  
 آئینہ ہار عطر شمع چراغ  
 اور معشوق ایک بناؤ کے  
 دو لون اپنی پی کے یہ جو مست



آگے پس لطف وصل کہنے میں



اب سخی کو حجاب ہوتا ہے

اور بائیں کرو یہی کیا ہے  
 کچھ سخی سے کہو گے یہی کیا ہے  
 لالی بھی یہہ دلی کیا ہے  
 کس سکو جہون کہ وہی کیا ہے  
 آگے پتی نیلے ابھی کیا ہے  
 پہرے یار کی گلی کیا ہے

غیر کا ذکر یہ گہری کیا ہے  
 یہہ سخی سے سخی سخی کیا ہے  
 دل نہ لیجانے دینگے ہم اپنا  
 بد را کو کہوں کہ غیرت بدر  
 کیسے حیران ہیں غیر کے چچے  
 و غلو یہہ اگر بہشت نہیں

<p>ہیر کا نام سداوت کہ رجا برون کیون کرے پادین ز رنہ رنہ دل لیا جان کی ہی خواہش ہے</p>	<p>ہوئے آگے خوشی کیا ہے ایسی نکو سب سے بڑی کیا ہے ایک منت ہے عاشقی کیا ہے</p>
--	---

<p>۲۵ میرے شکل کشاے کیے کیے</p>	<p>۱۲ میرے شکل کشاے کیے کیے</p>
-------------------------------------	-------------------------------------

<p>حجب یا دقا مت میں آفت رہی وہی مین کہ ہم سے عداوت رہی بتوں سے جو بند نکوا الفت رہی ہو کے بعد مرینکے ہی وہ نہ صفت دیر مرگ ملتے وہ سیر بھونٹ سخن آتے ہی لب کا بوسہ ملا خدا کیلئے بت کو کہتے ہر سخت جو بندہ نے ہی کوئی کلمہ کہا یہہ رند و نکو جس دختر زنی نہ تھا چنا زہ ہی سونا نہ چھوڑا گیا چلے تم مگر میں نے دیکھی جیال</p>	<p>کہ چھپر سدا پاقیات رہی ہمیں کہ اسپر ہی الفت رہی تو ساری خزانے سے نفرت رہی میرے خاک سے ہی کدو رہی لبو نہر کسی کی شکایت رہی بڑی بات حضرت سلامت رہی نہ اب تمکو کچھ آدمیت رہی تو پھر شہنشاہی کیا سخت رہی ہیر پاس وہ ایک مدت رہی لحد تک سر ساتھ مسرت رہی مرے سامنے تو قیامت رہی</p>
--	---

<p>۱۹ سخنی جلد چھوئے گا اب کا پنور</p>	<p>۱۹ سخنی جلد چھوئے گا اب کا پنور</p>
--	--

سحر ۱۲۱ نہایت قریب اپنی رخصت رہی سحر ۱۲۲

جور نہاد لمین منظور نظر ہے	نوا میں شرفیہ یہ اونٹنا گھس رہے
نہ پوچھو پھر میں جو جان پر ہے	بس اب تے ہین قصہ مختصر ہے
غضب ہو حلقہ نتمہ کا میں چھو لو	دہان ہر وقت غصہ ناکہ پر ہے
میں سودائی نہیں لفونے الجھون	پریشان ہو یہ کسو درد سر ہے
بڑے زور و نئے کاٹا ہے میرا سر	ادھر لاچوم لون بازو کدھر ہے
وہ کیا انجام حسن و عشق جانین	ابھی کچھ آگے پیچھے کی خبر ہے
وہ گھر رخصت ہوئے میں نیم جان	الہی آج کی کیسی سحر ہے
سینو نکو بلاؤ لوٹ لیجا میں	یہ گردہ ہے یہ دل ہی ہر جگہ ہے

سخی کیون استدر روٹ ہو تم آج ۱۲۱  
کہ دامن آستین رحماں تر ہے ۱۲۲

چلے پہر ہاتھ غیر و نکا پکڑ کے	یہ سہجایا تھا اونکو پانون پڑے
نخل پہر طفل اشک آنے لگیڑ کے	بڑے گستاخ ہوتے ہین یہ لڑکے
جگر اور دل نہیں پہلو میں میرے	ہوئی برباد یہ سستی او جڑ کے
کبھی پہونچکا دل دن نکلے تو	نگینے کی طرح خام میں جڑ کے
دم گر یہ رہے نا لیکا بھی شغل	غرض بارش ہی ہو بجلی ہی کڑ کے
گدا ہوں میری باتو نہیر نہ اولہو	کہ عادی ہوتی ہیں مجزوب بڑ کے



لگا دوں نامہ میں صندل رگڑ کے  
مٹا تا خط پیشانی گز کے  
کہڑے رہ جائیگے دامن پکڑ کے  
تو بولے یہ زبان گر جا سڑ کے  
جنازہ کامیرے پایہ پکڑ کے

کہہ لوں گا حال دروس کہان تک  
اگر قسمت میں فرقت ہے سمجھن  
گلہ محشر میں بھی ہو گا نہ اونکا  
نگالی دس میں کوئی اگر بات  
مرا مڑوہ اوٹھا تو رو دئے وہ



سخی اس زلف کو چوبلیتے ہوئے  
کسی دن پاؤں میں بیٹری نہ لہر کے

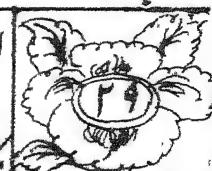


خیر سے تو مزاج عالی ہے  
اک جمالی ہے ایک جلالی ہے  
کس مرے کی تمہارگی ہے  
بس طبیعت بہت سنبھالی ہے  
اجی اس دل جان کھالی ہے  
یہی آواز رات والی ہے  
ان دم نون آرسی نکالی ہے

چہرہ پر کیوں نہیں کجالی ہے  
بدر اور مہر دوہین نام اونکے  
سنکے بسیا ختہ دُعا لکھی  
ایسے چین کیسے صاحب  
عشق کرنے کو ہم حکمر کرتے  
دکنو نامہ مرا سنا تو کہہا  
کر چکے آئینہ کو وہ حیران



اور بہنی اک غزل سخی کہہ دو  
یہ تقاضاے فکر مالے ہے



کیسہ برہم مزاج عالی ہے

آج غصے سے منو پتہ لالی ہے

دی دعا کیا اونہیں غصہ بین پر زلف شگدون دکھا کے کہتے ہیں تیس دن یا راب نہ آئیگا جان دین ہم اونہیں نہی حکام چرخ پر بدر جس کو کہتے ہیں دام ہے مرغ دل پہنسا نیکو کیون جی کا کل پہ پھکود ہو کا ہے تلخ بین بیٹھے ہونٹ چومنے پر	ایک مونہ میں ہزار گالی ہے یہ کہتا ہر شکاں والی ہے اس چہنیے کا نام خالی ہے خوب یہ دگی نکالی ہے یار کا سا غر سفاکی ہے قہراون کرتو نکلی جالی ہے کالی ناگن یہ نہنے پالی ہے گویا انکی سٹھائی کہا لی ہے
---	--



اور دیوانہ پن سخی کا سٹو  
اک پری روپہ آسکھ ڈالی ہے



تیسرے

آستین گھنی تک چڑالی ہے اتنی عادت تو روز ڈالی ہے	تین ہی میان سے نکالی ہے آج غصہ سے مونہ لالی ہے
ہم ہی اپنے مزاج کے ہیں کرد ہوے شرم نہ لیکن آج بر	کچھ بر ہم مزاج عالی ہے بد مزاجوں کے پاس بن کھر
دی دعا کیا اونہیں غصہ بین پر	ایک مونہ میں ہزار گالی ہے

میرزا پادشاہ از غریب ستم کی یاد ہے	وہم از بت سہیلہ دیکھو سووا ہے
اور ہرگز نہ کہیں کہیں کہیں	کہیں دن تو کاکش پہ پہکوں دھوکے
ہاں! ان غریبوں کو ستم نہ ہونی چاہیے	
ورنہ سہیلہ کی سہیلہ نہ ہوگی	اوتھنی نہ لی میری کے دانہ کو
نہیں او کی خبر نہ ماننے کو	واہم بین دینے دل پہنسا نیکو
انہی انوں کو تیرے دل کی رہائی ہے	
پہلے رہنے لگتے ہیں وہ اکثر	ترستیان کو تے رہتے تھے دم بہر
اسپہ نصان کچھ نہ مانے ضرر	تلخ بین میٹھے ہونٹ چومنے پر
گویا اورن کی مٹھالی کہانی ہے	
مٹھتے مٹھتے پہرے لوگ جی کاسٹو	اور سبب دل کی بیکلی کاسٹو
لو نیا حال عاشقی کاسٹو	اور دیوانہ پن سخی کاسٹو
ایک پری روپہ آنکھ ڈالی ہے	
<div style="text-align: center; font-size: 2em; font-weight: bold;">والہ</div>	
اوسکی غوار کا خد حافظ	اب گنہ گار کا خد حافظ
سخی زار کا خد حافظ	عشق ہے یار کا خد حافظ
امر دستور کا خد حافظ	

سر کے بلجائے ہوں تو کہتے ہیں	سر میں تھوڑا سا ہوں تو کہتے ہیں
سر کو دکھلاتا ہوں تو کہتے ہیں	سر کو چھوڑتا ہوں تو کہتے ہیں

میری دیوار کا حُدا حافظ -

غیر کہتا ہے میری آنکھ لڑی	میرے جی میں بدھ گاہ گری
کوئی اتنا خدا کرے نہ ادا	سرفروشوں کی چشم بد نہ پڑے

ادوں کی تلوار کا حُدا حافظ

زلف دیکھوں تو مار کہتا ہے	گر گر پکڑوں نہ مار کہتا ہے
چہرہ وں شرکان تو دار کہتا ہے	عزم بوسے پہ مار کہتا ہے

میرے رخصتار کا حُدا حافظ

ہجر کو ہم مکان دیتے ہیں	ہستے کے بہہ دوکان دیتے ہیں
وم آخر زبان دیتے ہیں	ہم تو فرقت میں جان دیتے ہیں

شوق دیدار کا حُدا حافظ

مصلحت سچ یہ کر رہا دل	ایسا گل چین کہا نکلتے غافل
سب کے سب ایک وزن ہو گئے غافل	بلبلین تیرے باغبان غافل

گل زہوار کا حُدا حافظ -

جان سے جو گئے تو کہہ کے چلے	قبر میں سو گئے تو کہہ کے چلے
ہائے ہم کہہ گئے تو کہہ کے چلے	دفن ہم ہو گئے تو کہہ کے چلے

اس گنہگار کا خدا حافظ	
و شہین سہیل سہیل سہیل کیا	ہم بھی دیتے رہے ہیں نکلود عا
کچھ عجیب ماجرا تھا رخصت تھا	دست چھوٹا تو آبلو لکھا
ہمارے ہر خار کا خدا حافظ	
قیسے اور شہ سے کہتا ہے	لطف سے اور کریم سے کہتا ہے
جانے اور دم سے کہتا ہے	لیکے دل یا رحمت سے کہتا ہے
کہو دلدار کا خدا حافظ	
مجھے جھگڑے جیسے جھگڑنا ہو	مجھے تک آجائے جھگڑنا ہو
نیر و نین جس قدر گھڑنا ہو	بیچ مجھ پر پڑے جو پڑنا ہو
زلفِ خدار کا خدا حافظ	
کھڑے رویا کرین ترود ہے	بیٹھے تر پا کرین ترود ہے
کیوں کر دل کیا کرین ترود ہے	وہ نہ وعدہ کرین ترود ہے
وجہ انکار کا خدا حافظ	
دردِ سحر و دل و کام بخار	اسکی صحت تو کچھ نہیں دشتوا
پر ہی خوف ہی میرے غفار	گر معنی کو ہے عشق کا آزار
ایسے بیمار کا خدا حافظ	



## رباعیا



آئین جو دلع سیرت طاقست بر چھا  
بے شبہ زبان کی طاعت بر چھا

آکھون میں رہیں تو بشارت بر چھا  
گریہ رکے نام کا وظیفہ ہو سخی

## ولہ

ہر گاہ گھسے کیا اس نے نقشہ مارا  
زلفوں کو جو سودا ہوا پتھر مارا

ابرو کا ہوا عشق تو خنجر مارا  
اسپر بھی سخی یار نے طرہ پہ مارا

## ولہ

ہر مرتبہ اس کی بیوفائی دیکھی  
بس ہم نے خدا تیری ہدائی دیکھی

ایک روز نہ شکل آشنائی دیکھی  
وہ بت نہ ہوا رام سخی کا مجھ سے

## ولہ

زلفوں کی مٹا یہ ہو تو سنیں سمجھو  
سر پر جو چڑھے سانپ تو کھل سمجھو

جوش ہوا اس خاکے او گلن سمجھو  
مارا پھر جب تک سخی مار سنا



قطعه تاریخ مسجد علی حسن جبار مسیحی قصیده مصنف

نشان مسجد عبدالغفور بود اینها  
سختی چو کرد بدل فکر سال تازش

علی حسن عقیدت بی آمد  
ندای حسین بنی خاندان آمد  
۸۳ ۱۲ هجری

م

# دیوان سخی حصہ دوم

روایت (۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم الف (۵)

<p>ہو وصف کیا رسول علیہ السلام پا تاہون خط بہشت برین کے مقام کا کس طرح ہو نظیر علی کا جہان میں کاسنہ یہاں سبیل حسینی کی دیکھ کر</p>	<p>یار انہیں کلیم کوہی یہاں کلام کا نور خدا ہے روضہ انور امام کا پیدا کیا خدا نے کسی اپنے نام کا اے دل ہی نمونہ ہے کوثر کرم کا</p>
---	--

ذکر حسین کا ہوں جو دنیا میں اے سخی مولا کے ساتھ حشر بھی ہو گا غلام کا

<p>زمانہ ہے خوشی کا غری کا شاد مینا مریض چہرے کا حقیقی پوچھیں تو کہہ دینا رقیبو تعین دیکھیں شہس کی سب اکلا چلن بولا اگر گردون شہ دیکھ لادو ہو یں کا چاند توانا</p>	<p>وصال یار حاصل ہے مرنے ہے زندہ کا مینا زبان پر نام ہے باگراں ہے ناتوان مینا عنایت کا توجہ کا کرم کا مہربانی کا ہمیں یاد آتا ہے نقشہ کسی کے نوجوان مینا</p>
--	--



ہمرا خوشید کو نور سطر کا کب سیر تھا  
قدم اوٹھتا نہیں چلنے پر نہ تیر سیر تھا  
یہم جلوہ سپہ فدا گیت آپ سخی  
تن نہ کیو بھاری دیر پٹہ چادر اینچ

عجب میا درستان جنبی سندوہ پہ فرما میں  
تہا نسا ہے اس میں کچھ نئی کہی کہنیا

بادیہ پالی میں بخت اپنا یاور ہو گیا  
اس قدر بے نور ترش رو کا نور نہ ہو گیا  
آج کی تیزی تری ساقی نہ ہو گئی کہی  
اب ہوا سونا صنم کے ساتھ اپنا یاور  
جان اک غمش قدیم ہو گیا اثر تو دیکھنا  
خاک کی بار ہو تکی صفت کیلے کچھ  
دیکھنا تاثیر جو شگین کی او کی کہی  
جو کہا پیغام میں سمجھا کلام اللہ او  
پڑ گیا جو آبلہ پا لوغین کو رہ ہو گیا  
ما پتا بان پر گمان سنگم ص ہو گیا  
ہم ملک بخت آلی دور ساغر ہو گیا  
ہو کے لے غریب میں اسکا تار تیر ہو گیا  
جو آد کا نخل اسپن تریت پر صنوبر ہو گیا  
جسکا ہر ذرہ فلک جاسکے خیر ہو گیا  
سنگ سے صخر کا گزند گم ہو گیا  
آپکا پیغام بر صبا پیغمبر ہو گیا

آبنہ برداری او کی ہاتھ آئی لے سخی  
ابو اپنے وقت کا میں ہی سکندر ہو گیا

حیف ثابت ہے نہ دامن گریبان اپنا  
لیک سینے سے دلبر دل لان اپنا  
موسم گل میں ہے اندھ نگہبان اپنا  
آج پنجہ میں نہیں مرغ خوش الحان اپنا  
لعل کو پہر زینت آئے بخشان اپنا  
ہند میں آ کے جو دیکھی لب رنگین تیرا

شوقِ ارادت نورِ کاهمینِ نرود  
 شمعِ کورِ شمعِ کا اپنے بہتے ہوئے  
 ہمسری اوس رخِ تاباں کے بہت مشکل ہے  
 کوئے یار کو کیا ہم سے چوڑا نیکی قریب  
 یہاں کہی رتبہ شاہی تھا ہمارے ہی لئے

چوڑ کر قیس چلا جابا بان اپنا  
 ساق پاسے کچھ اوٹھالیجے واماں اپنا  
 موہ نہ بنا آکھیں مہر و خشان اپنا  
 کہیں شہر و نسیم ہی چٹا ہو نستان اپنا  
 ہر پر ہی روہین کہتا تھا سلیمان اپنا



ہم نہ مانینگے معنی گریہ یہ بیو بنیں



تکو دیکھلایا کسی نے رخِ خندان اپنا

ہم مہر جو گئے ہر جہلایا نہیں جاتا  
 لحاظِ تھی وصف کے منوں کیو آج  
 آنسو خلاتے ہیں قلوب سے دمِ تغیر  
 کیا آتشِ فرقت نے پانی پھر تاشیر  
 رخِ خاتمہ پر رکھا نگر و وقتِ تکلم  
 تربت میں خرمندہ گن ہوئے پڑا ہوا  
 کیا لطفِ شب و گن گاہین سے اوسک

اس روٹھنے والے کو مٹایا نہیں جاتا  
 سرِ زلف سے اوٹھایا نہیں جاتا  
 قاصد سے مراحاں سنایا نہیں جاتا  
 اس لکے پانی نہی بجھایا نہیں جاتا  
 ہر بات میں قرآن اوٹھایا نہیں جاتا  
 اندکے سرکار میں بجایا نہیں جاتا  
 ہوتی ہی سحر اور چلایا نہیں جاتا



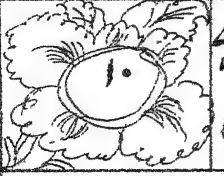
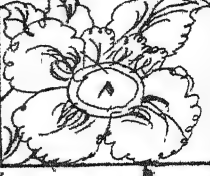
کہتے تو سخی ملگے کیا وصل کے دولت



کچھ آج مزاج آپ کا پایا نہیں جاتا

مرے قہر سے پہر آئے کیوں بہ جمال کیوں نہ پہنچا

میں تو سوراہا تھا مزار میں مجھ کیوں نہ تھنے جگا دیا  
 ہوا غسل لائے جنازہ بھی اتنے خاک بکھو دیا دیا  
 ہنسن چوتھے گھر سے مزار تک پہلے جل کے کیسا سلا دیا  
 کہاں آبرو کی آرزو کہاں عشق بت میں پہنسا دیا  
 میں لصدق اوسکی خدائی کے جو دیا ہی بکھو گیا دیا  
 بت خوشحال کو دیکھ کر میں یاد رہے کچھ نصیحتیں ۱۲  
 جو پڑا تھا حضرت شیخ سے وہ بیوقوف ہی تھے ہلا دیا  
 جو نکالوں آہ میں سینے سے جو سناؤں نالہ لہو دفن  
 تو عجب نہیں کہ کہے خدا مر اعرش کس نے ہلا دیا  
 مجھے دفن کرنے کے ساتھ ہی مر گلبدرن دفن کے لی  
 جو گلے میں پہن لوگا مار تھا وہ لحد میرے چڑا دیا  
 ابھی عینِ فراق میں جو رقیب سامنے آگیا  
 وہیں اس غرض سے کہ چپے ہوں میرے پاؤں چپکے دیا  
 کہا ہنسنے والے جو دیکھیں کہ ہیں لوگ بیٹھے تو بول او  
 اچھی لاؤ چپکے چہا بھی لیں کوئی جانتا ہے کہ کیا دیا  
 جو ہمارے مونہ سے نکل گیا کہ ہمارا دل لئے آئے ہو  
 لگے کہنے او سکھو ہو سے کہیں رستہ میں گر لایا دیا

	جہان پوچھا میرے جنازہ کو کسی اجنبی نے گھس لیا ہے
میں صدقہ اور سکے زبان کے میرا نام روکے تباہ	
مقامِ شب کی چلی گئی بہہ نیتچہ اپنا دیکھا گئے	
کہ سحر کے ہوئے ہی شمع کو سحر مل اوسنے اور ہوا	
مرے بیوفا سے پیام بر بہہ ضرور جاتے ہی پڑتا	
کہ ہوا اتنا ایسا قصور کیا جو سخی کو تنے بھلا دیا	
ہوے مٹیا بُرج میں اے سخی جو شریکینِ لاشعار	
یہاں شاعر دن کے کلام نے ہمیں کدھو کو بھلا دیا	
آسمانِ جل گیا اور کیونٹا مارا ٹوٹا حیف بہ شہتہ جان کیوں نہ ہاں لوٹا ہار پہ لوٹا جو اوس گل نے اوتار آج صد شکر کہ پرستہ مارا ٹوٹا نازکی سے نہ جہاں خط کا کنارہ ٹوٹا شیشہ دل مرا ہو تہی اشارہ ٹوٹا	آہ سوزان کا ہمارے جو شہر اٹوٹا یار کا بند قبا توڑ کے پچھپائے بلبلین نے لگین چاچہ چیت رنگ مرن سحر گیا وصل کی نعمت پالی وقتِ تحریق مہلتہ سے دان کیا اٹھتا صدر تیرنگہ کا منتحل نہ ہوا
	 <p>ہم تردد میں سخی اور سکونیتِ سچ کوئی مضمون جو ہاتھ آگیا مارا ٹوٹا</p>
آج پڑا نہ جلایا جا بیگا	پارِ شمعِ ساق پاؤں کھلا بیگا

اپنے سے جب محکوم ہکا بانیکا  
اسے جنون صحر اکو بے یجا بیکا  
غسل میت کو میر کون آیکا  
دیکھنے کے حال اپنا کر شمع و چراغ  
جسم مردہ میں سر جان آیکا  
ہجر جانامین تو ہوں میں جان بلب  
ناز کی کرنے ندیگی محکوم قتل  
زلف کالا ساپ ہے ایدل چھو

برگ کاہ اوس دم بہت پچا بیکا  
کتب تلک تلو امیر لہجلا بیکا  
ابر رحمت ہے کرم فرما بیکا  
یہہ ہنسے گا اوسکو رونا آیکا  
اونکی پانوں کی جو ہو کر کہا بیکا  
بارغم کس سے اوٹھایا جا بیکا  
یار سے خنجر نہ کہنجا جا بیکا  
دیکھا اے نادان دم ہو کہا بیکا

عشق ابرو میں سخی نچ جا بیکا  
دوش پر قاتل کمان لگا بیکا

ہنہیں اور کے ہجر میں کہل کے کانٹا  
میری لاغری دیکھ لے تل کے کانٹا  
سوا میں پر اوسنے شرارت چھوڑی  
بہت قسمت ہے بد بابتہ گل چوہاڑی  
میر پانوں پر تباہ صحر میں خونیں  
دیا عکس شرکان نشانی تو دہو کہا  
خدا ہی بد بتا ہے اک آلمیہ پا

ہوا ہوں میں فرقت میں سنگلے کانٹا  
اراد میں اگر تقابل کے کانٹا  
چبا ہے ہر ایک ٹھیلے میں تل کے کانٹا  
تو لگتے ہی ہو میر چنل کے کانٹا  
جو کہنا نہوا سکو کہ کہل کے کانٹا  
سمجھتا ہے ساغر میں تل کے کانٹا  
ہے پابند جیسے تو کل کے کانٹا





چمن میں نہیں بایکا دینے والا  
بڑے حلق میں کیوں نہ ٹپکے کھٹکا

پنایا سخی تو نے مضمون مرگان  
اسی خاک میں ہو گیا گسل کے کاٹا

کیا ہوا گر بند مگر نہ روزن دیوار کا  
ہوں میں زندا تو ان کی رچہ اور دست کا  
آنکھ نے مارا یہ ہوں مشہور کشتہ یار کا  
شائین مرگان کے تونہ شکر کی ہوئی  
بارے ناز کے چلے پہ چلے کہا ہی تیر  
بشت پر چوٹی ہو اویسے چہ نگن عکس  
باغین ایک پہرے لکے جسے پہرہ آج  
عاشق اب پہتا ہی ان گل دیگر شگفت  
جب تک کہ ہر مال رواں ہو کہوں آباست  
اوپری لہو حور و شمع لقا اور شکھر  
ماہ نو کو دیکھ کر ہوتا یہ دلو خیال  
گرم بلذری جو میر یوسف نیا کی ہے

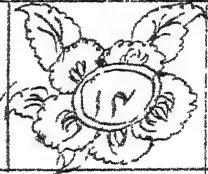
دیدہ دل ہی سے کر لینے نظارہ یار  
زاہدایان بوجہ وہہ سکتا نہیں سوار کا  
سیج ہے یہ ماکسپا ہی نام ہو سوار کا  
وصف تین بارو کے مضمون بند گیتا لوار کا  
چہوڑ دو صاحب بڑا ناگ کیسو خزار کا  
صاف آئینہ سے ہی ہے جسم آہ یار کا  
ہو گیا دھوکا جو کہو اس گل خیار کا  
دل کو مایل دیکھتا ہوں جو سے خیار کا  
دیکھتا تھا اس درجہ اوس پازیت گنہگار کا  
چار اکھین کر بہت مشاق ہوں یار کا  
چرخ نے گنہ گار ہے آبروے حزار کا  
ابو جو چاہی نہیں ہے مصر کے بازار کا

شب کو طے میں جو وہ لوٹا تو یہ بھی گیا  
رشتہ جان سخی رشتہ تھا اوس ناز کا

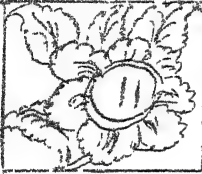
<p>چشم میگون ہے کہ متوالی گہٹا رعد اپنی چہرہ الی گہٹا کچھ شفق یسوی ہے کچھ کالی گہٹا آج چہرہ آئی ہے حل والی گہٹا تو تجاے رعد کے تالی گہٹا آئی ہے اسے طفل ننگالی گہٹا عمر و مہ کار تہہ عالی گہٹا</p>	<p>زلف شب آس ہے یا کالی گہٹا گسیوں کی دلیکیر کالی گہٹا مانگ میں سینہ ورا دسنے ہے ملا کیا جب چہپ رہے کریم وہ ماہ گلے وہ مطرب کہیں سادوں اگر کچھ توجہ دو کر کہ تہم جاوے مہین دیکھ کر رخسار نوزانی ترے</p>
 <p>دام میں بیشک یہ آئے اسے سخی دیکھ اوس کرتے کی گرجالی گہٹا</p>	 <p>یہ پنجو عشق کامل حذار ہو گیا آہو تو میری چال سے بہہ لائے گا سودا کی گردیا میری لہو تو نے نہ سہا تجائے حسن گرم سے ہوشو نہ پرے</p>
<p>پہر طوف اب گے کامیرا ہو گیا یا مال کبک بھی دم رفتار ہو گیا دیکھی ہرن نے آنکھ تو تیار ہو گیا ہو سے میں نکھ نور مجھے نار ہو گیا</p>	<p>کب ابیران مرقد اقدس کھینکے یہ ابو سخی ہی شاہ کا زور ہو گیا</p>
 <p>پھر تیار از سر نو درو سر پیدا ہوا لکھنے کی طاقت نہیں تباہ ہو گیا</p>	 <p>عشق کیسے صنم کا پہر اثر پیدا ہوا آہ حب لکھنے کے سامان تباہ ہو گیا</p>

میں پہرا صحرانوردی گویا دیکھ کر  
سخت حیران ہوں دل سے کہتا ہوں  
واہ کیا تپش دم تر شمع اف کرتی نہیں  
لی زبان او کی جو نہ میں ہو گیا دوق  
وان از لے حسن اور یان از لے عشق

آج مدت پر یہ مغفروا الخیر پیدا ہوا  
داغ عشق اوس بیک نشتر کا لہجہ پیدا ہوا  
کٹ گیا جب ایک سزاؤ ایک سر پیدا ہوا  
او گلخان چو سین بونق نیشکر پیدا ہوا  
وہ او دھریا ہوا او دھریا ہوا



اے سخی زلفین کیا کر چہ کہتا ہوں  
ایک ہی جا جلوہ شام بھر پیدا ہوا



کاشا ہجر میں محال ہوا  
سجھا اوس خلواہ کامل میں  
ہجر جان میں جان دی ہنہ  
تہا مرا من ترا شیدہ  
وہ ہنہ برق کی چمک دیکھی  
ہو سونگھا جہانی زلفون کے  
دیکھ کر گل کو موہی وشت  
بوسہ لب رقیب کو پانا  
بوسے پیر انگ کو بھی ہمسے  
ہجر میں آنکھیں کو رہی میں رہی

اکیدن محک ایک سال ہوا  
کیا میرے عقل میں زوال ہوا  
خواہش وصل میں محال ہوا  
اوج گردون پر جو بال ہوا  
رہوئے ہم لطف برشکال ہوا  
اب میں مسنین بال بال ہوا  
رخ رنگین کا احتمال ہوا  
دہن یار کا اوگال ہوا  
بوسہ زلف کا سوال ہوا  
خواب ہی اب بھی خیال ہوا



او کی تد کی سخی نے کی تفریف  
بر نہال چمن محال ہوا

وہ میرے شمع میں پروانہ اونکا  
دل صد جاگ ہو گا شانہ اونکا  
یہ گھر ہے اندون بتخانہ اونکا  
نصیحت اونکی اور سہانا اونکا۔  
بری وہ میری میں دیوانہ اونکا  
بند آیا، ہمیں شرمانہ اونکا  
کہو کیا کہتا ہو گا شانہ اونکا  
سر آنکھو نہر میر فرمانا اون کا  
عجب گلزار ہے خوشخانہ اونکا  
مرے ہم پر گیا سودانہ اونکا  
ذرا دیکھو تو آب ودانہ اونکا  
مرے گھر کیا ہو آتا جانا اونکا

میرا قصہ نہ کچھ افسانہ اون کا  
ہمارے ہاتھ سے سب جھپٹا گیسو  
کہوں کیا ہجر میں سکتے کا عالم  
کہیں تو شیخ صاحب یان سنے لون  
وان پازیب یان پانون میں زنجیر  
اونہیں بہانی ہمارے حجابے  
غصہ دست نازک میں تلواری  
وہادون میں نہیں گالیاں بین  
نفس میں عاشقوں کے مرغ دل بین  
خدا اون گیسون کو دے ترقی  
سنا بیل نفس میں ہو گئیں قید  
رقیبوں کی نہیں بند آمد و شد



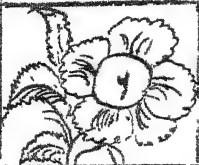
بیان کی تہانہ واری ہے سخی کو  
چلو جی دیکھ آئیں ہتہانہ اونکا



اس سخی تہانہ تو یہ کیا ہوا کیونکر ہوا

آگے زلفون کا تمہیں روانہ تھا کیونکر ہوا

صحت جان کو اید اچا ر دن گذر نہیں او پہ گیا پہلو سے دلدار آج کہ پہنچا نہیں	چین بارو برسم از رخ فقا کیونکر سوا خط تو عم ٹی طرح ملکہ جہ کیونکر سوا
کی لگد او سے کرے کئی جو چھو بیٹو انکے تہے تو کی دعا خیر میں	کہتا ہے تجھ سے مرا شکوہ ادا کیونکر ماہ نو بہ صورت و ست دعا کیونکر
گر خد اکو شور بیل ریگان کرنا نہ تھا کل ہر انگلشن میں آباد کیا کیونکر	



یہ غزل بھی چون غطف کو تو فرمائیں سخی  
جیسا میں شاخوں میں بسیار دوسرا کیونکر سوا



نے دل کا پر ہے نہ نشان مر جگر کا تو رفیق ہم صاف کہوں ہی بیشہ	آباد ہے پہلو نہ ادھر کا نہ او دھر کا مضمون بند جا جبکہ تری تنگ کے کا
دن بھر یہ رہا نک اسی دختر زر کے مردہ تھا شب سحر میں میں او جلایا	مینا سے زاہد نہیں سکا نہیں سکا کیا سو کی آواز تہے بجنا دگر کا
یہ منظر صبح ہے اوس لطف کا قیری	زنجیر کی آواز پہ دھوکا ہے گجر کا



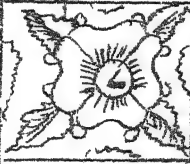
دیوان بنوں چاہ کے میں لطف بری کو  
جانیگا سخی کبھی سودا مرے سر کا



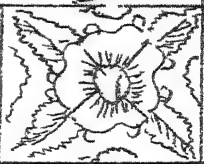
## ردیف

یہ نہ سمجھو نہیں مجھ کو سو میں مہ سزا بہر ہی ٹھیک جاو سانی دے تو دیکھا	میں تو کہا جاؤں جیساؤں کسین جا م سزا دل ہے بھرم مرا اور ہنس جا م سزا
---	---

جیسے میں نوش ہوں ان کسین رہتا شکر ہے کہ بیان رون اوصاف تاد قہر ہے غیر کو دی چنانکی موسیقی تافلہ جاتا ہے ساغر کی طرف مذوقا ہر دم آزر دگی غیر سبب چہ علاج بزم میں سیر کئے میہ چور تا بیشک کیا ارادہ یہ نہ دنگی شکا کا اسی ساغر مکی تصور میں چلی جاتی تہا	طاہر دل سے ہر افسوس جام شراب جنگ کے وانی تو جس سے ہوں شراب میں نہ پاؤں چنے چنے خلر خون جام شراب ہے مگر قفل مینا جرجام شراب ورنہ ساقی نہیں مجھ کو ہم جام شراب تہا مگر ساقی جھوٹ عسجن جام شراب سک ساقی است چرا باز چشم تہا ہے مری مہر روان با نرس جام شراب
---	---



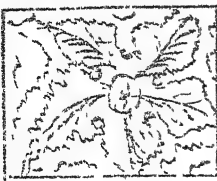
منع اسطرح کی ہوتی نہ اضافت جو سخی  
باندھتے لطف سے دانند نرس جام شراب



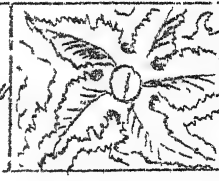
### روایف - پ

مرے دل کی لیجے گا خبر آپ  
ہمیں بھی بائیں گے سینہ بہر آپ  
جو ڈالیں سایہ مرے کمر آپ  
اگر کہیں عنایت کی نظر آپ  
اگر سنئے کلام مختصر آپ  
ذرا دیکھیں تو اپنا رہگذر آپ

اگر سینہ میں فرما لیں آپ  
کہی تیغ آزانی کا تو ہوش و شوق  
تن لایعربیان کوہ گران ہو  
تمنا ہے کہ آنکھوں میں جبکہ دون  
پیام وصل کی دوبات کر لون  
ہو ہے عاشقوں سے راستہ بند



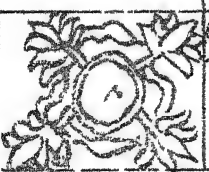
انگرنی سخی پہ آہ بے شک  
مگر رکتے ہیں پتھر کا جگر آپ



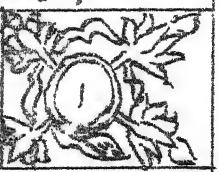
### روایات

ہم اب جبہ پرستے ہیں حضرت سلامت  
رہے خادموں جو درخت سلامت  
ہمیں ہی قوم نا ہے حضرت سلامت  
رہی حشر تک میری ترت سلامت  
رہے وہ صنم تاقیامت سلامت  
ابھی ہے مرعین محبت سلامت  
وفادار یا بیروت سلامت  
مبارک مبارک سلامت سلامت

جے وہ ہے تاقیامت سلامت  
میں مان محشر کو پرے کرونگا  
خوشی کیا رقبہ بولی مرینکی کیجئے  
کفن کا ایک تار بھی سیرا لگوا  
کیا خوش ہے کر کے خرد کا وعدہ  
کہو اس سچا سے آنا ہوائے  
پہا لقب دو میں لکھوں کیا این کو  
سوا میں پڑہیں غم غالب کا مصرعہ



کسی تو سخی نے غزل پر جو خوش  
حضور خداوند نعمت سلامت

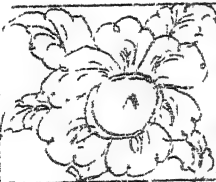


### روایات

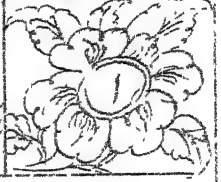
سو جو بھی سب میں بے استے اب گہو  
چہو جو تھ پے وہ سیر کہو کہو  
بس بس ہمارے کو عیوض نو گہو

وہان زخم سے پتہ تھم لہو کے گہو  
ہنوز دست خالی چہو نہ تہ کہو  
بغیر یار نہ ساقیانہ اثرین گے

<p>رہبران ج تو پی بی کے ہیں پر جو دین شرک کے دوسری ہوتے ہیں صلہ میں ایکے دوسرے کو گالے لگاتے پتے لگا کر مرے خواب کر گالے لگاتے</p>	<p>نہ سہ سال چھوٹ کر آگے میں نے غصے سے زبانی لکھی ہوئی شہم سے نکال دیا جس کا سر مٹی نہیں پڑا جس نے نہ جانائی ہے</p>
--	---



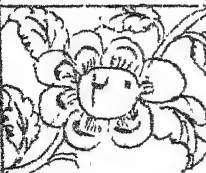
چھری سخی ہی کے گونچ پہنچتی  
گلے بولا کے رقیبان جہنم کے گہوت



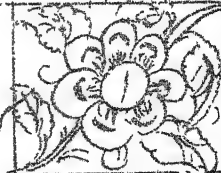
روایت - ش

بول لے با و صبا کیا باعث  
ملی ہاتھوں میں حنا کیا باعث  
سینکھ اٹانہ کہا کیا باعث  
ڈھیر نہ متھے ہیں وہ حنا کیا باعث  
گل گستاخین ہنسا کیا باعث  
سرخ ہے کیوں کف پا کیا باعث  
کیوں اوٹھے ہو کے خنا کیا باعث

خط نہ اوس گل نے لکھا کیا باعث  
کس کا خون کیجگا خیر تو سب  
جب ہم مر گئے اوس نے افسوس  
کچھ بہانا تو نہ ہو کاشاب وصل  
روئی گلزار میں ہشتم کیا وجہ  
آنکھ تلوے سے مٹی ہے کس نے  
تسے کچھ دل نے کہا پہلو میں



بارغم کیوں ہے تیرے سر پہ سخی  
کوئی مزدور نہ تھا کیا باعث



## ردیف - ج

پہونچے ہم پہاڑ کے ایوان بھٹکار میں آج

دہنٹا کی کہ چٹے جائینگے دیوار میں آج

بلبلین شاد رہیں مجھ سے جو گلزار میں آج ۱۲

سچ کہوں بات یہی ایسے ہی تہی گفتار میں آج

اے جنوں صنف یہ کھگے تن زار میں آج -

ہاتھ بندھتے ہیں گریبان کے اک تار میں آج

آپکے آنے کے پہلے ہی سے بتیابی ہے

کہیں گسترخ نہ ہو جاؤں میں انگار میں آج

دم نکل جائے نہ بیل کا پھڑک کر صبا د

پھول رکھ دے نفس مرغ گرفتار میں آج

جو کہنے دے دہن زخم سے قاتل محکوم

لب شیریں کامزہ آتا ہے تلوار میں آج

کس صفائی سے کیا منتس تجھے قاتل تے

خون کا دہبا بھی نہ تھا حنجر خونخوار میں آج

بیچنے نکلے ہیں ہم یوسف دل کو اپنے

آئیں جو لوگ خریدار ہوں بازار میں آج

زلف بھی سنبھلے تھی زنتی ہیں سحر مرہ بھی لکھ

بل بے اندھیر ہی مذہیر شہر کا زین آج

پان کیوں کہا لے بود کھلا کے لندھا رو کو

کس کے خون کیجے گا بیٹھ کے دربار زین آج

کے بجے وصل کی شب سے پہ کیا ہو چتے ہو

کچھ سنا ہی نہیں پازیب کی جھنکار میں آج

فکر قفل دل عشاق ہے اوس کا سر کا۔

چوٹی سی سچی بھی لکائی ہے زنا میں آج

تیسویں سال تو دس بیس کے وہ لینگے جی

چھکے چوڑے تھے تہن جو بیٹھ کے دو چار میں

مرگنی ہو کوئی بلبل نہ قفس میں صیاد

دیکھہ کیا شوق ہے مرغان گرفت میں آج

آپ آئے پیمان مجھ کو خبر تک نہ ہوئی ہو۔

کیسی آواز تھے پازیب کی جھنکار میں آج

جس سے فرقت کی شبہ نہ کٹ سکتی ہو

کیسے کاٹے گا الہی وہ مشب تار میں آج

گالیاں دے لو پڑا کہہ لو جفا میں کر لو

سب لکھا جاوے گا اللہ کی سرکاری میں آج

کہنا مجنون سے کہ کل ترے طرف آؤ گنا

وہو نہ نے جاتا ہوں فرما دو کو کہساری میں آج

امیل زلف ہوئے عشق رخ صاف چہشاں

جالتے ہیں ملک حلب گہوم کتاتار میں آج



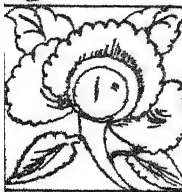
کانڈا ویکیر مرے مردیکا کہا قابل نے  
میں بھی حاضرین سخی آپکے بیگاری میں آج



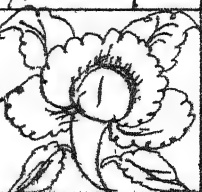
### ردیف - ج

ایک ایک دسکی بیچ میں ہوں ہزار  
میرے طیرنے دلمین ترے ہوں بار بار  
کیون گسیو نکو دیر ہے ہوں بار بار  
دستار کی ترے جوتے کے آ یا پرچ  
اتک ہی کرتا ہے میرا غیا ترچ  
سلجھاؤ گسیو نکا ذرا ایک بار ترچ

بیچ ہے ہلاکار کہتا ہے گسیو کیا ترچ  
زلفوں کا اپنے واسطہ او سکون کا دل  
بولو تو کسی دلی پنہا کی فکر ہے  
میں بدگمان ہوا کہ بلا میں نہ خالی  
چھوٹا نہ خاک ہو پی پی پاس عشق  
دیکھو تو کتنے اچھے ہوں دل نکلتے ہیں



جھکو تو پہلوانی کا دعو نہیں سخی  
کیون مجھ سے کرتا ہے فلک پرچ



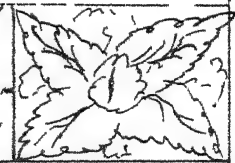


## روایت - ح

<p>لحمین میں سو جان جان روح          ہے پیری میں ضعیف نہا تو ان روح          ہوا کرتی صدق ہر دم آجان          دعا زندگی دی تجھ کو اے بیت          نہیں بارہا فرقت نہیں دہتا          قفس سے چھوڑ جان آئے چمن میں          پنچھوڑا بھر میں یہی خانہ تن          جلا دے مہربان آہ سوزان          منڈیاں آنکھیں تو کسی چشم الفت</p>	<p>پس دان کہان میں کہان روح          تم آجاؤ تو ہو جا جو ان روح          نہیں باقی ترے گھر کا نشان روح          اگر اللہ سب سے زبان روح          ہمہ ہون لاء کہ ہے بارگراں روح          ہے بلبل بلبل کی آباغبان روح          رگڑوا لگی کب تک اڑیاں روح          نکل جا کے کہیں ہو کر دھواں روح          چلی جا جہان چا جہان روح</p>
--	---



سخنی شیدا علی کا ہے خشت  
 باسانی نکال اے مہربان روح

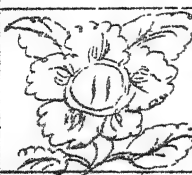


## روایت - ح

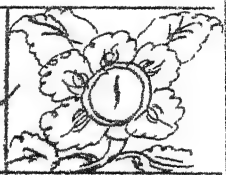
<p>ہلکی سی آواز میں لی سین کی شاخ          کیا پہوتی ہو گلہ درخت چمن کی شاخ          شاخیں سے ایک دن بھی جاتا نہیں بل          گلچین کو کیا شبنم بلبل ہو سے ہند</p>	<p>تو تازگی یہ بولی کہ ہوا تھکی شاخ          اوس گلکو دیکھ کر نہیں کہ پہر کی شاخ          کاکل ہو یا کہ ہے کسی لے ہر کی شاخ          تو دین نہ آشیانہ زلف و زلف کی شاخ</p>
---	--

یاں نخل آرزد و لکڑہ کن کی شاخ  
کیا آہو دیہ یاری ہوئی بگین کی  
قاتل نری نگالی بہہ تو گفن کی شاخ  
سب ہاتھ ہی بین مہار کی شاخ

ہے کوہ کی صدائے ہوئی بار و کبری  
کس طرح بل پر کہیں کوہ کا سبب  
تہا میں شہید ناز و صورت نہ اسکی  
جو لا کسی دخت چکش ہر دیا



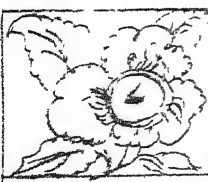
افسوس جی لگا کے نہ سچین لگی  
کیا خوبتی زمین سچنی نوزن کی شاخ



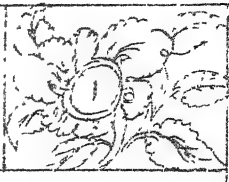
### رویت - د

کسکی آئیگی قصا میرے بعد  
کیجھو جو رجھا میرے بعد  
بدر کو داغ لگا میرے بعد  
ہو گا کون آبلہ پا میرے بعد  
اوسنے کیا نہ کیا میرے بعد  
خوب روئے گی گہٹا میرے بعد  
غنیہ تک ہی نہ ہنسا میرے بعد  
شانہ دیاں سر پہ چڑھا میرے بعد  
وہ حسین کہنے لگا میرے بعد  
پہر چچے رو لگا میرے بعد

اوس نے چھوڑی نہ آدا میرے  
دیکھ لو نگا پس مرون میں ہی  
پہلے تھا عشق رخ صاف مجھے  
پانوں میں کسکے جتنے کائنات  
کنگھی بالوں میں ہوئی سر لگا  
غم میں اس دیدہ گریا کے مرے  
ہوں وہ مظلوم کہ اے بلبل دار  
آئینہ مونہ نہ جہان لگتا تھا  
پری و حور کی تعریف جو کی  
زندگی تک مری سنس لیجے آپ



محبہ ساعاشق نہ سخی پائین گے



ناکھ ڈھونڈینگے قضا میرے

اردیف - قال -

میں درو گنا کرین مزار گھنڈ  
کیا کرے میرا جسم مزار گھنڈ  
کیون نہ رکھو نہیں خاکسا گھنڈ  
بلبلو لسنے کرے بہار گھنڈ  
اونے بند ہو آئیگا کٹا گھنڈ  
ہو گیا نشہ کا خار گھنڈ

غیر کرتے ہیں بار بار گھنڈ  
سایہ چوٹی کا ہی نہیں اوٹھتا  
در جان کی خاک چھانی ہے  
ٹھکواوس گل کا کوجہ بہاتا ہے  
عشق تر گانین قتل ہو گنا میں  
مے الفت کا جوش تو دیکھو



مغ دکے سخی کے خیر نہیں



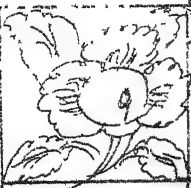
یار کو بے شکار گھنڈ

اردیف - قال -

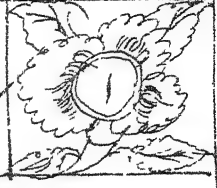
یگیا دکسی مہر کے گلے کا تو بیہ  
تو بناؤں اور میں اپنے گلے کا تو بیہ  
تنے کا ہیکو میرے تیر کا دیکھا تو بیہ  
اسمیں تار سا وہ سونیکا چمکتا تو بیہ  
تمہو لکھاتے تھے زلفوں میں عیش تو بیہ

ایسا پیاد کہی آٹھو لسنے نہ تو بیہ  
تیری تصویر کہیں آتہ میرا جاو  
دل ڈھکنے لگا تہرانیلا کا خوف جسم  
دلربا بانہ ہو ترا کیسے کالے  
اب میرے دکے لکھنے سے پشیمان

وہ بری رو مسر قابو میں کہیں کیا ہر  
وہ سیاحا مل جھے دید گوی گشتا توین



ہر چلے آئے وہ عاشق کمر کا پین  
کہیں کجا کسختی کوئی جو جیتا توین



## ردیف - ر

ہینتا پیرین کیا عشق میں میں ناتوان ہو کر  
گر بیان میری گردن توڑتا طوق گران ہو کر  
گناہوں کے پڑینکے تیر دلیر جب وہ دیکھینگے  
ہمیں کہا مل کر گی یار کی مڑگان سنا ہو کر  
گئی اپنی جوانی تیر سے چلی صبی کے اندر  
ہوا ہوں پیرا گشتے میں بیٹھو نکالنا ہو کر  
بتوں پہ ہکوارا خاک ہو کر ہم بھی سمجھیں گے  
خبار اپنا انہیں ہی رنج دے گا آسمان ہو کر  
اگر سنئے تو کچھ میں ہی یہ ہو لے ہوڑ لون  
شکایت ہجرتی کرتی ہے مصروف فغان ہو کر  
کلنا ماہ کا مخلوق پر روشن ہے ہوتا ہے  
مے گہ رات کو تم آؤ گے نہان ہو کر۔  
ہوا خواہی کچھ اوس رشک چمن کی اوسکو سکھان

درا باد صبا سے کہنا او جا میں گے یہاں ہو کر

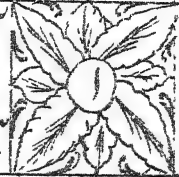
ترے فرقت نے ایسی آگ سینے میں لگی

کہ ہر کیا آہ میں دل نکل جاتا ہے دھواں ہو کر



سخی وصف اوسکی مسی کا اداس نہا نہیں

ہمارے مونس میں سوسن بھی جو آسوز با ہو کر



روایف - رٹ

بیوفاؤں کو وفا دار چھوڑ

گر نہیں چھوڑتا لاچار چھوڑ

بان ابھی ہاتھ سے تلوار چھوڑ

تب میں جاؤں کہ تو انکا چھوڑ

اور اخیر سے تکرار چھوڑ

تو مجھ جانکے غمخوار چھوڑ

کہدوا ندے سے کہ دیوار چھوڑ

اس گریبان کا کوئی تار چھوڑ

ہجر میں آنسو نکالتا رہ چھوڑ

عشق گیسو کا سروکار چھوڑ

اے مسی مجھے بیمار چھوڑ

ان صینوں کو دل زار چھوڑ

دل کو رہنے دے گرفتار چھوڑ

سلسلہ دار کا اے یار چھوڑ

غیر بھی وصال کے طالب ہوں اگر

آہستی یار سے رکھنا اے دل

صدمہ ہجر نہیں اوٹنے کا

دل سے اوس شمع کا گھر چھوڑ

اے جنوں ہاتھ سے چلا جا ابھی

دیکھ اے آنکھ نہ جی پہلے گا

جو بلا آئے بلا سے اے دل

آنکھ دکھلا کے کہہ جاتا ہے



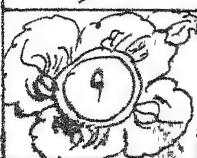
ملہی جائیگا سخن یار کہیں  
تو کوئی کوچہ بازار بچھو رنو



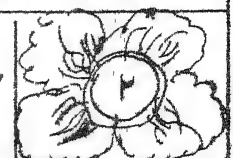
## ردیف - ۲

آرضائی میں چسپا لون میں یا عزیز  
لومیری جان بھری اور نگہ ہر بار عزیز  
دوست مجبور ہو ہو گئے لاجا عزیز  
ہوگا معشوق کو ایسا بھی گنہگار عزیز  
پیر سنا دی کہیں باریک جہنگار عزیز  
کوہ کس نے نہ کیا دامن کہسار عزیز  
باغبا نکو ہی بہت نرگس بیمار عزیز  
اسے خون او نکور کرتی ہے دیوار عزیز  
دوستو مجھ کو ہاکی نہیں سقا عزیز  
پیار دیدہ کانہیں مجھے دیدار عزیز  
کیون کیا کرتے ہیں فانیش دشوار عزیز  
ہیں بہت آئیہ پاکو میر سنا عزیز

سرد مہری نہ کر آجائیں دو چار عزیز  
سرکٹنے ہی ہم آئی ہر تیر وار عزیز  
تو چوڑا نیسے کسی کے نہ چسپا عزیز  
غیر سے کر کے اشارہ حجے فرما عزیز  
کان پھر رہیں چمچم کی صدا عزیز  
چادر دشت می چھہ نہ کو چھون عزیز  
چشم جانا نکو جو دیکھے ابھی کہیں عزیز  
سرکٹا نیسے صدر نہ پہنچے پائی عزیز  
بعد مر دن سگ جانان میر ٹھی کہا عزیز  
چرخین پہو دو بین پلک مار عزیز  
اؤ کو فرمائیسے وہ دوست شہی سہل عزیز  
پاؤں اوٹھتے نہیں صحر اُٹا دیکو عزیز



لو سخن اور یہہ عکسی قمت دیکو  
مکھو اقلد پسند اور او نہیں سنا عزیز



<p>ایک سورہی نہیں کہ زخمی طبیعت پارس روز وکیٹا ادنیٰ کانی صورت سپہ نگار روز عشت میں کھونکے ہوئی تے سپہ نگار روز سن کی خیر کاسایل بہنیں ام شگل لا اید ہر قاتل لہو اپا چہا دین آ دل نہ کہنا مانیگا اولیگا زلف ناہن بارالفت لیچی یا بوسکی نقدی ملے جب تلک غیار کے دم میں ہاتھ ملے</p>	<p>ہو مار تہا ہے نیا جگہ مانی تکرار روز اکیدن آتے نہیں کہ جاتی ہیں تکرار روز بوجھو اتنا بھی کیوں تے ہو تھ ہمار روز عاشقو شے تیرا درواہہ را گلزار روز خشک رہتی و زبان خونخوار روز جانے دوسیری بلا کیوں گرجا روز اب ہوگی تھپے صاحبنت کی بکار روز چارنگی سیانے باہر تلواریں روز</p>
--	--





تیری شہر کل سخی آسان ہو جایا کرے  
رکھہ باپراپے نام حیدر کرار روز



## روایت س

<p>ایک تلوار ایدھر اور تلوار کی پاس دیکھ بلبل کہ نیا پھول سپہ خاری پاس ایک دل تھا وہ راکر تہا دلدار پاس یارنی دیکھ لیا پیٹھے دوچار پاس کاش کہہ لیں تن ناکر اسی دیوار پاس میں تھوکان لگا تری دیوار پاس</p>	<p>ابرو یا نہیں ابرو خدا کی پاس ہر مارشک چین میر تن زار کی پاس جان باقی ہو فقط اپن تنار کی پاس میری صحبت کا فرایا نہ اغیار کی پاس بہتجہ میں دل مشاقل کو ہم یار کی پاس رات اغیار سے سرگوشیاں ہوتی ہیں</p>
---	--

<p>مستقل شوق کے پائین صدمہ آج بھی آہ گوہر دندان کی اگر دکھلائیں مردم چشم کیا اوصاف شرکان کیسے</p>	<p>نالہ فریاد کا سن لیتے ہیں کہہ سکی ہیں جوہری پہن کر کھڑے ہو در شہو کی پاش اجی صفت تیرے باہمی ہیں بہہ سرائی پا</p>	
	<p>سندھ میں دل سے ہی مشورہ رہتا ہے سخی گھر بنے روضہ علم دار کے پاس</p>	
<p>ردیف - سین</p>		
<p>گہ اشک میں اگر بسوزشوں گے بابے گے بانس</p>		
<p>مفاقت میں مایوسیاں لیں گے باب و گے بانس</p>		
<p>قدم اٹھے گے بانس کبھی یہ سوچے کوئیں میں ڈوبوں</p>		
<p>فراق میں جی مرا ایل گے باب و گے بانس</p>		
<p>کبھی ہوا سوز و سونو کو تو گاہ رفت ہے مجھ پر تاری</p>		
<p>ہمیشہ رستی ہے میری نعل گے باب و گے بانس</p>		
<p>کبھی تو بانی میں ہوں بہا تا کبھی جلا تا ہوں نش حبیب</p>		
<p>مرا دھوئی ہے میری حامل گے باب و گے بانس</p>		
<p>سنہری نگون کے آگے زمانہ تھا سنا اب سنا ہے اوسکی</p>		
<p>طلائی زر گر ہو کیوں داخل گے باب و گے بانس</p>		
<p>گر گیا ترابرا بنادفن تو یوں جلا دیکھی اپنا مرت</p>		



بہہ خاک ہوگی ہماری شامل گئے باب و کہج ہاش

نہا یاوریے فکرین ہی جلا بہنا سوخہ سے اکثر  
سجھی تمہارا ہوا ہے داخل گہج وٹا ہج ہاش

بام پر چاندنی وان تجھ سے ہے یا غرش پہ فرش

چہلکی ہے چاندنی پر چاندنی پا فرش بہ فرش

کہ میں اوس ماہ کے گیارات کو جیسے ہو گا مگر

آج کیوں لوگ لئے جاتے ہیں بہہ فرش بہ فرش

بام پر پاس صنم کے ہون کہ نزدیک حُدا

کوٹھے پر سنا عالی ہے کہ ہے غرش پہ فرش

ہزم میں آمد و دار کی اندرے خوشی

مارے فرحت کے ہوا جاتا ہوں میں فرش پہ فرش


کس کی آمد ہے جو گرمی بہہ گوارا ہے تمہیں

۳ کیوں بچاتے ہو سخی مشعلہ برش پہ فرش

اے یاد نہیں ہو سزاوار فراموش  
میں ہو لئے والوں سے بدویا فراموش  
انکارا وہ نہیں یاد ہے قرا فراموش  
یاں یا رکے گھر کی یہ ہو دیوار فراموش

ہر تہہ کو راتی ہو تکرار فراموش  
کرتے جو نہیں یاد کو اغیار فراموش  
لو وصل کا ہو کیون سروکار فراموش  
سر پہ ونا ایدل نہ کہی بحرین پہ

<p>کیا فصل بہار میں نالو کو ہو امید گہریال کی آواز پکھتا ہو وہ آ میں کو فلا فصل خراہیں ہی نہ آرام وہ بہو گئے گاتہ سے زخمیں بھین کے دوہرا گئے ہر دانہ تسبیح کو پیر محشر میں تو اسے جان مجھ یاد کرو</p>	<p>صیاد کو مین مچ گرتا فراموش ہوئی تھیں یاد سب کی جہنکا فراموش پہولانہ کوئی گل نہ ہوئی خا فراموش یان وار فراموش فتوا فراموش سو بار کیا یاد تو سو بار فراموش وان بھی کہیں ہو نہ گنہگار فراموش</p>
---	--

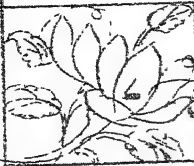
<p>پسے ہی سخی بوسہ طالب گئے ہونے چڑھنے تو ابھی دتے دے چا فراموش</p>	
---	---

### ردیف - صا د -

<p>ہمارے شک کے قطرے گھر میں ہماری آنکھ میں چلتے کی ہر کمز میں یہہ کیسے نالہ سوزان میں ہیں شہر میں وہ سر زمین ہا منحوس دسکا گھر میں نہ اوکی تیغ بری ہے نہ بیاں سپر میں لیا تھا آپ کیوں سمجھتے تھے اگر میں مٹی ہے آج یہ اوڑنی ہوئی جین میں تمہا بھرن کے دریا میں بہنور میں</p>	<p>صد کو دیکھتے ہیں پیش چشم ترناقص کمر سے پاکی تشبیہ ہے مگر ناقص گھنے نہ آگ فلک میں کج خاک سم جاتا سو کر فیہ جانا تمہیں مبارک ہو ہم اپنے سینہ پہ نازان وہ اپنے ابرو پر یہ دل پہر گچا نہیں فقیر سے لینے ہوا حلال بھان مٹخ نامہ بریر کیا جناف میں جل پہنیں بختا ہر</p>
--	--

مگر نظر میں مہر ہے اب ہنس

صفت ہوا کی کندھ پر چکی کرتی



ہر اک حسین پر مرے تہوجا جاتی ہے  
سنجی تنہا ہی طبیعت کے کس قدر



## رولیت - ص

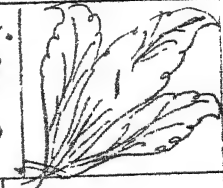
نقص

میں کہوں منسا پہ سب تیرا خسار  
عام آفاق میں اب گہر بار کا فیض  
آپ کے شل میں مشہور ہے کافر کا فیض  
شیخ جی دیکھئے سد دریا کا فیض  
تا بہ محتاج جو پہونچے کسی زردار کا فیض  
پہونچے زلف سے تری کیا کا فیض

کتے ہیں جانی ہے ماہ منیا دار کا فیض  
کوئی تخصیص گلستان بیابان کی نہیں  
اس گدا کو بھی عطا کیجے بوسہ لبکا  
سجدہ کرنا مجھے یا ہی دولت او سکے  
سمجھ دہ دلیں ہکا نے لگی دوستی  
جہلیت ہو کجور بین ہم بھر کی کالی رتن



بچ گیا بچے مرثیہ سخی آج  
دیکھئے ابھی ذرا چھوٹی اقرار کا فیض



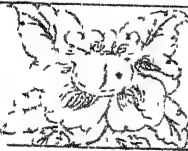
## رولیت - ط

آج پر جا بیگا ہمارا خط -  
یار نے غیر کا ہے پہاڑا خط  
غیر کو تو نہیں دیکھا یا خط  
وہ جوان ہو گئے نکالا خط

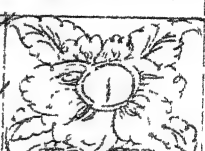
یار اب تلک نہ بھیجا خط  
ورد انگلی میں ہے نرگس سے  
قاصد او سمین وصل کی خواہش  
حنکی طفلی ہمیں قیامت تھی

لکھتے لکھتے موائے دریا خط  
جسمِ ریغیر کے پڑے گا خط  
ہمنے اوکا گلے لگایا خط -  
ہو گیا نسخہ مسیحا خط  
انکھناؤ کو نہ لکھنے آیا خط  
فقہ انشا عبارت، املا خط

ہیں جو کس طرح حسن کے اوصاف  
بیخِ پیغمبرِ باریت اسے بت  
لی ملاقاتِ نصف کی لذت  
آکے قاصد نے مروتی کہو بیا  
ہیں جو دو تین غمبار کے پاس  
چار سطر و نمین ہونے ایک رست



کیون مٹھی بار بار ہنستے ہو  
کیا کچھ اقرار کا ہے آیا خط -



## ردیف - ظ

اس دل زار کا خدا حافظ  
اب ہے کہا رکا خدا حافظ  
وجہ انکار کا خدا حافظ  
اس تن زار کا خدا حافظ  
اس دل زار کا خدا حافظ  
اوسکی رفتار کا خدا حافظ  
میرے رخسار کا خدا حافظ  
شوق دیدار کا خدا حافظ

اونکے پیار کا خدا حافظ  
مر گیا کوہ کن بھی شیریں پر  
وہ نہ وعدہ کرے تردد  
سایہ گاہ ہی ہے کوہِ گران  
پہنسا پہنچے مین اکٹیللم کے  
کبک قناریا رو لکھتا ہے  
عزمِ بوسہ پر یار کہتا ہے  
ہم تو فرقت میں جان دیجو مین

سینے دل یار جسے کتابت کہو دلدار کا کتابت حافظ



تم تو جانتے ہو سوے خلد بخنی  
اب سے گھر بار کا خدا حافظ



## ردیف عین

یاں سے کہیں نہ یاد گیا ہے نہ فراموش  
پروانہ کو دکھایا کوسے اپنا فراموش  
پاس ادب سے تنکو کیگی حصہ نش  
کیا تیری نشے کا ہے اترتا سر شمع  
فانوس کو گرگی کہیں چچ پور شمع  
دیکھو وہ جل رہی آس کوہ طوشم  
سرکھٹے پر گرگی وہی پہر قصور شمع  
غلمان چراغ مہر بری بدھو شمع

کروں گا سامنا جو گرگی غرور شمع  
ہم کو تو یار کس رخ روشن سے عشق ہے  
مسند پہ بیٹھ کر سنگدواؤں سلنے  
آنسو کا تار کیوں نہ انکا سبب کھلا  
خفا آئین نہیں ٹکرا کے اپنا سر  
کہتے ہیں نام پر رخ روشن دکھا کے وہ  
پہنچ منہ کی ہے کہ عادت کو خفا  
نرمزہ بین مگر صدمہ ہفت سال



جس شخص نے سخی اسے چاروں لایا  
روشن ہوا ہم ہمہ کہ ہے بے شعور شمع



## ردیف غ

جسکے آگے جہان میں کیا بلغ  
داغوں سے دل میں نہ کہلا بلغ

وہ میرے نظم کا کہلا ہے باغ  
دیکھو تو تم تو پہول جاؤ چین

سیر سحر میرے ساتھ وہ کل خیمہ دل میرا سرست سے اسے خزان تیرے پان تھو آئی داغوں سے دل بہرا پورا مرا	قطع دل کے تپانے کو جلا ہے باغ کہاں کہے! سوت ہو گیا باغ سو کہہ گا جو ہر بہا ہے باغ پہلوں سے یا بہرا پورا باغ
---	---



دیکھو اگر سخی کے داغ جگر  
کہاں جاتے ہو کیا بلا ہے باغ



### ردیف

اور کے بے منت میں جاؤں اور سنکڑے کے طرف	
آنے گر ہو گناہ کا جسم لاغر کے طرف	
وہ ہوں یوانہ اگر دیکھوں میں پتھر کی طرف	
آپ سے ڈوٹے چلے آئیں مرے سر کی طرف	
عاشق مڑ گانے دل قاتل کا ہے شر کی طرف	
بگڑی نیورہیں نظر پڑتی ہے خنجر کی طرف	
ہوں بہت لاغر نہ ہوگا بارِ مرغ نامہ بر	
سجھو لگاے لئے چل یر میں دلبر کے طرف	
اشک کے طوفان کی یاں تو داد کی پلے نہیں	
دیدہ گریبان کہ لیجاؤں سمندر کی طرف	

تنگ کرتا ہے ہمیں اس کا عزم ہی چاہئے	
آج دل کو بیچتے ہیں ادس شکر کی طرف	
دیہان مجید دیوانہ کو مرگان کا ہے جو تھک	
کیسی رگ پہولی چلی آئی ہے شکر کی طرف	
چوٹ سی لگتی ہے دکھ زیادہ آجاتے ہیں خال	
ہجر میں دیکھا نہیں جاتا ہے اختر کی طرف	
کوئی ہلکے پوجتا آئے تو کہہ دینا سخی -	
آج مدت پر گئے ہیں ادس شکر کی طرف	

### ۱ ردیف - قاف ۹

رہتا ہے فخر یار کی تصویر کا مشاق	خورشید و خضار کی تنویر کا مشاق
میں ہوں کبھی زلف گرہ گیر کا مشاق	سودا کی ہوا کرتا ہے زنجیر کا مشاق
پروانہ ہے جان سوز رخ یا نہیں ہے	رہتا ہے شمع ہی گلگیر کا مشاق
دکھلاؤ خط و رسد کتابی کہ بہت ہیں	قرآن کا قرآن کی نفیس کا مشاق
زلفوں کو دکھانیکو کہا میں نے تو بولے	سودا کی ہوا طوق گلگیر کا مشاق
جلد آئے کہیں باریک برائے متنا	رہتا ہوں بہت آہ کی تاثیر کا مشاق
اس مرغ دل آسنے سیرے کھلے	تیر نظر یار ہے منجھ کا مشاق
جگر میں گنتی نظر آتی ہر شب	بغیر دل و نہیں اور میں تاخیر کا مشاق

اکسیر میو یاں سخی میری نظیرین  
رشتہ ہون میں خاک رشتہ کاشتاق

## ردیف - کاف

بے میر وہ نہ آئینے میرے مکان  
میں جاؤں ان تنک تو وہ آئین میں تنک  
پہنچے فلک تنک کے بڑا لامکان تنک  
تبدلا دجا آہ ہمارے کہاں تنک  
آجڑ بے دل اور ڈاڑھ کھنشان تنک  
پہرہ سرتہ گیا ہے کسی کے مکان تنک  
یا آگیا تو شکر ہی میں شب گز گئی  
شکوہ کا حرف آنے نہ پایا زبان تنک  
ہو کر نظر کی اوس سے سنبھالی نہ جا  
روٹی نگاہ کیا کمر ناتوان تنک  
پاس نہ کی ایک دن ہمیں قسمت لکھی  
در بان سے پیٹھے گئے یا سب ان تنک  
لوسل شک یار کے تیسے نہم گئے  
تہتا ہے اوس کو دیکھ کے آپر تنک  
فاقو نسے بلبلیں ہیں قفس میں ناتوا  
غریب کی صدا نہ گئی باغبان تنک  
اقدار سوز آتش فرقت ترا کمال  
دل جگلیا نکلنے نہ پایا دھواں تنک  
اب بار عشق یا را دہنا محال ہے  
یا ہم کبھی اوٹھاتے ہو کوہ گر تنک

کیا بلبون سے سند سخی اوس کو غمین  
صیار نے او جاڑ دیئے آشیان تنک

## ردیف - گان

خواب میں بہن دیکھتا سنگ میں گل چین میں آگ



دیکھو ان مجھے دیکھا سنا سنگ میں گل چمن میں گل	
کہتا تھا آگ سنگ میں بونا رہتا چمن میں گل -	
یار کے عجب کہا سنگ میں گل چمن میں گل	
بت میں لپٹے تباہین ہار بلغ جہ خلیل کیا	
دیکھو بونا بہ ماجرا سنگ میں گل چمن میں آگ	
عرق رخ گار سے برق گاہ ناز سے ہو	
یار کبھی دیکھا یگا سنگ میں گل چمن میں گل	
قدرت حق سے اسے سخی کیا ہے بعد خلق میں	
ہوئے لگے جویر ملا سنگ میں گل چمن میں گل	۱
<b>ردیف - لام</b>	
رخ پرے گیسو گیسوے غیر شکن میں گل ہو	
کلزار میں ہے مشک اگر تو ختن میں گل	
بیل بہمن دکھاے بہلا کیا چمن میں گل	
ایسے ہزار کہتے ہیں اپنے بدن میں گل	
کالے کو کوریا لانا نے نہ دین گے ہم	
گنہوارے نہ زلف شکن در شکن میں گل	
کہو ہمارا ماہ کو خواہش ہے ہار کی -	

کنڈھ اکے آنے مہر درخشان کرن مین گل

ہے عزم سیر بلغ یہ کس گلزار کو نو ۱۲

گلچین پیمانے جاتے ہیں صحن چین مین گل

سمجھا کرے ہر اہل زمین مالہ ماہ کا مو

ہنسی کا یار کے ہے یہ چرخ کہن مین گل

نشیبہ دی ہے عارض رنگین یار سے ۔

پہولے سہائین گے نہ کبھی پیر مین گل

دانو نسے اوسکے موتوں نے کی ہے مسمبری

اب دیکھیں اسکا پہونٹا ہے کیا عدن مین گل

آج اوسکے بزم مین اٹھتے بہار کا ۔

ڈالی کے جاہل ظرف عقیق مین گل



یہ نیکا جنون نے رادھی پر خار کی طرف



ہتے مستحق نہ دیکھنے پائی وطن مین گل



اوٹھا ڈاون کو تم ہوں جو پیار کے قابل

سجھی یہ خیر تو ہے اختیار کے قابل

لگا دے اسکو بھی اسے باغبان ڈالی مین

اگر ہو غنچہ دل میرا مار کے قابل ۱۲

	کبوتروں کو دنیا ہوتا نامہ اوس گل کا۔
۱۲	پہ قاصدی ہتی نسیم بہار کے قابل
	خط اون کے پہو سے رخسار پر نہ ظاہر ہو
۱۱	میں گل نہیں مرے اندھار کے قابل
	گدا ہوں یا ر کے در کا ہیبت مل لوں گا
	لباس حزب ملا خاکسار کے قابل
	خیال زلفت رہے دبیان رکھیں چہر پکا۔
۱۳	کیا ہمیں اسی لیل و نہار کے قابل
	نہ قدردان نہ منصف نہ آشیانہ رنہیق
	معنی کا وقت بھی ہے یادگار کے قابل
۴	رو لیف میم
	انکشاف راز الفت پر نہ کیوں سر ہو قلم
	جہم اظہار محبت پر نہ کیوں سر ہو قلم
	تیریاں لگتے ہیں اسے دل عشق تر گاہ
	تیغ ابرو کے محبت پر نہ کیوں سر ہو قلم
	شع کیا گل گیر سے سر کٹنے کا شکوہ کرے
	ہے وہ مجبور اپنے عادت پر نہ کیوں سر ہو قلم

	شیں محفل میں جلاتی ہے جو پر دانت کو روز
کہنے اوسکا اس شرارت پر نہ کیوں سر ہو قلم	
	بھکھ اپنے قتل پر دم مارنے کی جائز تھی
تھے وہ آمادہ شجاعت پر نہ کیوں سر ہو قلم	
	لکھ طرہ جو سخی کے کہنے سے تو ایک غزل
۵ قافیہ اوسکا محبت پر نہ کیوں سر ہو قلم	
	یہ تنہا ہے کہ پر نیچے وہ تر اسر ہو قلم ۱۲
تو کہوں میں سرنگون ہو کر کہ بہتر ہو قلم	
	بنٹوں کو ایک صدمہ دیتے ہیں میا دیا
پاؤں کا شیں پر کٹے باز و کٹے سر ہو قلم	
	خنجر قاتل سرے گردنہ آخر مر گیا
سخت جان ہون میں مرا سر خاک پتھر ہو قلم	
	آج مونہ دہوئے گا وہ گل باغین اے باغبان
۱۰ اسٹے مسواک کے شاخ گل تر ہو قلم	
	لے سخی ہی اب مخاطب ہے غل کہنی میں
۱۱ قافیہ تبدیل اوس کا بھی مستر ہو قلم	

تیج ابرو کی صفت تحریر کب تک ہو تسلیم	
الفرض پڑھائی گئی بسیر کر گئی دوست تسلیم	
درد ہو گا بار سے دکھنا نہ جانے کجا کبھی	
الٹکیاں نازک ہیں صاحب ہاتھ میت تو فہم	
شکوہ قاتل کی عرصی حشر میں کدو لٹکا میں	
ساتھ میرے لاش کے مرقد میں بھی کدو فہم	
شعر گوئی میں مرا اور غیر کالو اسٹیمان	
دود وایتین لاؤ اور دوسند کا عذ دوست تسلیم	
اے سچی کیا دیدہ گریان کا کچھ کہنا تھا	
ابن رہا ہے آج کا غنڈ پر یہ کیوں رور و تسلیم	
فرزاد قیس نے جو الم پایا کم سے کم ۱۱۶۲	
تقسیم ہو گیا تھا یہ کچھ اپنے غم سے غم	
زانہ تک بدلتے مذکیبا انہیں کبھی	
اغیار تیرے بزم میں جاتے ہیں حم سے حم	
دے لو ہزار گالیان راضی نہ ہو گے کیا	
سو بوسے بھی لینے اگر لینے کم سے کم	
محفل میں جو پکارے کہ دلیر ہمارا کون	

وہ طفل شونہ سنبھل لگا کہنے ہم سے ہم

کی اخذت سے راست مدی تیرے سخی

سیکھا کمان نے یار کے ابرو کے ہم سے ہم

۱۳

روایت - لون

۱

بڑا اندیشہ ہے دیکھیں کدہ فرقت میں جاہیں

خدا پہلے بلاتا ہے کہ وہ پہلے بلاتے ہیں

مزا اب ضربت شمشیر قاتل کا اڑھٹاٹے ہیں

شہادت کی جو حکموں سے ہوا کہہا ہیں

بہادر سوروان یاں آکے لوہا مان جاتے ہیں

خیم شمشیر ابرو دیکھ کر گردن چمکانے ہیں

نہ ہم بولیں جس نے نہ وہ بولیں رقبہ ہونے

وہ ہکو آزمائے ہیں ہم اونکو آزمائے ہیں

ضعیفی میں چہوڑا نیسے وہ کو چہوڑ سکتے ہیں

ناسف کے سوائے پانہ بھی لڑ کھڑاتے ہیں

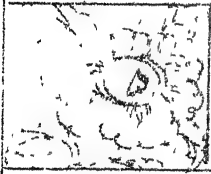
مرے اللہ حافظ رہو تو ناغہ کلائی کا۔

جنارہ میرا دست نازین سے وہ اڑھٹا ہیں

ابھی روکا تھا ان انگون کو پہر باہر بھی آئے

ہم لڑ کے کیسیکی بات چٹا چٹا طہرین لائے ہیں	
ہم کس رشک چمن کے آئیے سکتے کا عالم ہے	
کر گل ہنسنے ہیں گلشن میں یہ غنچے مسکراتے ہیں	
فرشتہ نکو خبر دو خیر مانگیں آسمانوں کی ۱۱	
وہ نالے کرتا ہوں جو عرش کیلئے ہلاتے ہیں	
تبا کر مرگ عاشق او نکرا منہ نہ کر دینا	
سنا ہے اپنے گھر میں آج وہ گاتے بجاتے ہیں	
عجب اس عاشقی کا اُٹا پٹا کارخانہ ہے۔	
ہمیں روٹے ہیں اونٹے اور ہمیں اوٹے منا ہیں	
جہاں تہا بیٹھا شکل وہاں بے ہوشا مشکل ہے	
کہ پاؤں کی انگوٹے سے مراد امن و باتے ہیں	
سنی ہے صید آہو کی مٹی کس شوخ کی آمد	
سحی جو خار ماے دشت پراں ہمیں بچا ہیں	
۵	۲
مٹہ طمانچہ نے لال کر دی ہیں	
کیون ہمیں وہ حلال کہہ ہیں	
نجم سے ذکر خال کرتے ہیں	
لعل لب کا خیال کرتے ہیں	
عید میں غیر کے گلے نہ لگیں	
بدر سے روکھاں کا مذکور	

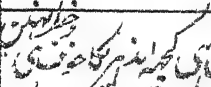
روزِ گلشت سے وہ گلشنِ بہن | ہر شجر کو نہاں کرنے بہن -



حالتِ نزع دیکھ کر بولے  
اب سخی انتقال کرتے ہیں



نہیں جانتے کمالی بنا ہند ہی میرے حضرت! لگو خبر ہی نہیں



سہ شام سے زلفِ وقاصی میں ہی کچھ نہ رہ کر کاغذی

ابھی تیغِ گاہ کو ارسہ کبھی تیرے شگفتہ نہ تھا

کبھی خنجرِ ابرو کا چلا مرینے کے مثل سپر ہی نہیں

رخِ صاف کو تیرے قیاس میں انہیں نام ہی سبکی وہ روز ہے یہ



تیری زلفِ دراز کو جان گئے پردہ رات چو کی سحر ہی

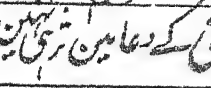
کسی اور کو جا کے دیکھا ایسا گاہ کہ شمشادِ وحشرہ - ناز واد



بہانِ آنکھ ملا تے ہی جان گئے کہہ لا کہ وہ لگے نظر ہی



جو کہو نگاہ میں اپنے خدائے کبھی تو ملاؤ نگاہ کو میں



خام خیالی سے ہے کہ سخی کے دعائیں تری ہیں

سانے مہرِ ماہِ تاباں سے ہیں

بجز اس سے ہمتو مارے ہیں

یار نے تبرِ مہکواں سے ہیں

یہ فقط آب کے اشار ہیں

دونوں رخسار وہ تہاں سے ہیں

بل بے طولانی شبِ فرقت

یہ نہ سمجھو لڑائی میں آنکھیں

چرخِ گردش میں مہکواں کی لانا



ایسا سخی کا سنا نہ تھا مرنے  
تھے گیسو پہ کیوں سنا نہ تھا

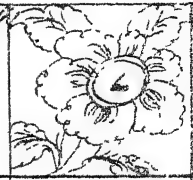
<p>ساغرِ عمر پہ سب بیٹھے ہیں دم نکل جائے نہ نالوں کے ساتھ بزمِ اغیار میں سب کھوٹے ہیں کہا دل سنے کہ نہیں بزمِ میرؔ خوف ہے رات کے گستاخ کا ضعف سے مل نہیں سکتے کفِ غم ابر آیا ہے اگر روئے کو۔</p>	<p>اسی سنا ہی پر سب بیٹھے ہیں باتیں سنیں پر دہر سب بیٹھے ہیں انکھیں زہی کھر سب بیٹھے ہیں دیدہ ہو لا کہ ارسب بیٹھے ہیں او تہہ کے ترکی سے در بیٹھے ہیں ہاتھ پر ہاتھ دہر سب بیٹھے ہیں کچھ بھی مدت سے پہر بیٹھے ہیں</p>
--	---

اے سخی وہ نہیں بھوسے ہر اے  
سارے دنیا کو چر سب بیٹھے ہیں

<p>دل جب گئے زلف پر شکن میں میل میں جسطحِ چمن میں اک ستم زلفِ رنجہ چھوٹی ہر نقش قدم پر گل کھیلنے - مہجی یہی جو ہو کاس ثابت اوس گلکی بنا جو اتھ آے</p>	<p>اوس گئے میں صنوبرِ ایختن میں یون ہیں کبھی ہم ہی تہہ وطن میں آہِ باہا ز آگیا گہن میں تشریف تو لائے چمن میں اے دستِ جنوں لگے کفن میں پھولے نہ سماؤں پر میر بن میں</p>
---	--



گھر چھٹ گیا عشق زلف میں آہ  
اب چل کے رہیں سخی ختن میں



صبح پر یون میں ہی کی ہنسنے پر ملتی نہیں ۱۲

جان جان ایسی کسی کو بھی کمر ملتی نہیں

شب کو آنا ہے عیادت کو تو یوں کہتا ہے بار

اب مریض چشم کو میرے سحر ملتی نہیں

قاصدوں کو بھیج کر میں کس ترود میں پڑا

ایک کے وان تک پہنچنے کی خبر ملتی نہیں

آسمان پر گر فقط نقشہ کہنچا تو کیا کمال ۱۳

لور پشانی سے تنویر قمر ملتی نہیں ۱۴

کان میں کہہ کے ہر گل کو ہنسا دیتی ہے پہل

پوچھنا منظور تھا باد سحر ملتی نہیں

ہجر کا شکوہ کیا میں نے نہ ذرقت کا گلہ

خود بخود آنکھ میں چراتے ہیں نظر ملتی نہیں

گر کے نظر دسنے نہ طفل اشک غزت پائینکے

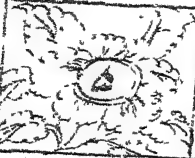
آبرو حجب جا چکی بار در گزرتی نہیں

لکھنؤ میں کیا مرا مطلب ہو حاصل اے سخی

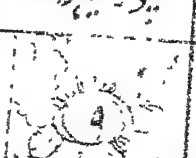
یاد رکھو وقت کو میرے نبی ہستی نہیں

حی ہیں کچھ بات سے جیسے ہیں  
شیخ جی تو خطاب سے ست ہیں  
حضرت دل ہی ایسے تھے ہیں  
بیداوئے کہیں ہا ایسے ہیں

کیا تاون انہیں کہ جیسے ہیں  
حیں کے اب حرام ہی نہ کہیں  
تہو ماشق نہ ان تو تھے ہوں  
پلو دیکھو کے اگلے کا پھول

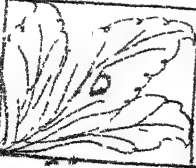


مکیدہ میں سچی نہ ہوں ہم ہوں  
آج جنکے گرہ بن پیسے ہیں



نہ اب اوس گلی کے تھے ہیں  
چمنستان کے بیوں بستے ہیں  
ایسے بادل بہت جرتے ہیں  
یان قیامت کے لوگ بستے ہیں

جنگلے عاشقوں کے بستے ہیں  
آج گلشت کا آل کھلا  
چشم ترسیری دیکھ کر بولے  
مر کے ہتھ تہ زمین دیکھا

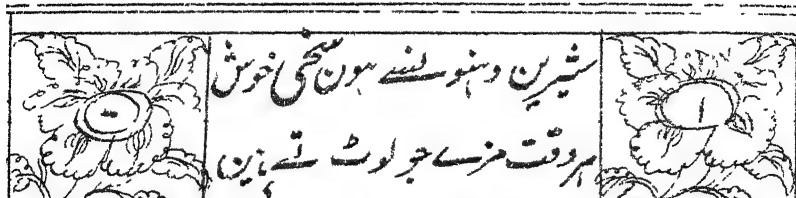


سچی بہرہ برخلا فیان دیکھو ۱۲  
سم جو روئے ہیں آپ ہتھے ہیں



یوں مے پہ پوئے پہوئے ہیں  
شا نیسے بال ٹوٹے ہیں  
خیرات میں آج چوٹے ہیں  
افسوس یہ آج چوٹے ہیں

پلو سے نہیں وہ چوٹے ہیں  
ہاتھوں سے سوار نے دو گسیو  
ستا ہوں ہاں اسیر گسیو  
دیکھا مجھے نرغ میں تو بولے



## رولیف - واو

اوٹھا کر آنکھ گر دیکھوں بناؤن دوست دشمن کو

جو پاؤن راہ میں تو رہنا گر لون میں رہن کو

مرے دن دیکھنا تن تن کے دکھلا تے ہیں تن کو

ہمیشہ جو پے تسلیم جم رکھتے تھے گردن کو۔

کبھی ثابت نہ لائے پیرین کاٹھو نئے صحر کے

بچا چاک بیا اپنا تو اولہا اپنے دامن کو

چراغوں کو عبث ہنس ہنس کے محفل میں جلا ہیں

بہلا لائیں کہا نئے یہ مہتاب رنگ روغن کو

الہی آج کوٹھے پہ کسکی راہ سکتے ہیں :

اوٹھا کر دیکھتے ہیں دمدم کھڑکی کے چلن کو

لحد میں بعد روں اک کفن پرزے ہوا تو کیا

سلامت ہے جنوں تو پہاڑینگے محشر کے دامن کو

بہ طرز تو سخی اب اس زمین میں اک غل چڑھو

مخاطب کر لیا ہے آج خوب اس رشک گلشن کو

ہے قبل از مرگ وادیا سندوس کی شیون کو	
خزان کی سنگی آمد روتی ہے گلہاے گلشن کو	
مسی پر پان کہا یا این گل و گریز شگفت اسے جان	
کیا لب جاکر رنگ لالہ رنگ سوسن کو	
وہ داعی صاف ہے رویش یہ چشامیں جان	
کرے گا سنا رنجا ہے سودا ماہ روشن کو	
کرینگے مونہ سے جو نکلا کہ قول مرد جان دارد	
اگر زندہ رہے تو مار ہی ڈالینگے دشمن کو	
ملیکا قیس بیشک سچ ہے گرجو نیدہ یا بندہ	
کہو محل نشین سے خوب چہانے نجد کے بن کو	
غزل نقین ہی ایسی ہی کہلانا مقدم ہے	
ابھی مت چھوڑنا دلبر سخن مشفق من کو	
جو وہ رشک چمن عریان کیا گلگشت گلشن کو	
گلستان گفت منت مرخدارا دیکھ کرتن کو	
الہی غمچہ امید بکشاورد ہے اپنا ۱۲	
دکھا دیگا کسی دن تو خدا او بس رشک گلشن کو	
اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نے ماند ۱۲	

کمال پد رست ندون ادس رومے روشن

جواب عیا پلان باشد خوشی پر عمل ہے یان

سوا سنے کے کچھ کہتے نہیں ہم اپنے دسمن کو

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۱۱

نہ بننے زلف کے عاشق نہ ملنا طوق گردن کو

دلہ در زلف او گم شد بجاستہ رنج کیا اوسکا

مرے پہلو میں مہمان تھا گیا اب اپنے سکن کو

مکدر گر نہ گردی با تو گویم اے بری پیکر

مسحی کی خاک پر لانا کسیدن اپنے نوسن کو

۱۲ اے مہ جو تری کفش ذری دستیاب ہو

گروینہ طرہ کلا افتاب سو ۱۲۱۲

زلفون کو تیرے مردم آبی جو دیکھ لیں

زنجیر اودن کے پاؤں میں ہر موج آب ہو

قربانوں سے عید کے کچھ قایدہ نہیں ۱۱

ہکو کرو جو ذبح تو حاصل ثواب ہو

تشبیہ چاہتے ہوں ان دگر کے تم

۱۳ وہ بات کہتے ہو کہ تشبیہ کا جواب ہو ۱۳

لو گنجہ تو پیرِ رخِ روشن کے فیض سے

ماہِ تہن میں ہر ورقِ درنِ آفتاب ہو۔

آنکھوں سے پائے یارِ لگا نیکی ہے ہوس

حلقہ ہمارے خیم کا ادسکی رکاب ہو۔

ادسِ بحرِ حُسن کو موجودِ دریا میں شوق ہے

ساقی ہو خضرِ ساغرِ باودِ حباب ہو

اب تگِ اینِ بتوں سے معنی کا بہت پال

۵ یارب ظہورِ عہدِ نئی دین کا شتاب ہو

چوٹے نہ ہجیر میں بھی اب دھال ایسا ہو

اوہ روزِ خواب میں آئینِ نیاں ایسا ہو

بلا سے دل کو ہمارے ملال ایسا ہو

کریے کسی سے محبت نہ مال ایسا ہو

لبو نکا بوسہ جو مانگا تو بولے بس خاموش

اب آج سے نہ کسیدن سوال ایسا ہو

ہیہ گل کو دیکھ کے کیوں ملال ہو گیا پیر

خزور ہے کہ تمہارا ہی گال ایسا ہو۔

مرے سب سے دل آگاہ ہے ان حسنین پر

جو میں نہ چاہوں تو پھر کیا مجال ایسا ہو	
اور ہا جنارہ ہمارا تو یار سے بوسے ۱۲	
یہ موندہ چپا سکے چلے انفعال ایسا ہو	
نہ ہم بلائیں کیونکہ تم کہہ ہیں جاؤ ۱۲۱۲	
تو شک تمہیں نہ ہیں احتمال ایسا ہو ۱۲	
۷ لکھنؤ میں سخی بس کلام عاشق کا	
کہ وجہ ہو گیا سنکر کمال ایسا ہو ۱۲	
کرینگے رشک سے گل پرزے پر ڈاپنے دامان کو	
پہن کر تو قبا اے گل نجاسیر گلستان کو	
خوش آئین ہیں جوزنجیر وں کی چنکارین کہتے ہیں	
خدا آباد رکھے قید یونٹے میرے زندان کو	
بہنیں خاطر کسیکی توڑتے جواہل رتبہ ہیں	
ہوئی مقبول دعوت مور کی آحرسلیمان کو	
ابھی ایام گل میں ہو گا سو سو بار یہ ٹکڑے	
گریبان دریدہ کو مرے لحدت ٹان کو	
گیا جیب کچھ پر یاد گئی فریاد کی محنت ۱۲	
لصو را گیا مجنون کا جیب دیکھ پایاں کو	



مرے دست جنوں نے ماتھے پہلائے ہیں وشتین	
صبا صحرائے کہدیکو سنبھالے اپنے دامان کو	
ہلی لیزم تو غل زنجیر کا ظالم سمجھتا ہے	
سخی انصاف سے دیکھو ذرا اوس بکے ہتھ کو	۵
کیا تجھ بل جو جاے دید چشم یار کو ۱۲	
دیکھنے جاتے ہیں انسان مرد ہم بیمار کو ۱۲	
دل مرا لیتے ہی دلیر نے جو کین دلداریان	
میں نہیں بیدل ہوا دل دیکے اوس دلدار کو	
چشم پشیمانی دہن ابر و مشرہ زلف سیاہ ۱۲	
وہ دیکھا کر روز ششدر کر گئے ہیں دوچار کو	
جب نہ اوس چشم میں کا ہو سکا خاکہ درست	
رو دیکھے ہزار و دو معانی دیکھ کر پرکار کو ۱۲	
جہاں کئے کا یار کے تھا اسے سخی بھوکو جو دسیان	
دیر تک آنکھیں ہیں سمجھ روزن دیوار کو ۱۲	۸
ہے چمن میں رجم گلچین کو نہ کچھ صبا د کو	
اب خدا ہی شاد رکھے بیکل نامش و کو	
سو جہتی تھی کوہ و صحرائیں یہی ہر دم مجھے	

کیجئے غمِ قیس کا اور روسے سے یاد کو

بچکان آتی ہیں پرستہ تین اوہ میرا غام ۲۱۲

دیکھنا اون کی فراموشی کو میرے یاد کو

یاد میں اونس کے حواس خمسہ دیرستہ تین ہم

اے کونا لہ کوغل کو شور کو ف یاد کو ۱۲

جائیگی گلشن تلک اوس گل کے آمد کی خبر

آئیگی ببل مرے گھر میں مبارکباد کو ۱۳۱۶

نزع کے دم بھی اونہیں بچکی نہ آئے گی کبھی

یوہیں گرہو لے رہینگے وہ سخی کی یاد کو

۱ رولیف - ۵ - ۱۱

کیا دیکھیں اون کو بیٹھے ہیں تکرار کی جگہ ۱۲

اغیار کی غنات ہے دیوار کی جگہ

آئیں تو میں نکال لوں دلدار کی جگہ

سینے میں خالی کروں دل ددار کی جگہ

اوس بت سے بعد مرگ تعلق نہیں گیا

رشتہ ہے میرے جان کا زنا ر کی جگہ

نصویر چشم یار کا خواہاں ہے باغبان ۱۲

ایجاد ہوگی زکس بیجا کی حجبہ ۱۲۱۲

گل کی بہر چہرہ گلرنگ سے ملے

مشرکان کا لطف دیکھ لیا خار کی جگہ

ردِ تیغ باز دوست نہیں عاشق کے قتل کو

ابردہ بھی کام کرتی ہے تنوار کی جگہ

شائے کا سپہ وہم تھا وہ پہن نخل گیا

لٹکے ہیں سانپ کا گل حذار کی جگہ

کشتے پہ کشتے کر دی قاتل نے ایسے ذوق

باقی نہ رہنے پائے گنگار کی جگہ

پیرے ہی جستجو میں ہیں طفل و جوان و پیر

ہر دل پہ تھوٹے میرے یار کی جگہ ۱۲۱۳

عبد فامزار ہمارا کہلا رہے ۱۲۱۴

کرنا نہ نہ طالب دیدار کی جگہ

اوس سیم تن کے عشق میں مغلس نہیں جی

دل میں ہمارے داغ ہیں دنیا کی جگہ

۹ ردیف - یا

۱ نالہ اس دیدہ و شان سے ایدل اوٹھ

تھر تھرا جائے فلک اور زمین مل اوٹھے

کیون کہوں میں کہ نزاکت سے نہیں اوٹھنے

آپ لیجائیں جو ہاتھ سے میرا دل اوٹھے

راہی ملک عدم ایسے پرے تھک تھک کر

چوڑ کر ہیر نہ کہی گور کی منزل اوٹھے

سو زیادہ ہے ایسے ویدرخ جانان کے

سمع کیا مٹیج تلک چوڑ کے محفل اوٹھے

مل سٹے اسے جو ش جنون خوب مدد کی تو

پاے لاغر سے میرے بار سلاسل اوٹھے

گور میں بھی یہی سستی طبیعت جو رہی ۱۲

کیا عجب ہے نہ قیامت میں بہہ کاکل اوٹھے

نا توانی میں کہان لطف نشیب و برجاست

بیٹھے سر نہام کے تو کپڑے ہوئے دل اوٹھے

دہن دھم گلو سے میں کہوں بسم اللہ

فرج کر کے جو جھنجھیر سے قاتل اوٹھے

زیر دیوار جو کی آہ تو فرمانے لگے

بس سخی بس کہیں کو نہا نہ سرا ہل اوٹھے

باغ جہان میں کے نہ پوچھو کہاں رہے	
بچپن سے قیدی قفسِ آسمان رہے	
کہے پھر دعا فیت اے جہاں رہے	
مدت پر آج آئے مرے گھر کہاں رہے	
میں پوچھتا ہوں روز سخی ہی یہاں رہے	
اتنا نہیں زبانتے نکلتا کہ مان رہے	
عشق اور حسن میں یہ بڑا افسردہ بڑا	
ہم بے ہوش ہو گئے وہ جوان کے جوان رہے	
دن ختم کر کے شام کو آئے تو کہہ گئے	
آج اور میرے آپ کے شبِ درمیان	
جی چاہتا ہے دھڑر زکو کروں خراب	
بسر دے کدے میں نہ پیر سفان رہے	
گردش ہی میں دید عمر ہماری بسر ہوئی	
ہم ہی زمین پر صفتِ آسمان رہے	
جنت تمہیں خدا نے تو بخشے ہیں ہی کچھ	
پوچھو گاہِ گلار ہمارا کہاں رہے	
زنجیر کی بھی رہی کثرت تو اسے جنوں	

سوئے سے بھی بھین ہے راگران ہے

لیجا کے دہان ہمارا جنازہ پہ پوچھتا

حاضر ہے کشتہ آپ کا کہے کہاں رہے

دیکھ لکھی جو اوس گل رخسار کی بہار

بیل دعا کرے کہ چین میں خزان رہے

ہو آفتاب حشر سوا نیزہ پر تو ہو ۱۲۱۲

ہے اوسکی تاب کیا جو خدا مہربان رہے

اے دود آہ تو بھی نلک تک نہ کیا دے رنگ

جیسے مکان بندین گھٹ کر دہوان رہے

پیر ضعیف جان کے تنے کیا تو مزج

بندہ اگر بہشت میں جا کر جوان رہے

دیران نہ لکھنؤ سا کوئی شہر ہو کہین

لاکھون مکین رہے نہ ہزاروں مکان رہے

چھپو اے جاؤ اپنا سخن ز سیتین سخن

جس سے تمہارا نام رہے اور نشان رہے

یون پریشان کبھی ہم بھی تو نہ تھے ۱۲۱۲

ایسے اوس زلف میں جم بھی تو تھے ۱۲

سیر فکشن کر گئے تھے جب آپ	
یاد تو کیجئے ہم بھی تو نہ تھے ۱۲	
م سے بے جرم وہ کوچہ چھوٹا	
شایق باغ ارم بھی تو نہ تھے	
رحم کرتا نہ فلک کیسا کرتا ۱۲	
نم سے اوار ستم بھی تو نہ تھے	
رہتے کبہ میں اکے لے کیا ہم ۱۲	
دل لگانے کو صنم بھی تو نہ تھے ۱۲	
ہاتھ کیوں سر پہ ہمارے رکھا	
تسے خواہان شد بھی تو نہ تھے	



اے سخی کس نے رو لایا تجھ کو  
ابھی دیدے ترے نم ہی تو نہ تھے



تو چوڑھوڑ کے ہلکے نہ باغ اور  
کہ ایک لٹے جانب لٹے اور  
کچھ اونکے آتے ہی بہہ رونق چا اور  
ہماری خاک لحد سے پھر سراغ اور  
نثار ہو نیکو زبان روح بنکے ذراغ اور

صبا جو سینہ سے یا لیکے بو داغ اور  
یہی تصرف ساقی رہا تو سن لینا  
شبصال میں ہو کہا سحر کا ہونگلا  
ہو س ہی بعد فنا چہ کوئی جانانگی  
کسی نے بار کے حدیثی دہان کی خجوز

سختی کو شوق ہے اب نشانی کی صحبت کا  
بہلا ہوا کہ من سے منبر باغ اور می

یار ب نہ ہماری دلی جاسے	جو اجاسے مگر نہ وہ پری جاسے
جسکا جی چاہے وہ اپنی جاک	دل بھریں جاکر جی جاسے
کیونکہ میرے دل کی بکلی جاک	اور گل کا نہ وصل خون جی جاک
پہر سو سے یمن نہ جوہری جاک	تم لعل لپ پنے گرد یکہا و
دکھلاے نہ منہ صبا علی جاک	اس خچہ نہ بنائی بوند لاسے
بیٹری اور میری شکر ٹری جاک	سوغات کی طرح پیش مجنون
جب تک دامن ہمارا ہی جاک	ثابت ہے جیسا و حشمت
مین مانگوں تو صاف سکو پی جاک	غیر زکو تو سے بلاے ساقی

ہمراہ ہو پرور شمس علی ہی  
یاں سے جو کر بلا سختی جاک

منہ پہ کہنا تو اک خوشامد ہے	لب سے خچہ دہن کے ٹرو ہے
آج گلشن مین کسکی آمد ہے	تبسم مین خیمہ گل خندان
پہر نہ تنگیہ ہے اور نہ مسند ہے	شان شمع ہے زندگانی تک
اس لحد مین علی کی آمد ہے	بس نہ کریں چپکے پھر جاؤ
اے سختی عین میرا مقصد ہے	وہ بولائیں تو جاؤں آنکھوں سے



یار کو مقابلہ گل سے	و یگر۔	جہنے بازی بدی پہیل سے
لب نہ کہیں ہین پر کے گل سے		زلف شکن کجاں سنیل سے
نال سے بھوتی پیدائش		سانپ پیدا ہونے سے کاکل سے
پوچھا کرتا ہے مجھ سے کیا مینا		تنگ آیا ہونے اور سکے قفل سے

آج اوسکو سخی لگا لے	دم سے فقر سے جا لے جس سے
---------------------	--------------------------

ہمہ جو دستم کے کیا معنے	ترکے جم و کرم کے کیا معنے
عیش و عشرتِ شغم کے کیا معنے	فربہی ہے ورم کے کیا معنے
رات فرشتہ کی کس کو کہتے ہین	روزِ بھر صنم کے کیا معنے
گر نہ ہین اوسکا سا غمے ناب	کہنے پھر جام جم کے کیا معنے
پوچھا بت کا ہے یہ کیا مضمون	اور طوائفِ حرم کے کیا معنے
کوئی گلِ رخاں کو کہتے ہین	اور باغِ ارم کے کیا معنے
یوہین وعدہ کرو یقین ہو جا	کیون صنم لونِ صنم کے کیا معنے
ماجا چشمِ نم کا تو سمجھ	لیکن ابر و کرم کے کیا معنے
بوسے وعدہ سے کم نہین منظور	دم نہ دو صنم کو دم کے کیا معنے
ایک دو تین چار پنج چھ سات	یوہین گرنے لینگے کم کے کیا معنے

شب جو بوجھا عدم کے یا معنی

<p>تو اکدن گریبانِ زیباں کرے پہر آباد وہ کینہ مکروہ زندان کرے تو پیر ہم نہ سیر گلستان کرے کہ وہ یون ہن ہر روز یان کرے</p>	<p>جو چاک اسکو ہم مثلِ دمان کرے مرز قیدین میں مگر غورِ حیرے اگر آج پنجہ سے گلچیں کے چوٹے مکان وصل کا کوئی تجویز ہوگا</p>
---	--

سخی ہم مسی ہو نیلے خاک ہو کر  
رسا آہکوتا بدندان کرے نیلے

<p>مرحبا پرورشِ علی ہی تو ہے جان پئی و سکود نیلے جی ہی تو ہے میری بتلی کی مری ہی تو ہے ابرو کار کی گچی ہی تو ہے زندگی میری عاصی ہی تو ہے ابھی نام خدا کلی ہی تو ہے ندہ ہی آخر آدمی ہی تو ہے پڑکیا نیں ناز کی ہی تو ہے</p>	<p>دل دے دیدیا سخی ہی تو ہے دل دیا ہے ولاوری ہی تو ہے کیون صینو کئی آنکھ سے نہ کرو نہ ہوئی جسے عمر بھر سید ہی عارض و سکانہ دچون مر جاؤ نہ ہنسے و بیکل دہن کار کھلا کی خطابت گوگر خدا سمجھا گال میں وان ہوا کے صدقہ</p>
---	--

آج کیون جو نہ ہے نکٹتے ہو  
اس مکان میں فقط سخی ہی تو ہے

کبھی میری لگی پروا نہ ہو جائے انکار کہنا نہ اے دست جنون آ ملاؤں ہاتھ تو ہوتا تھا پالی ۱۲ مجھے اک حور کا کوپہ ہے فردوس میرے مردہ کو کاندھا دیکھ کے ہو عجب کیا ہجر میں اس شکستہ گنگا	وہ ابرو ایدن تلوار ہو جائے گر زبان کا جڈا مترا ہو جائے لڑاؤں آنکھ تو مکرار ہو جائے سوئے جنت جسے درکار ہو جائے کھڑی پہرانی ہی بگاڑ ہو جائے تن لاغریاں خاں ہو جائے
---	---

۱۱	تو دین سخی یہ درد کہنا علی چاہین تو بیڑا پار ہو جائے	۱۲
----	---	----

دل نہ لین وہ تو نہ دو یوہین ہی جامے کہ بندج سینے حکو بوسے لینے سے غرض ہے حکو مخمر زلف کو جوہین نے کہا	اے سخی مان ہی لو یوہین ہی اعمر عمر ہو یوہین ہی ۱۱ دو نہ دو ایک ہے دو یوہین ہی بوسے بس طول نہ دو یوہین ہی
--	---

۱۲	اے سخی وہ جو بناتے ہیں کیا بگڑتا ہے چلو یوہین ہی	۱۳
----	---	----

ہے خدا کون کوئی کیا جائے میں نے پوچھا کہ زلف میں دل ہے پسیری کیا ہے جوانی کیا شے ہر	بت کسے کہتے ہیں خدا جانے سہنس کے بولے میری بلا جانے ابھی نام خدا وہ کیا جانے
---	--

وہ بھی تو کچھ پہلا بُرا جانے	سمجھ بستر او سے مگر کیا نطف
آئینہ شکو خود غما جانے	اس قدر بھی نہ ہو خود بینی

بستو پہچانتے ہیں خوب سخی	یار سہکونہ جانے یا جانے
--------------------------	-------------------------

کونئی کافر کلیہ ملتا ہے	بحسبین دلی نہیں سنہتا ہے
ابتودل دوتا او چلتا ہے	بل بے سیلان شک سینہ میں
طفل شک آج کیون چلتا ہے	مردم دیدہ یہ نظر تو نہیں
جاؤ جی میرا دم نکلتا ہے	نزع میں آئے ہو درون کہین

لو سخی آج مر گئے آخر	وقت آیا ہوا بھی ملتا ہے
----------------------	-------------------------

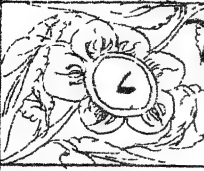
دام بلا ہے وہ دل شیرا کیوا	جاؤن نہ دید زلف چلیا کیوا
مٹے نہیں ہیں ماہ پاک کیوا	دیوا نوکی بہشت میں کشت سہی
لاکھوں دے پین لف چلیا کیوا	کیا سہل میں جونی ہے شب حیران
مضمون لف خاص تھا سو کیوا	ابرو کا وصف نظم ہلالی ختم تھا
دو کالے ایک محبت تنہا کیوا	اوست کیگیوں الہی بچا کیوا
افساد کی ہی چاہا اے کیوا	بجلی گری زمین تپ ہم یہ دیدہ ہلا

۵	دیوانے اور سخی کی سخی ہو چکا مگر	۱۵
---	----------------------------------	----

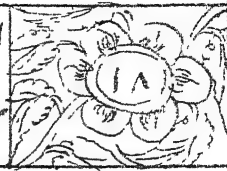
۵	زیبا بنین ہے آپ دانا کیوا	۱۵
اے کالی گٹا تیرے چہرے پر غافل نہیں رہتا کبھی سنا گلے نہرت بھی تو ہوئی تیرے پازیب کی جہنکا ریز یادہ کچرے		پہ گیسون والانہ ایدھر جا سحر سے ہم ساتھ ہی رکھتے ہیں ہنسیہ کفن سمجھے جو پری آدمی کو ہم تو عجیب کیا گہریال کی آواز سنیں یا وہ شب نسل
	آئے ہیں سخی اوسکا دھن جمنے کو آج گہر و کہ درامونہ کو تو دہا میں	
حوصلے کچھ نہال لین کے چند ٹکڑے پڑے ملے کے آبلے روخار سے مل کے سہنس رہے ہیں چراغ محفل کے		آکے پہلو سے بیٹھنے مل کے آج کیوچہ میں ہم کو قاتل کے دشت کے چوہ شہنہ کی صد گین آمد یار کی خوشی دیکھو ۱۲
	اے سخی اس قدر ستارہ ہیں ستہم شیدا ہیں کیا اس تلکے	
زلف پر کالی بلالوٹ گئی بلبل نغمہ سرا لوٹ گئی دختر رز نجدالوٹ گئی پالونیر کے قضا لوٹ گئی		رخ روشن پہ صفالوٹ گئی ۱۳ سُن کے گلشن میں میر نالہ و آہ اوس بت بست پیچا نہ میں ہم نہ مڑتے اوس ادا پر لیکن

جو دین اسکو مالوٹ گئی

تنگ ہوں پی طبیعت سیں

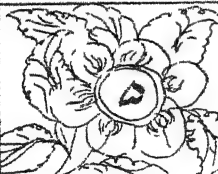


۱۔ سخی خوب غزل تو سہی  
سنکے طبع شعرا لوٹ گئے

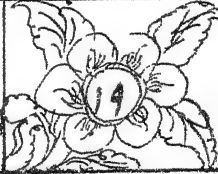


یا کہ ابرو کوئی نقاب میں ہے  
اور پسینے کی بو گلاب میں ہے  
بطے کا نہ شراب میں ہے  
حشر کار و زکس حساب میں ہے  
دہن یار کے لعاب میں ہے  
زلف شبنم کی چو تاب میں ہے

ماونو پردہ سحاب میں ہے  
رنگت اوس رخ کی گل پانی ہے  
آج ساقی شکار کھیلے گا  
طول روز فراق کہتا ہے  
شربت قد کی سی شیرینی  
شانے سے کچھ مگر گئی شاید



۲۔ سخی کو نہ فکر یا اندھا  
محض اتنی تری خواب میں ہے



تو کہیو اسمین پہ کا خاکسار ہے  
منصور میرا بھر میں بالائے دار ہے  
اونکی ہی جستجو میں ہمارا خبر ہے  
طاؤس یہ نہیں ہے دان غذا ہے

پوچھیں میری قبر کو کس کا زار ہے  
نوک مرہ پہ اشک کا قطرہ سوار ہے  
آنا کہ خاک را بنظر کیسا کند  
مار سیاہ زلف نہ اس گچھا ہے



۳۔ لاشہ سخی زار کا کنچوایا جائیگا  
مستحیر کا ہمارے یہ آج اشتہار ہے



طبیعت اندونان یہ نہ توں جاری زبانہ کے چلے دور جام سے ساقی جست پسند کردہ وہ تمہا رہا نہ نذر پڑا سکتا ہو فرت میں اور بہتین	جو بہا جو خارتو سبھے کوئی کٹا ہے کیسکی آئینی ہسکو اسید واری ہے نہ دل عزیز ہے محک نہ جان پیار ہے پہ نہ توں ہو اسوں کہ جان بہاری ہے
---	--



نہ ہو فرت فیتہ کیونکر بہہ آستین نہ خیر  
سخی کو کہتے ہیں یہ سید بخاری



باتھ میں چمیر ہے اور زب کمر شمشیر ہے ۱۲

کہئے صاحب گج کسکی نعل کی تدبیر ہے

دل سے وارفتہ ہر ایک طفل و جوان و پیر ہے

آجکل حسن تباں عشق عالم گیر ہے ۱۳

ابر و پر خم کے نیچے ہے وہ چشم نا توں

قہر ہے بیمار کی گردن تہہ شمشیر ہے

زلف کا شکوہ کیا میں نے تو لو لے ناز سے

ہم نہیں سنتے کہ یہ اور لہجی ہوئی تقریر ہے

ماہ نو حبکو سمجھتے ہیں وہ اوس کی کمان ۱۴

کو کبے مار حبکو کہتے ہیں وہ تیر ہے

جوش مست کرنا کہ گرہے جابگی اسے میل شک

نار نہ دل کی بہت بگڑی ہوئی سمجھو

کوہ کن کہتا تھا شیریں ہاتھ آجائے اگر ۱۱

جو سے خون جاری کروں کیا چیز خیر ہے



اے سخی کیا صغی غزاں تو نے پوچھی بزم میں  
شکے سب محفل میں کہتے ہیں کہ زندہ میرے



چاند سحر گاہن میں آئین گے  
عید ہوگی گلے لگائیں گے

خضر و شمع جو رہ دیکھ میں گے  
اوسکی تصویر کو جو بائیں گے

شب عہد بہہ رنگ لائیں گے  
چو کڑی اپنی بہول جائیں گے

باؤں میں بند رہی وہ لگا ہوں گے  
سامنے اوس غزال کے آہو

چنگیوں میں اوسے اوڑھائیں گے  
اوسکی ہانہوں کو ہم نہ پائیں گے

غنچہ گر سکر ایسا تجھ سے  
بے بنا ہی کو دستر سنا

اکدن آپ مار کہا میں گے  
اوسکی زلفوں سے مانگ لائیں گے

زلف چوٹا ہو میں تو کہتے ہیں  
کم اپنی اگر سیہ بختی ۱۲



اے سخی بے دھڑک نہ چلو کیسو  
سانپ ہیں تجھ کو کاٹ کہائیں گے




آج ساغر شراب کا چیکے  
لال کرتے ہیں ہاتھ مل گے


گھر میں ساقی دست کے چیکے  
سوگ میں میرے دھند کیے بد لے



چہرے اب طواف کعبہ کا دل ہے پتھر سا اونکا ہمارا تو اکھٹار رہا ہے پھر میرا	دیر کی گرد ڈھونڈھے جس کے وہ نہ ہیں ہاتھ بہت سبکے یاد نہ رہے ہیں نہ رنگ کے
--	---

آج مردہ کی مٹی کا رنگ اس جنازے کو دیکھنا ہے	
--	---

چہرے جو زلف نقوہ کرے لیکن نہ کہا کہ آہ کہینے کے دل سے نہ گئے جیسے گرا جو قطرے تو خفا ہوئے گم گشتہ گان راہ عدم کا پتہ لگا فست شیرے اور ذرا رہی کی غشقی میں ہوا گلابی افق نہ طبع کی دل چاہ میں ذوق کے گرا ہی جاتا	شانہ کیا تو کہنے سے نہ نہ گئے بانی کہیں جو زلف میں نہ گئے اور غم کے حمزہ کی باتوں بلکے اوس شوخی جو بال کرے سر گئے قاصد پہونچ کے ہو کی گئی نہ گئے ہوئی کیا حق جو وہ اپنا نہ گئے زنجیر زلف تہام کے پتہ نہ گئے
---	---

تشبہ اوسکی یام کے پانی نہ گئی مضمون تلاش میں نہ گئے	
--	---

ہوں شبہ ہے ادب سب کو کیا ہے کلام کا ہو یا را کیا جوڑی کو کہے مشک نافہ	میں کرتا ہوں میں سے نہ گئے عاجز ہے کلیم گفت گو سے نسبت ہے نہ رنگ نہ بو سے
---	---

کیا دون نسبت تیری گلوسے	کم ظرف ہے شیشہ بلوری
ریو اس بنگ آبرو سے ۱۲	آنکھوں میں جگہ ملی ہے تنکو



لالے کی طرح جو دل پہ ہے داغ  
چھوٹے گاسخی نہشت و عشو



سر نہ خیر سے لٹے گا اور نہ تلوار سے ۱۲

ہاں مگر ہم منتیں ہونگے ابرو سے خمدار سے

ہوں ضعیف اس مرتبہ موئے میان یار سے

نا توانی کو حد ہے میرے جسم زار سے ۱۲

آج آئینہ ماسی مگر ہے گل گشت یار ۱۲

نکلی سوسن موہ نہ کو کالاکر کے اگلزار سے

گر بہار آئے تو زور جربل سے ہے یقین

توڑیگی بیل قفس کے پیدیاں ستار سے

بال اتے سر کے اوسنے رکھ دئی روزن میں جب

سمجھے ہم کالے کا سر نکلا ہے بہہ دیوار سے

جو ہر تیغ آزمائی کو ذرا دیکھ لائے ۱۲

کائے تلوار تیغ ابرو سے خمدار سے

ہو سکا خاکہ نہ اوس رو سے مدد کا گنجی

<p>۱۰ ایرہ کمینی بہت پانی لے گور پرکار سے ۱۲</p>	<p>۲۷</p>
<p>تو سانپ ہی محکوم کاٹ کہاٹے          ٹیلا جنو نکا جو بنائے          پہولا ہوا گل نہ پھر سہائے          لاشے کو میرے صبا اور ہٹائے          جو اپنے تہہ ہو گئے پر آئے          ہم لائے کے پہول توڑ لائے          جو آگے بڑھے وہ بھوکھائے          بس صبر کیا خدا سے پائے</p>	<p>گر زلف نہ اپنی وہ دیکھائے          یسی ہی خاک دھوٹہ لائے          ملبوس جو اُترا اور سکا پائے          ہون نگہت گل سے ہی مین پکائے          بین یار کے جان دل ہوا خواہ          دکھلانے تہہ داغ دل جزا نکو          بین روکے اوٹھا تو نہیں کھولے          اوس بت کے قریب تھے چھولے</p>
<p>۷</p>	<p>۸</p>
<p>ہر گڑھی یاد ہے جوانی کی          اب ہم حالت سہنا توانی کی          یان اجازت ملی نہ پانی کی          سگ جانان کی میہانی کی          خط دیا گفت کو زبان کی          اولٹی تاثیر ہے کہانی کی</p>	<p>جب پیری نے مہربانی کی -          روح لینے لگی گرانی کی -          مے کے خم ڈل گئے قیہ و عین          استخوان بعد مرگ کام آنے          قاصد اوس سے زیادہ کیا کرتا          نیند اجٹی ہے سنکے میرا حال</p>

آگرہ میں سخی رہے جب تک  
 شعر خوانی سے شعر خوانی کی

ہے خلش پر باغبان اور نگر میں میا د ہے

لے خذا حافظ تیراے بلبل ناشاد ہے

ہمد غلی ہی میں مشق و کثرت پیدا ہے

کسکی یہہ تقسیم ہے کون آپ کا استاد ہے

جلوہ حسن بہان حور و ش جو یاد ہے

روز و شب ہم کو تنہاے الہ آباد ہے

عاشق شیدا کی تیری سنکے مرنیکی خبر

خاتہ اغیار میں شور مبارک یاد ہے

گم حواس خنہ جیسے ہجر میں تیرے ہوئے

آہ ہے نالہ ہے غل ہے شور ہے فریاد ہے

شیفہ شیریں کا اک وان کو کہن ہٹا فقط





یان لب شیریں کا جو عاشق ہے وہ فریاد ہے

باد صرصر گہ اور ڈاتی ہے کبھی باد سموم

ہاے کیا بعد فنا مٹی مری بر باد ہے

۳۰ اک سخی ہے خانمان بر باد تیر عشق میں ۵

۳۰	خانہ از بخیر تک ورنہ صنم آباد ہے	۵
دم یار تانزع بھر لیجئے	سخنی زندگی تک تو مر لیجئے	
دیاد دل تو کینے لگے پینک کر	کلیجہ مین اپنے بہہ دھر لیجئے	
میری لاغری پر تو بنستے ہیں بے	کمر کی تو اپنے خبر لیجئے	
اہل آئے چھا پہنتے شہر کا	کہیں چلکے جنگل میں گھر لیجئے	
سخنی بھر جان مین کہانا کہان	غم دور سے پیٹ بھر لیجئے	
روئے آتشک کا عاشق دل بنیاب ہے		
سحر دیکھو آگ سے مرہط میمان سیما ہے		
دیدہ دل ہی کرینگے نظارہ حسن کا		
آستانِ یار پر گر غیر سد باب ہے		
روح صاف یار تشبیہ دینی تھے ہمیں		
دیکھیں کیا ترے ابھی تو چرخ پر مہتاب ہے		
غم نہیں کچھ کیسی کا گر نہیں شمع و چراغ		
قبر پر میرے ہجوم کر مک شہتاب ہے		
ہے اگر جالی کی کرتی سوج وریاے صفا		
حلقہ ناف صنم بھی بیگان گرداب ہے		

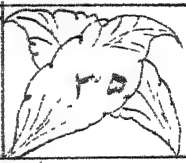
	<p>خواب میں رنجیدہ اوسکو دیکھ کر تم سخی مت کرو اس کا رزد بہہ خیال خواب ہے</p>	
<p>ہاں یہ اوس بت کی خاک پا لیتے کیا یہ ستہ اڑ دے جو کہا لیتے ہم پئے قتل سر جہ کا لیتے وہ جو روٹے تھے ہم منا لیتے مارتے وہ تو مار کھا لیتے گر نہ تم اسکو سر چڑھا لیتے</p>	<p>بخدا ہم نہ کیا لے لے گسیٹو نے ہم اونکے کیڑ پڑتے تیغ ایرواگر دیکھاتے وہ درمیان ہوںی عبث اغیار اونکے گسیٹو کو چھو ہی لینا تھا زلف سے شانہ کیوں ولیچ پڑتا</p>	
	<p>ہاتھ آتا جو بنجرت تل ۱۲ اے سخی ہم گلے لگا لیتے</p>	
<p>سخی یہ بات ٹھکانی تھی تنہا تو یہی اجی یہ بیل خوش نیکی تھے خوب بھی عدم سے میر نہائی تھی تنہا تو یہی اور سپنا ز اوٹنی تھی تنہا تو یہی کہتا تو سار زانی تھی تنہا تو یہی یہ بہکوا آکھ کھائی تھی تنہا تو یہی</p>	<p>وصیب پہ جانکی تھے خوب بھی نشا نہ کھکے اودھ چور نہ تیر نگاہ ہنیر خواجین حاضرے ٹھک پادگی یہاں تو صنف کچی پنا بیٹھا جاتا میر سوال کا بھی کچھ جواب دیتے ہو کسی پہا سے حال ہو لطف نظر</p>	
۸	<p>متھاری طرح سخی ہم ہی لیں ہر گز</p>	۳۲

۳۴ کسی سے آنکھ لڑائی کی تھیں خوب کجی ۸

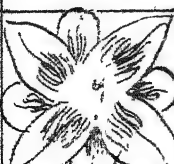
قاعدہ ترے بار بار آئے  
قاتل چو سر کو وار آئے  
اشتعلی ہو نصیب دشمن  
ابکی جو پیچھے فصل گل میں  
دل میں نہیں اسکی کچھ دوت  
چھولی ہی اپنے گھگھے غالی  
گل کہا نامراتپالم سے  
ایک ہفتہ میں تین چار آئے  
بارتقن زار اوتا را آئے  
تم زلف نہ کیوں سنوا آئے  
بھرو دیکھے کب بہا آئے  
آئینہ پہ کیا غبار آئے  
دامن میں ولیج کے غار آئے  
بلبل جو کھنکھنے بخار آئے



آیا جو سخی سے حرم  
ہم بزم میں اشکبار آئے



ریت ہی میں عز کرتے تھے جو آئینے لئے  
جکھا بین کروغوان میلر تو اوٹھ کر چلے  
میر و نیسے اگر انکو ہنسے انی تو میں  
روزاب تکرار محو کر گزرتی ہی اونہیں  
لہو گرگ آئینے کی لالہ شہ اوٹھا پکے لئے  
پان کھانیکے لئے مہندی لکھانیکے لئے  
عمر بہر رو یا کرو ان انکے بنسائے لئے  
گاہ آئینے لئے اور گاہ جانیکے لئے



زلف سی ہو بچے گوئد اسکو تو کیا عجب  
سائے کے خلقت سخی ہے کاٹ کھانیکے لئے



بہر جہان کسکا آفریدہ ہے  
جو گل سب غنیمت چہرہ ہے

تاست یا ربھی کشیدہ ہے  
پھر دہان اور کسکا دیدہ ہے  
یہ نہایت ستم رسیدہ ہے  
جو سافر ہے وہ جویدہ ہے

ہم سے ابرو بھی کچھ کچی پہ نہیں  
شیر نخچین لڑا نہیں سکن  
سیر و لکونہ چہرے صاحب  
کوئی راہ عدم میں ساتھ نہیں



سجھی حب کو برق کہتے ہیں  
وہ ہمارا دل پسیدہ ہے



کیا اس کو چوچہ نہیں کہتا ہیں  
برا تلک ہی فرق نہیں نکلیں  
جو حیرت لیس ہے وہ ہمارے دہان میں  
گردش بہرہ پس نہیں حرج کہہ ہیں  
بل اتواو کی زلف شکن در شکن ہیں  
نہ تن کفن ہیں نہ کفن پانہ ہیں

جو گلین رنگ بوجی دگر بدین ہے  
موسف زلف شکن دشمن ہیں  
صدہ فراق کا ہم دہا بنی ہے فکر  
گرد و نہر ہی تھر تھر معشوق ماہر  
اگلے گچی تہی بروغین یا کی فقط  
غویانی بعد مرگ یہ آئی ہمیں پسند



ہوئی گارستا ر قیامت میں محجی  
مغموم جو مصیبت شاہ زمن میں



عارض سے ہیں و اغذار لالے  
مان اے مرے بلنے بال لالے  
روٹے کو میر کوئی منالے

بل کہاتے ہیں کیونہ کالے  
ہے بار کمر پہ زلف او ہالے  
بو بے وہ جنازے کو میر دیکھ



اے جوش جنون بہار آئے  
شعر اپنے ہن بوتوں کے مالے  
بین سیر بہہ کالے ناگ پالے  
آتے میں نقاب موٹہ ڈالے

یہ پہلا ناہی سے ہاتھ اپنے  
منظوم ہے وصف سکندر ندان  
عاشق ہون از سے زلف کا مین  
اندھے چاکہ خواب میں بھی



ست ناکت گمراہ زلف میں جا  
طے ہونگے سحیحی نہ کو سکی لے



دم گنج جاسے بلہیڑا طے ہے  
ناگوار آئندے سے ہے  
اور بھر پاس مرے کیا شے ہے  
آج تو گھر میں ہمارے ہے

عشق گر جان ہی کا درپے ہے  
کسکی آواز ہے ان کا نو نہیں  
دل سے آزدہ جگر سے ناراعن  
کل اگر آئے تو کیا لطف رہا

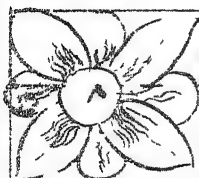


اے اجل واسے تری بے دردی  
مر گئے آج سحیحی بھی ہے



اس بیقرار کی نہیں مورت قمر کی  
شامت کچھ آگئی ہے نسیم بہار کی  
گر دشمنین مہر و ماہ میں لیل و نہار کی  
مسمت عروج پر ہمارے مزار کی  
تصویر ہے ہمارے تن و انداز کی

فرقت میں اصدادل سیما بارگی  
خوشبو سحر کو لائے نگیسولی یار کی  
مدت تیرے روئے منور کے عشق میں  
گہوڑا پہ چڑھ کے وہ آتے ہیں روئے  
پروانے حبیب کو شمع چراغان سمجھتے ہیں



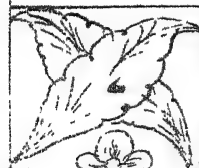
روز وصال ہی نہ خوش آیا مجھے سخی



یا د آلی یکل جو شب انتظار سے

اندھنوں شائیکی بن آئی ہے  
اور جنوں میں بہا ر آئی ہے  
اوسکی آنکھوں میں چربی جھانی ہے  
خوب خیال کی بن آئی ہے  
تیغ ایک آیدار کہانی ہے  
خوبروی ہے یا خدا آئی ہے  
خود نمائی سے خود نمائی ہے

زلف شب تک جو بنائی ہے  
حیف تاج ہے حبیب نے دامن  
کھٹے پروانہ شمع رو تجکو  
میری اونچی جگہ ہونے سے  
پانی مانگیگا کیا وہاں جسم  
کلمہ ان بتوں نے پڑھوایا  
جسم تن ہو گئے ہیں آئینہ



یار سے ہو بھلا رقیبوں کا



اے سخی بس ہی برائی ہے

ہے جنوں یا کہ اوسکو سودا ہے  
بت پرستی کا بھکو دھولے ہے  
میں تو روتا ہوں اور وہ ہنستا ہے  
اوسے کالے نے مجکو مارا ہے  
انپا دیوان راگ مالا ہے  
ٹھہر کیا موتہ کا یہ نوالا ہے

دن جو زلف سیہ میں جاتا ہے  
ہے جو زاہد خذا رسی تجکو  
ام بارش ہے برق جلوہ گر  
مشق گیسو میں مر گیا ہوں میں  
ہے جو مدوح وہ مٹنے طفل  
پرس مانگو دہن کا تو بولے



ہند میں تنگ آن ہوں نے کیا ۱۱  
اب سخی کر بلا کو جاتا ہے

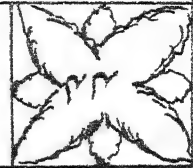


نہ چنے دوں تجلی سے رخسار نور کی بدلی  
کر رنگت آنکھ کی نہیں بند کی بدلی  
نظر نشہ میں ہے جب ہی مجھ کی بدلی  
شب سے ہوتی ہے پندش مجھ کی بدلی

نہ چاہوں مجھ کا نہیں مجھ کی بدلی  
چڑا ہوا خون عاشق جگر پر تیک وہ مارہ  
چہا یاد ختر نے موزہ دین دستا نشیب سے  
نہیں پیریں سو سپرد سواہ انور کے

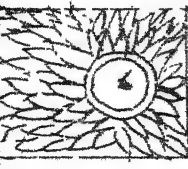


بقول نادور دیشان سخی پور بڑھتا ہے  
بنار سکی نہ ہو تو سوسے غازی پور کی بدلی

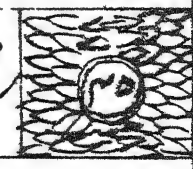


وصل کی شب بیک شام کرینگے شام  
جسم عاشق کی رگیں ہی کم نہیں رہیں  
بیخبر ہیں ابھی گہری لگی پیغام سے  
سہو کے یوں کہیں تار بیک کام سے

بجبر میں ہیں مراو کے زلف غبر غام سے  
ہو گیا فرقت میں رخ رو کا اوڑنا محال  
کچھ فی سناکت کہتا نامہ بر  
اوس بچ کی شکل سن لکھو کہانا کیا ہوا



دختر کی چاہ کا پس کا سخی کو ہے فقط  
کچھ غرض ہے شہت سے نہ مطلب جام سے

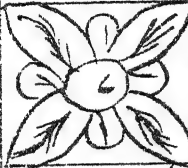


بلبل سمجھتی حوض بہا ہے گلا سے  
شوخی زیادہ ہے مریخون میں سے  
کیون مہر و ماہ پھر ہیں خانہ خواب سے

دھوا مڑا اپنا پشت میں گرد لگ آئے  
سودا گھر کا نور گوسے نکال دیوں  
گرد و نہ او کو کس رخ انور کی ہر تلاش

تھکوتو ہونو اب میں چھوٹوں غدا بنے  
باور کرینگے وہ قسم پوڑا ہے  
یاں ہی بہری رہی مری بوتل شر ہے

کیا خویجہ جو بیہ بین قبربان کو مجھے  
ہوٹا کسار اپنا سمجھتے نہیں ہمیں  
جنت میں بے شر طبعیور اپنی نگہم

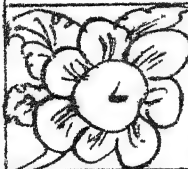


صبح مشعوہ کو سنی جائیں گے وطن  
ہیں آج ہم آٹا وہ بین پادر کا ہے



لا میں تشبیہ رخ کہاں سے  
سوسن بھی کہے جو سوز بان سے  
لاؤن میں مانگ کھکشان سے  
تیکے چن لائیں آشیان سے  
دربان سے لڑون کہ پاس بان سے  
اغیار کے پٹ پڑینگے یا لسنے

نسبت دی ماہ آسمان سے  
سی کی صفت بیان ہوگی  
تبیہ ملک کے نہ ہاتھ آئے  
سودا ہے جو بلبونگو گل کا  
یہ ہمارے شب وہ ملنے روز  
جیتنے نہ ہم سے بازی عشق



ہے نذر سخن سخی کو حاصل ۱۲  
یاں کے ہر پیر اور جوان سے



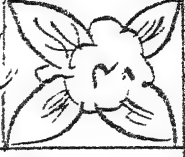
بن چھوڑ کے شہر و عین چکار کھلے  
شب ہو گئی گرد و پستار کھلے  
پہر آبلہ پاؤ عین ہمارے کھلے  
ہم قبر سے کر نیکو نظارے کھلے

آبادی جوشی جو ہمارے کھلے  
تم کہو کے جوڑی کو جو بیار کھلے  
پہر فصل ہمارے پہر لگی حشت  
وہ فاتحہ خوانیکو جو آئے پس دن

دوبے کی بیل شک کو ریاض الہی  
مشہور جسے کر تے ہیں تلوا کا پتہ  
کہدو کہ کتا رہی کتا رکھل آنے  
وہ یار کے ابرو کے اختار رکھل آنے



رکھتے ہیں پریشان سخی کو وہ ہمیشہ  
انکھ سے نہ کہی زلف سنوار رکھل آنے



بت پرستی مری بلا نہ کرے  
گالیاں دیکے مجھ سے کہتے ہیں  
وصل ہی میں وصال ہوا پنا  
اک صنم سے برا کیا مج کو  
دل نہ جا راہ سخت مانگ کی ہے  
برف کہاؤ نہ خیر کے ماتھوں  
مردم آپ ہی کی جان بچے  
رونا موقوف کر دو شبہم کا  
اجی خیرنوں خدا نہ کرے  
ہم کو پیٹے اگر دغا نہ کرے  
ہجرت کٹ نگی و فانا کرے  
ایسے دل کا خدا پہلا نہ کرے  
ادسا فر کوئی دغا نہ کرے  
ٹنڈا فقرہ کوئی جمانہ کرے  
اونکو دور یا سے آشنا نہ کرے  
اور گل سے کہو ہنسانہ کرے

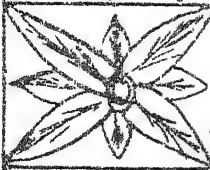


مرض عشق جو سخی کا سنا ۱۲  
بوئے وہ اوسکی کچھ دوانہ کرے

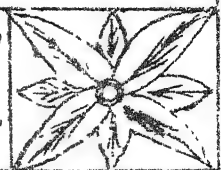


داب ہی تیغ مختصر ہی ہے  
آیا پہ طفل شک تو باہر  
سبھے ہم آپ کی گھر ہی ہے  
تجھ کو ظالم کیسا ڈر ہی ہے  
آج اوسکی ن میں گھر ہی ہے  
جب کو خالی پسند کرتی ہے

جس پہ چاہو لگاؤ شیر نظر دل بھی موجود ہے جگر بھی ہے



در ہم داغ عشق بین دل سپر  
پاس بنو سخی کے زہری ہے



## مثبت

سُہی کام تے ہی خنجر کھم آہن بہادر سوارانِ بانی کے لوہا ناسجاہن

ختم شمشیر پرو چمکے گردن پہکا تے ہیں

مثال شمع ہم ثابت قدم ہی رکھائیں مزارِ حبیب شمشیرِ قاتل کا ادھائیں

شفا دلی جو بھوکو بھوکھ ہے تلوار رکھائیں

دہانے قاصدِ تاپے کی غورِ ایل آہن بڑا اندیشہ ہے چمکیں ہر ذرتِ حین

خدا پہلے بلاتا ہی کہ وہ پہلے بلا تے ہیں

ہماری وارفتگی ایسے مہر ہی کھینچو ہم دلوں جیتوئے شہِ بولیں قیدیوئے

وہ ہمو آزماتے ہیں ہم ادھو آزماتے ہیں

غشائے ہر کلچر کا پتہ ہے دل کھڑا ضعیف میں چھوٹا نیسے وہ کہ چھوٹا نیسے

تاسف کے سوا ایمان توں ہی لڑکھائیں

تری حرکت کے میں قربانِ صدمہ کہ بولی کا میرے اللہ حافظ رہیو تو ناک کا لایکا

جنازہ میرا دستِ زینت وہ اٹھائیں

سزا سے بے تحاشا جو زمین پر نہ کے بل	ابھی روکا تھا ان لشکو کو یہاں پہنچ
بہرہ رکھے کیا کیسی بات کہ غلط طریق پر	
سب گچھیں گے چپکے چپکے من و مگوئی میں	یہ کیسں شک و شبہ کیسے کا نام
اگر گل بستہ ہیں گلشن غنچے جسک استہ ہیں	
کرین ان باتیں بیکہ پنے سکا نوکی	فرشتہ نکو خیر و خیر مانگین سما نوکی
وہ نہ لے کرتا ہوں بوجہ شک یا بدگمانی	
وہاں میکے چرچے ہیں اس علم کی خبر نہ	تبا کر مرگ کا شوق او کو افسردہ کر دینا
سنا گج اپو گھر میں ہلکے بجاتے ہیں	
اقالی نشاۃ کیا وقت ہے اور کیا ہے	عجب اس عاشقی کا اثر اپنا کارخانہ ہے
بہین نہ بیٹے اونٹوں میں لکے مانتے ہیں	
ڈرا چو کو اونٹوں سے امین کچھ میری مقلد	سنی ہے عید ہو سیکے کشتن علی ام
سخی جو خادماے دشت پر کمین چما ہیں	

## ایضاً

برجی لذت میں پہلو سے ہم تنگو جانیں	فرشتہ سب کے بیٹھو گد گردن ہلا ہیں
کیسے چیریں نالیکے طاقت آزمائے میں	
کیدن مہربانی اور غایت چیر چیں	یہ فراتے ہو گئے ہیں وہ جلوہ دیدہ ہیں

	کلیجا تہام کو کھڑکی کا پیرہہ اوٹھاتے ہیں	
خبر سنا مکی سکھوں کے چائے جلے ہیں	ابھی تو بام گردن تک تیرا تیرا	
	آپ کو دیکھنے کے لیے لگا تے ہیں	
نہ روز اپنا گھونیر کہتے ہیں نہ دیکھیں	یہاں سے دور ہیں ایدل وہیں نہیں دیکھیں	
	ایسا ہوا تجھ کو بھی سے میں تھلاؤں آتے ہیں	
یہ مجھ پر بعد مدت غنا کا سیک ہے	اجی پور ہند پر کدھر چا نداج نکلا	
	کہاں سے ہوئے ہنکے یہ شام آپ کے ہیں	
یہی بازی خوشی کی ہے	لیکے چلے مارے انچکا اونکا وہ بوسہ	
	بریر دیوین ہم اس شرط سے آہیں لڑا ہیں	
چمن کی سیر کی تپ صنعت خوب سمجھ	سی مثل لب تلخ گنج اونکا خوب سمجھ	
	یہ گلو کی گلی کو غنچہ سوسن بنا تے ہیں	
کہیں تو تہین جیسے چار اوہم غائب	کہیں تو تہین جیسے چار اوہم غائب	
	پیسے پی کہاں کہہ کہہ کے یہ کس کو بلا تے ہیں	
مثال مہر تابان کتب ہونے لگی	ہمیں کیا چودہویں کا چاند یہ گردن دیکھا	
	ہم ایسے پشت سین اک حسین کا موند دھلاتے ہیں	
مشت ختم ہو سہ سہ سہ راہ والی	سختی اسطرح کی غل ساویسہ پڑے	
	بہت ہم زم زم میں جہاںک مشاق پار تہین	



سوکو غریبان سیر کو جرم وہ جاہلین  
 سنا پھر گھر میں اپنے شام گاتے بجاہلین  
 پیر کاظم کا کوچہ پہلے پہنچا گویا  
 سواغرا مبارک خلعت پوشا کپانے ہیں  
 نئی صورت سے انکا روپ وہ ہکھو لوٹا ہیں  
 یہاں تھا محبت کا نتیجہ تو کوئی دیکھے  
 ہمارے مرگیا صد مکرنا چیت رہنا  
 جنہیں غش شرکان کی حالت پر دیکھی  
 تہا را نگ سے کیوں کہا گناہ دل تھا تو  
 کہہ دیجئے تھیں سب تکملہ کوئی اوس کو  
 پریشانی رہی واپس سر پر بلائی  
 مرا شکو کو ہی صورت دیکھتا تو جاتم  
 نظر کا دور قبو کا خطر سایہ کا اندیشہ  
 سب مرگیا جہانک گر کوٹھے سے رو پڑیں  
 قبو سے دوسرے جاگتے پیچھا نہیں جاتا  
 کیوں جہانک و نکاسا اپنی صورت نہ بچا

صد قبر و سلسلے کی ہی سر و جلاہین  
 جہا وعدہ کی شبلی وہ یوسفین قرین  
 بغل میں تھوڑے پھوٹوں میرے روکڑے ہیں  
 ہماری لاش پر اپنا ڈوٹہ وہ اور آہین  
 ہمارا کام کو کاغذ پہ لکھ لکھ کر دلاہین  
 کہہ کر ہم دوسرے میں پہنچے سارے ہیں  
 بہت نازک طبیعت تھیں یہیں سب جاہلین  
 وہ سو صد ادرشت نگر پاؤں جاہلین  
 ہی رہا جو جہان فرما رہا جاہلین  
 اب بھی جو تیسچ ہم ہی سو صد جاہلین  
 مگر سپر ہی ہم اوس لف کی بہن سناہین  
 پہلے کے ہو گئے سچو دگر سے باہر تھیں  
 غضب سے اپنے اپنے گھر کیلے چلے گئے  
 کفن پر کمر لکھ دیا کیسے رہے جاہلین  
 کسے خواب میں کہا ہم کیا ان کو پاتے ہیں  
 فقط ہر اس کے وعدہ پر وہ بڑھ چلاہین

سخنِ دو کھانی کا ہے ہندوستان میں جنکو

عنایت سے خدا کا پیہن تین جاتین

## اشعار حاشیہ گلزار نسیم

باتوں کو ملا کہا کہ ہیبات  
آنکھوں سے جواشک کے بند ہے تار  
چھلے کو حریف یوں بدل جا  
تعویذ کو اب سرچڑھاؤں  
ہنسی نے میرا گل نہ گھونٹا  
پتہ مرے کا نکاح نہ کہڑ کا  
تھا خوبجے دہکدہ کی سے دڑتی  
خوشن شکیں کسین نہ کیوں داک  
مانا بالے تھے بالے بہولے  
ہیکل چپکے مجھے جگاتی  
رٹنا نہ تھارات ہی کوڑو نکو  
بجلی مرے کانچی نہ تڑپی ۱۲  
ٹہنگانہ لگائے اس آبی جی  
جس نے مجھے ہاتھ ہے لگایا

خاتم ہی بدل گیا ہے بذات  
پڑھنے لگے یوں سخی کے اشعار  
زیور مجھے کچھ خبر ندین ہاے  
جگنو نکو نہ اب گلے لگاؤں  
کچھ چپا کلی کا مونہ نہ پہوٹا  
بالی کو ہوا نہ کچھ ہی دھڑکا  
پازیب کے زیب پا نہ کرتی  
کنگنا کیوں تھکڑی نہ بن جا  
گھنگرو مرے پانوں کے نہ بولے  
زنجیر ہی کا شغل مچاتی  
سونا ایسا ملا چھڑوں کو  
پہونچی کو نہ پہونچی کچھ خبر ہی  
ہے آرسی مونہ بھی دیکھنے کی  
وہ ہاتھ لگے کہیں خدا یا ۱۲

سہدین تنگ نبتوں نے کیا ۱۲  
اب سخی کر بلا کو جانا ہے

نہ چاہوں ہم جانیسے کچھ طور کی بدلی  
چڑا تھا خون خاشاں جس پر ایک وہ تازہ ہے  
چہا یا دفتر نے مونہ ہیں سوتا شیشے سے  
نہیں کے پیرن سوسو سپرڈ سٹوہ انور کے  
نہ چاہوں دوں تجلی سے ریشہ نوز کی بدلی  
کہ رنگت اب تک اس کی نہیں نہ دی بدلی  
نظر نشہ میں ہے کے جب ہی مخمور کی بدلی  
شب سے ہوئی ہے پر شب و بھر کی بدلی

مقبول نا درویش ان سخی پور تو جلتا ہے  
بنارس کی نہ ہو تو سوسے غانی پور کی بدلی

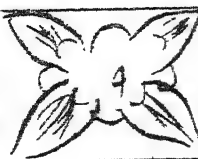
بجین بریں ما اسکے زلف منبر فام سے  
ہو گیا فرق میں غرور کا اور نام حال  
کچھ شفی کی بات کہتا نامہ بر  
اوس کی شکل سن لکھو کہانا کیا فرد  
وصل کی شہجہ کا ستانہ کرینگے تہ سے  
جسم ناشکی رگیں ہی کم نہیں ہیں سے  
بیخبر ہیں ابھی گہیر لنگے بیغام سے  
سور کے دیوانہ کہید جاتا ریگا کام سے

دختر کی چاہ کا چسکا سخی کو ہے فقط  
کچھ غرض ہے شہت سے نہ مطلب جام سے

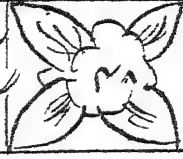
دھوتا مٹا اپنا طشت میں گر و گل آہ سے  
سودا رکھا تو رگوں سے نکال دیا  
گردنہ او کو کس رخ انور کی ہر تازہ  
بلبل سمجھتی غرض میرا ہے گلاب سے  
شوخی زیادہ ہے مہر خون میں شہا سے  
کیوں مہر و ماہ پر تہیں خانہ خراب سے

<p>کیا خویجہ جو عید میں قبر بارگاہِ مجھ          بونِ خاکسار اپنا سمجھتے نہیں جہین          جنت میں تیج شریطیہ اور پیشینگی ہم          تھکو تو ہونو تاب میں چھوٹو نغز ایسے          باور کرینگے وہ قسم پورا ہے          یان جی پیری رگسری بوتل شربے</p>	
<p>۷</p>	<p>۶</p>
<p>۷</p>	<p>۶</p>
<p>۷</p>	<p>۶</p>
<p>بن چھوڑ کے شھر و عین چکار کھلے          شب بگلی گرد و پرستار کھلے          پہر آبلہ پاؤ عین ہمارے کھلے          ہم قبر سے کر نیکو نظارے کھلے</p>	<p>آبادی جوشی جو سہماں کھلے          تم کہو لکے جوڑی کو جو بہار کھلے          پہر فصل بہار عین پہر لگی حشت          وہ فاتحہ خوانیکو جو آئے پس دن</p>

دوبے نہ کہیں لاش کے دریا میں ل مار  
شہور جسے کرتے ہیں تلوار کا پنا  
گہدو کو کنا سی کنا سکل آسنے  
وہ یار کے ابرو کے اٹھار کھل آئے



رہتے ہیں پریشان سخی کو وہ ہمیشہ  
گھر سے نہ کہیں زلف سنوار کھل آئے



بت پرستی مری بلا نہ کرے  
گالیان دیکے مجھ سے کہتے ہیں  
وصل ہی میں وصال ہوا پنا  
اک صنم سے برا کیا مجھ کو  
دل نہ جا راہ سخت مانگ کی ہے  
برف کہاؤ نہ خیر کے ہاتھوں  
مردم آپ ہی کی جان بچے  
رونا موقوف کر دو شبنم کا  
اجی نہیںون خدا نہ کرے  
ہمکو پیسے اگر دمانہ کرے  
ہجرت تک زندگی و فانا نہ کرے  
ایسے دلکا خدا پہلا نہ کرے  
اد مسافر کوئی دغانہ کرے  
سندا فقرہ کوئی جمانہ کرے  
افنکو دریا سے آشنا نہ کرے  
اور گل سے کہو ہنسانہ کرے

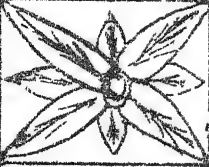


مرغن عشق جو سخی کا سنا ۱۲  
بولے وہ اوسکی کچھ دوانہ کرے

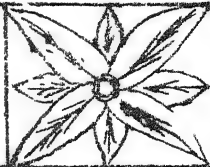


داب ہی تیغ مختصر ہی ہے  
آیا پہر طفل شک تو باہر  
تجھ کو ظالم کیسا ڈر ہی ہے  
آج اوسکی ن میں گھر ہی ہے  
دب ہی تیغ مختصر ہی ہے

جس پہ چاہو لگاؤ میر نظر  
دل بھی موجود ہے جگر بھی ہے



درہم دایع عشق میں دسپر  
پاس بنو سخی کے زہری ہے



## مثبت

بہادر سوارانِ بانی کے لوٹا مانجا ہیں

سُرمی کا مہم تے ہی منہ بھر کر آئیں

خمشیر پروں پھکر گردن جھکاتے ہیں

مراضی بہ شمشیرِ قاتل کا ادھار ہیں

مثالِ شمع ہم ثابت قدم ہی رہتے ہیں

شعاعِ دلی جو ہو ہو کھو کھو بے نظار کہا ہیں

بڑا اندیشہ ہے دیکھیں ہر وقت میں ہیں

وہاں سے قاصدِ تابہ کہ غورائیل آئیں

خدا پہلے بلاتا ہے کہ وہ پہلے بلائے ہیں

نہ ہم دلوں جینو سنسے نہ بولیں قیوسے

ہمارے وارو کی ایسے ہم ہی اکیسے

وہ ہمارا دلاتے ہیں ہم اور کھو آدھانے ہیں

ضعیفی میں چھوٹا نیسے وہ کوچہ چھوٹا ہے

عشق تے ہیں کلچر کا پتہ ہے دل اکھڑا ہے

تاسف کے سوا یاں بون ہی کو کھرا ہیں

میرے اللہ حافظ رہیو تو ناک کا لٹیکا

تری جڑ کے میں قبربانِ صدقہ کبریا کی کا

جنازہ میرا درست نہیں ہے وہ اچھا نہیں

سز سے بے تحاشہ جزین پر کر کے بلے	ابھی روکا تھا ان شکنوں کو ہر نہر کے
یہ نہ لڑکے کیا کیسی بات کے خطا طریقت ہیں	
سب کچھ جوں کے تو چھین جوں سے مکتوب ہو گیا	یہ نہیں شک جس کے آئیے سکے کا نام
اگر گل بستہ ہیں نہیں غنچے عسکارتے ہیں	
کرین ہل تین کیر کھلے پنے سکاؤنچی	فرشتہ نکو خیر و خیر مانگین سمانو مچی
وہ نہ لے کر تا ہوں جو عرس پایا ملا ہے	
وہاں دیکھ چرچے ہیں اس غم کی خیرینا	تبا کر مرگ کا شق و کجا افسرہ مکر دینا
سنا سن اپنی گھر میں ہلگاتے بجاتے ہیں	
تعالیٰ اشد کیا وقت اور کیا بات ہے	عجب اس عاشق کا الٹا پلٹا کا رخا ہے
ہمیں نہ ٹھہراؤ نہ وہاں لئے منائے ہیں	
ذرا تو آؤ تھے ہمیں کچھ میرا ہی مقلد	سنی ہے صدیاد ہو سیکے کشت غم کی آمد
سخی جو خار ہائے دشت پر پائین چکا ہے	

## ایضاً

برحق اللہ میں پہلو سے ہم تنگو جگائیں	فرشتہ جگے بیٹھ گدگد گردن ہاتھیں
کیسے چیزیں نالیکہ طاقت آزما تے ہیں	
کیسے مہربانی اور عنایت چہرے ہیں	پہرے مانتے ہو کو ٹپے وہ جلوہ بکھارتے

	کلیجا تمام لو کہڑی کا پردہ اوٹھاتے ہیں	
میں نے	ابھی تو بام گردون تک پہنچا تھا	خیر سب تکی پہلو ملک پہنچا کے جاتے ہیں
	اب گئے دیکھنے لگے کہاں سے لگاتے ہیں	
نکروں پر آکر کھونٹیں ہوں نہ دیکھیں	یہاں سے دو بہن ایل دہنیں نہ دیکھیں	
	ادھر آجکوا لگی سے میں تلوادون آتے ہیں	
یہ مجھ پر بعد مدت غنا تک سب سے ہے	اجی پور مہینہ پر کہ ہر جا نداج نکلا ہر	
	کہاں سے ہو کے یہ شام آپ سے ہیں	
یہی بازی خوش آنی ہے ہم سے	لیکے جس پہلے مارے انچر کا لو کا وہ بوسہ	
	بریر و یونین ہم اس شرط سے نہیں لڑا آئیں	
جس کی سیر کی تپ نہفت محبوب ہم سے	مسی ملنا لب تلکچ اوں کا خوب ہم سے	
	یہ کہہ کر وہی لگی کو غنچہ سوسن بناتے ہیں۔	
کہہیں تو نہیں جس پر اور ہم غالب ہے	کہہیں تو نہیں یہاں دل جی کا طالع	
	پیسے پی کہاں کہہ کہہ کے یہ کس کو بلائے ہیں	
مثال مہر تابان گنگا ہونے ہی ہے	ہمیں چودہویں کا چاند یہ گردون دیکھا	
	ہم ایسے طشت سیرت کو حسین کا مونہہ دھلاتے ہیں	
شلت ختم ہو سہ سہ سہ واہ والیجی	سخی اب اسطر حلی غزل ساویسے پڑو	
	بہت ہم بزم میں جا کر مشاق ہارت ہیں	



سو گز غریبان سیر کو جہدم وہ جاہلین  
 سنا پھر گھر میں اپنے شام گاتے بجاہلین  
 ہر کالام کا کوچہ بچے ہر کجگو گراہلین  
 ہوا فرما مبارک خلعت پوشا کپا تے ہلین  
 نئی صورت سے انکا روزیدہ ہکو لوٹا ہلین  
 یہ بظاہر نجات کا نتیجہ تو کوئی دیکھے  
 ہمارے مرگیا صدمہ نکرنا چین ترہنا  
 جنہیں ہے عشق شکرانہ کی حالت بخور دہی  
 تنہا رات گئے کیوں گناہ دل تھا تو  
 کہیں شیشے سے تکرار کوئی اوس شکر  
 پریشانی رہی وہاں سسر پر بلا آئی  
 مرا شکو کو بھی صورت دیکھتا تو جاتہم  
 نظر کا ہر قیون کا خطر سایہ کا اندیشہ  
 سب مر گیا جہانک کر کوئے سحر وہ چلین  
 قیون سے ہوسٹے جاتے پیچھا نہیں جاتا  
 کسی کو جو مکین اور گناہ کی بھی نہیں تھا

صدائے قبرستان ہی ہی مرد جلاہلین  
 جہا وعدہ کی شبانی وہ یوں ترہلین  
 بغل میں عقدہ دیکھو بانوں میں لڑکھلین  
 ہمارے لاش پر چنا نو پندہ اور آہلین  
 ہمارا کام کو کاغذ کی گھڑی کمر بستہ ہلین  
 کہہ کر ہم کو دیر پہنچو سداہلین  
 بہت مال کا تلیقہ ہو نیندیں بجاہلین  
 وہ سوئے دشت نگو بانوں جاہلین  
 یہی وہ راہ جہان فرما رہا جاہلین  
 ابھی تیرے پیچھے ہم ہی سوئے جاہلین  
 مگر اس پر ہی ہم اوس نف کی بہت سناہلین  
 پہلو کے ہو کے بخود گھر سے باہر آہلین  
 غضب سے ہانپے گھر کیلے چلاہلین  
 کفن پر کیر لکھ دینا کیسے رہے جاہلین  
 کیلے خواب میں کیا ہم کیلا انکو باتہلین  
 فقط برسات کے وعدہ پر وہ بڑھ جاہلین

سخنی دھو حذالی کلبہ ہندوستان میں جنکو

عنایت سے خدا کے اپنی تہنیں جاہلین

## اشعار حاشیہ گذار نسیم

ہاتھوں کو ملا کہا کہ ہیما ت  
آنکھوں سے جواشک کے بند ہے تار  
چھلے کو حریف یوں بدل جا  
تقوید کو اب سرچڑھاؤں  
ہنسی نے میرا گلہ نہ گھونٹا  
پتہ مرے کا نکاح نہ کہہڑکا  
تھا خوبجے دیکھد بلی سے دڑتی  
جو شش تکین کسین نہ کیوں داک  
مانا بالے تھے بالے بہولے  
ہیکل چپکے مجھے جگاتی  
لڑتا نہ تھارات ہی کو دھوکو  
بجلی مرے کانچی نہ تڑپی  
ٹہنگانہ لگاے اس آبی جی  
جس نے مجھے ہاتھ ہے لگایا

خاتم ہی بدل گیا ہے بد ذات  
پڑھنے لگے یوں سخی کے اشعار  
زیور مجھے کچھ خبر بندین ہاے  
جگنو نکونہ اب گئے لگاؤں  
کچھ چپا کلی کا مونہ نہ پہوٹا  
بالی کو ہوا نہ کچھ بھی دھڑکا  
پازیب کے زیب پا نہ کرتی  
کنگن کیوں تیکڑی نہ بن جا  
گھنگرو مرے پانون کے نہ بولے  
زنجیر ہی کا شغل مچاتی  
سوننا ایسا ملا چھڑوں کو  
پہونچی کو نہ پہونچی کچھ خبر ہی  
ہے آرسی مونہ بھی دیکھنے کی  
وہ ہاتھ لگے کہیں خدا ایا

# رباعیات

دیر ہے بعشق زلف لبر دیکھا  
سودا ہے بعشق زلف لبر دیکھا

صحرے بعشق زلف لبر دیکھا  
دیکھا ہے سخی نے بہ پہ پہننے او نکو

## و

زلف تو کی محبت ہے گرفتار نہیں  
شرکان پہ نظر ہے یہ سردار نہیں

آنکھوں کا تفتیش ہے میں بجا نہیں  
کن کن باؤں کا سخی شکر کروں

## و

دیوڑا نہ کی طرح سے دامن دیکھا  
اس طفل سرشک کا لڑکپن دیکھا

آنکھوں میں سخی رہے یہ تیرن دیکھا  
پیرخانہ چشم میں ٹکڑے گیا ۱۲۱۲

## و

عاصد فاسد ہی بنے صدمہ دیکھے  
دنیا میں آکے اہل دنیا دیکھے

سوطر سکے یاں فساد برپا دیکھے  
آنکھیں ہوند و دیوہی عجبی کو سخی

## و

دن بہ ہی قیام کا نہ سامان پایا  
مہر ابل غربت بان دیکھا

گرد و کو ہمیشہ گردان پایا  
جل جلکے سخی روز بہ کہتا ہوگا



# ولہ

چاہت جسکی وجہ سے خواہش بھی ہے  
بجائے ستارہ پہ نوازش بھی ہے

افراط سے ہنسنے میں رش بھی ہے  
یعنی ہے یار اپنا پہلو میں سخن

## قطرہ تاریخ ختم دیوان ۱۲

جسمین اب ختم ہوا ہے یہ کلام  
ہو ادیوان سخن کا بہہ تمام  
۱۲۷۰ ہجری

ہو بے سن بارہ سوا ورتہ میں  
لکھ دو یہ مصرعہ تاریخ سخن

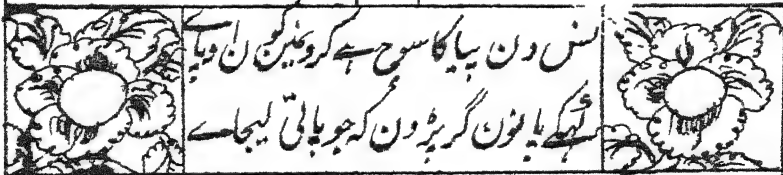


یہاں سے زبان بجا کہ کی چیزیں ہیں حسین صنف کا تخلص انور تھا



ناری چہا نہ بدیس سد ہارا  
نگر بھلاے گھر بسر لے  
جب نہ ملی آدن کی باری  
اس کہہ کہہ جیا کہون لاگی

ایک سے نر جگ کا نیارا  
برسن جاے بدسو اچھائے  
راہ بہت تریا نے نہاری  
پیشن لاگی رون لاگی ۱۲



چتے بچھی ہیں سب جانو  
اس بدہ پاتی کلہہ پھو لی  
اے نیارے برین کے برما  
اے بالہم پردیس جو یا ۱۲  
اے ہمرے بسر آدن ہارے  
ہمرے ساتھ کیسی یہہ کینی

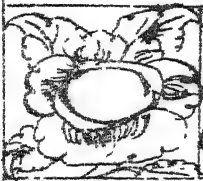
جب تریا اس بات بکہا نیو  
ایک سکھی نے کین متائی ۱۲  
اے پیارے برہن کے برما  
مجھ برہن کی کنور کنہیا  
اے ہمرے سرچ ہن پیارے  
جب گئے سد ہو نہنیں لپنی

ہاں بیو کا سن مان رہا نی ۱۲  
 تم تو جہاں بد سوا چہاں سے  
 تھکا تو پر دسوا بہاں سے  
 بہولت ناہین بتیان تمہری  
 تم بن ندیا آوت ناہین  
 سونے گہراں درت اکیلی  
 بالہم تھکا ایسا چاہئے ۱۱  
 اس میں تھکا جان جو لیتی  
 کہہ پر تھکے پیٹیم پیا رے  
 کن دیواری نے جدوا کینو  
 کون سوت سے پریت ڈراہو  
 لے بدھنا بٹھاری توری  
 کن پیمایو بالہم سور ۱۲  
 اب ہم تھکا بات بتائی  
 یا تم ہمکا درس دیکھاؤ  
 آؤ بالہم جنم سنگھا تی  
 آؤ تھکا گروا لائی ۱۲۲

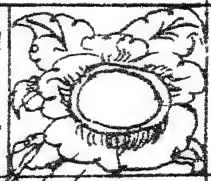
کا ہے کہووت مور جانی ۱۲  
 ناہک ہمرا گنوں لائے  
 ہیکام بن چین نہ آئے  
 نسبت ناہین صورتیان تمہری  
 سونی سچہا بہاوت ناہین  
 مری جات تمہری البیلی  
 اچھی سواری پریت بنا ہے  
 کو او او پاؤ سے جان بدیتی ۱۲  
 بیٹھ رہے ہو کس من مارے  
 مور بلیم اپنا کر لیںو ۱۲  
 کا ہے ہمرا سہ سیرا یو ۱۲  
 کا لکھدین کرم ماسورے  
 چھہ برہن کا صبر بٹور ۱۲  
 بس ہیچو کہانی مرجائی  
 بالہم آؤ سینان آؤ ۱۲  
 کہ جورت برہا کی مائی ۱۲  
 آؤ تمہرے بل بل جانی ۱۲

کا ہمرے ترسائے ہوئے  
کا بربہن کے جارے پیہو  
کا جب ہمراہ چھ آئیو  
ہم مر جائے تو رو رٹائی  
نین سے پنکھ سے آؤں  
چہر پڑی ہوئے سو جاتے  
تمہری بردگن جو گن بٹوئی ہے  
بستی چٹھوں بن بن سبھوں

کا ہمرے ترسائے ہوئے  
کا بربہن کے جارے پیہو  
کا جب ہمراہ چھ آئیو  
ہم مر جائے تو رو رٹائی  
نین سے پنکھ سے آؤں  
چہر پڑی ہوئے سو جاتے  
تمہری بردگن جو گن بٹوئی ہے  
بستی چٹھوں بن بن سبھوں



انک بہوت سا کے کر جو گن کا بھیس  
سائیں تمہرے کہوں جان ہو چھریس



جبکہ پانچے پہاتے چہاتی  
اوپر اوپر پتا لگا یو  
واہی نگر لیں بسیر  
پہور ہے پاتی پنچا یو  
تب گنا اس بولن لاگا  
جاسے بیٹھ ہی دو کہہ دیکھا  
تمہر و پاؤا واہی لکھیا

جب بربہن کی لکھ گئی پاتی  
پاتی لے سنگنا اوڑنا یو  
جون نگر ہے سکھ کا ڈٹرا  
رو کہہ بھج پرین گنوا یو  
بلک بلک ات رو دن لاگا  
ہمے گرم کا یا ہی لکھیا  
آئے سو انکا دیکھا

ڈانک پاتی لکھہ پھو ۱۲  
جاگہا سون بیج پر را کہی  
نر ماری سے جامی ملائی

انسو پوچھو بات ۱۲  
چہر تریا دھیرج را کہے ۱۲  
پہر ہم تمکا گھر لیجائی



گھر ماریا تریت ہے یہاں کو کہہ ہو  
چلو دیسی دیس کا کہ دنیوں کا سکھ ہو



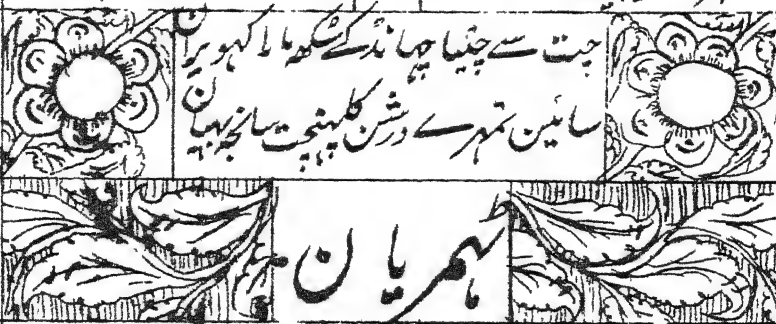
تب اس پاتی لکھہ پھو ۱۲  
اے ہماری برائی ناری ۱۲  
پریت کی ریت بنا ہناری  
اے دو کہیا رے کی دو کہیاری  
سکھ گہڑی تمہری پاتی لایو  
باچن لاگا تمہری پاتی ۱۲  
یات بات پر رکت پہا یو ۱۲  
ترپن لاگا جوگی سمتہ ۱۲  
کیسو بروگ سگراہر دینو ۱۲  
کا جانے تمکا سکھ ہوئی  
سو نے گھر ماکس ہو اکیلی  
مگین ساتھ بنا پین ماری

جیکٹا ایسو سمجھایو  
اے ہماری بنیان پیاری  
اے بالم کی چاہن ماری  
اے برائی بہن پیاری  
کہیم کس سنگٹا لے آ یو ۱۲  
جیسں تمہرا جلم سنگٹھاتی  
بول بول پر آنسو آ یو ۱۲  
بیاکل پیو بروگی سمتہ ۱۲  
کا ہے ہمکا گہا ہل کینو ۱۲  
اپنا دکھرا کہان لگ روئی  
کا بہن سنگھ کی سکھی پہلی ۱۲  
کا بہن ساتھ کھلاون ماری



تمکا پٹ الیکسی کیسٹو  
کبھون بدیس نہ آوت بالم  
کیو اونا بلمیس کی بیان  
جاگت جاگت انگہیان پھین  
شم بن تنکو چین نہ پا یو  
سبری نامین سورتیان تہری  
لست ہہون ن رین گنوا یو  
تمکا اپنا درس دیکھی بے

تمہ ای نہ سنگہ بے دینو  
ایسونیک جو بانت با م  
اے اب سن پردیس کی تیان  
جیت تم بالم سے چھوین  
کبھون ہکا بنید نہ آ یو  
پھولی نامین تیان تہری  
بس تم ہم بن چین نہ پا یو  
تمہرے دیکھیں کجا اب لی بے



جلما کرے توڑی ٹھہری رے انور  
جیارا ہر توڑی ٹھہری رے انور  
پہاٹ پرتوڑی ٹھہری رے انور  
باندھ دھرتوڑی ٹھہری رے انور  
ایس رچرے توڑی ٹھہری رے انور

جلما کرے توڑی ٹھہری رے انور  
جب ہوساوت من تر باوت  
رین نامین سبرت نامین  
اس میں چاہت گانڈہ دال کے  
پہر کن لگین انگہیان سوڑی



پہر سوچہ کین رس کی بقیان پہر سوچے لگاوت ہے چھینا  
 اگلی تکڑ کی یاد کھان ان ہو گئے بسری رتیان  
 کل سورے گلے نہ گئے انور کر جو رہی ہوں آٹھ پھر  
 آج اپنے کر جکا پیار ہے یہ نہیں جانگئی ان کی گہتیان

### دیگر

من موہن نہ پریت کری اب مت بدہ موری گئی گئی  
 ات پیار کریں کہ لگا کر چل چنے من مان جولی سولی  
 کر چورت ہوں اسے چہا ند موہے تکسیر کہتا جو بھی سبھی  
 انور انگیا سوری سکے ہے پہر ہون ری پاگ لئی سولی

### ٹھمری

اب میں ناہیں سوہت ہے پیتم بن موہے ناگر یا  
 تن میں کی سدہ سیرا گئی من ہیرت واکي ڈاگر یا  
 لٹ جھٹکاٹے بالن کی کانٹے پڑو اسے کامر یا  
 انور جو گن کا ہدیس پہر موہن بن بن باور یا



# شہری

آیو آید میرا سازنک الامین داری جاو  
 مکت شہر اسیس بر لبے لال پگدہرن مان چہا جے  
 سُنہ رکھ سبے باتسریا جے سوہٹ گلے نچ مالا — مین داری جاو

## داد رے

آج بلمو نخر یا چراے گئیو  
 ایک نخر ہر دیکھنے نہ پاؤں گوری کا جیتے ساے گئیو — آج  
 سو مان کہد یوں لاکھ مان کہد یوں انور سوے رہی گئیو — آج

## دیگر

جہو ست آوے بلم ستوالا ۱۲ بلم ستوالا بلم ستوالا  
 آوے سہری سبیل بیتی آوت برنگاؤن والا — بلم ستوالا  
 ایک ستھ مان بوتل مدہ کی سوچا ستھ مان لین بیالا — بلم ستوالا  
 دیکھو کھی تم چہاؤتہ ہکا ٹوٹے ہر اسوہن مالا — بلم ستوالا  
 ات ستوار بہیو ہے انور بہین مان توہورت سال والا — بلم ستوالا

## دیگر دہن پرچ

سور تمہیں سے لٹکن ٹوٹا رہے      ٹوٹا ٹوٹا ٹوٹا  
جاؤرے انور ہم سے نہ اولو      ہواں پال سب پہرہ سے  
سور تمہیں سے

## دیگر دہن پرچ

ہو لگا پہر نیم چلیں گوری ر      نیم چلیں گوری نیم چلیں گوری ر  
چار کھل ڈیا بہیندائیں اپنے علم کی چوری رے - ہو لگا  
انور راہ جو روکن لاگے بانوں ہی کر چوری رے - ہو لگا

## بہجن بدین بچری ومانٹر

کب لگتی ہے گنوٹوان رام      کب لگتی ہے گنوٹوان رام  
اچھی نیکی گھڑی سے بلاؤ لٹکن بچارے ہمہنوان رام  
نہر سے مین اوگن چھپون رو سے سور استخوان رام - کب لگ  
ہم سے بیا کی چودہ بکیر یا کھان ہوئی ہے رہنوان رام  
بدینا کہین شگلانی دھرو انور باٹ کی کہا طرسنوان رام - کب لگ

## ہولی

گوری انگیار نگاوت لال لال      ہوری کے رنگٹان ٹال ٹال

پختہ ہونا کہ سرسبز ہستی کو سب سے بڑا مال - گوری  
 پہاگ کی رشتہ سہا دن اور دیوہ چاٹو سال - گوری

دیکھو

دیکھو آدھ سال کبھی رسے میں کما آدھ سال کبھی رسے  
 ایک طمانی روا اوچھڑ - ہمیشہ محسوس داکو بنی رسے  
 آل قرآن یو جا کہ حق سے ابراق ہی رسے کے ات سراج کری رسے - دین کا  
 اور علی کے بل بن جاؤں کہینوں خدا سے ملی رسے  
 شمس کو کو تیج جو اٹری دین کی فتح تھی رسے ملی تاپے ناد علی رسے - دین کا  
 سن حسین کے میں بکھاری اور نیٹ سخی رسے  
 اسیو امام پہنے ملک شرجی شہادت کی رسے - جانین بات سخی - دین کا

تمت بالخیر

# قطعات تاریخ طبع دیوان

برخیزد ملک جوان سبک بالجناب لا القاب را چه کشتن بی شاد و بجا المتخلص  
به شاد و بجا را بیا این آیه بهار آیه پیشکار صاحب دولت سرکار  
آصفیه دام اقباله

رحم و لطف و کم م صفات سخنی	خمرن مهر عطف و ذات سخنی
گلچ علم است نشر و علم اے شاد	معدن جود کلیات سخنی

## ولم

اے فلک من می بینی توصیف سخنی	یکے گفتن می در آید ذکر تعریف سخنی
گر تر باد و ربات گفته من گویم	خوش بین از دیده حیرت تو تصنیف سخنی

از شایع افکار گهر بار علیجناب محمد رفیع الدین حبیب المتخلص قید  
قاضی زاده تعلقه پاتھری ضلع پیر پنی ریاست حیدر آباد دکن

چون بر اے بخشش فیض مدام	شد بجان مرغوب دیوان سخنی ۱۱
اے فریدی سال طبعش گفت دل	ہست با اسلوب دیوان سخنی

از شایع طبع نگین عالیجناب منشی حسین علی حصار ضلع فیروز پور  
سوق ضلع فیچور

کہا ہے مجھ کو نچھو دے کہ تو خوش  
بر آیا آج مقصود دل جان بخشی نیکو

سختی صبا دیوان فرارفتہ ماجیم  
حسن علی نے اس کے طبع کی تالیف نوٹ بھی

### ولہ

لہذا کچھ بر آیا مقصود  
نکر مقصود سختی محمود

چپ گیا آج بہ دیوان سختی  
اوسکی تاریخ حسن نے لکھی

از تالیف افکار در طبع سلیم عالی پنجاب سید شاہ محمد علی صاحب صاحب التخلّص  
بہ علیم۔ الہ آبادی

شد چو مطبوع درین آوا سنے  
پیش نظارہ نہا دش خوانے  
سال طبعش بدل فرمے  
طبع گردید خوشاد دیوانے

طرف دیوان سختی مقفود ۱۲  
ہر کہ دیدش بذاق خاطر  
سب حالش جو بہر سید علیم  
منصفے از سر انصاف گفت

از تالیف طبع عالی والا جناب جہ محمد وارثی صاحب مختصر  
رئیس قصبہ کڑا ضلع الہ آباد

نئے معنون دل جان سختی ۱۲  
دوبارہ کرتے ہیں سخندان سختی  
طوطی بند ہے زبان سختی

سنے اشعار پر ارمان سختی ۲  
غزلین ایسی پسند احباب  
دیکھتے بول چال بہا کہ میں

میر مقصود علی کے کہ سے	چھپ گیا دیکھئے دیوان سخی
ہوئے بون ہیں خلف سعادتمند	کیا بجالا سٹھ میں فرمان سخی
وارث رفتہ نے لکھی تاریخ	سنئے تو چھپ گیا دیوان سخی

### دولہ

زور ستم سی ہو پتی آن سخی	ہے عیان تصویر سے شان سخی
کہتے ہیں جس جینکی نیش ہئی	غیب سے ہوتا تھا سامان سخی
اوس کے فرائض کی پہچانت رہی	مرستہ دم خالی تھا دامن سخی
شاعر و گاتذکرہ جب آگیا	یاد کرتے ہیں سخندان سخی
بیٹے نے چھپو دیا اونکا کلام	ہو گئی تعمیل فرمان سخی
خاندانی واسطہ ہے کیونکہ ہو	وارث رفتہ ثنا خوان سخی
فکر تاریخ طبع میں یہ کہہ	وہ لطافت کہ ہے دیوان سخی

چکیدہ کلکٹ سبک عالی بنیاد مبرا خالص المتخلص

### بہ دلخ و ہلوے

سرخ رنگ مضامین دیکھنا	سرخ دیوان کی بہار جادوان
گلشن طبع سخی صاحب گہلا	دلخ نے لکھا ہے اسکاں طبع



از زمان کج فکر تا غایت حجاب می رسیدن من خالص صوفی  
نگاه بر روی المعروف به حکیم انور آغا شاکر خرد و عالم بود

تقریب بخش طبع در دل شادمان باشد  
جو من به جود ملک کن هم بران باشد  
یکسر در پیش و سخن آسمان باشد  
اخبار علم معنی و علم بیان باشد  
بهر کس بقدر فهم خودش می خواند  
بیش از طبع کلامش عیان باشد

مطهر است کلام سخن با صد تمام  
دان بجز که بود بد بود و کسبند  
از اوج ذریع کمال به پیش  
وصف ضایعش چه بگویم طول است  
حادی شدن کل معنیش نیست  
تا این طبع گفت خرد به انتطیع

### المیصتا

دیوان سخن چیا جوهر احباب  
دیوان سخن کابر فیض اب  
۱۸۹۱ عیسوی

ظاهر هر که بهر فیاض کافیش  
تاریخ عیسوی خود نه لکبی

از زمان کج طبع رنگین جناب قلمیرا احمد صبا المتخلص  
به سوره حیدر آبادی

هم دفتر طاغوت هم دفتر فصاحت

نام سخن است زند ما طبع هر دو دیوان

مسرور سال طبعش از طبعش پیش  
گفت از کمال حش ہر قدر فصاحت  
۱۳۰۰ھ

ایضاً۔

دیوان سخی کا ہو چکا طبع  
مسرور نے سال طبع لکھا ۱۱  
کیون ہر شتاق ہو نہ جو یا ۱۲  
اشعار کا ہے خزانہ گو یا

از نتائج افکار دربار علی بنجا حکیم میر ہدی حسن جسا  
المختصن بن حسن لکھنوی بن علی بنجا شوق حرم مصنف زہیق

نظم بخش ہوئی وہ مطبوع جہاں  
حسن نے لکھا یہ سال طبع دیوان  
ہر لفظ میں جسکے لطف زیبائی ہے  
گلزار سخی میں لوبہ آرائی ہے  
۱۳۰۸ھ

ایضاً۔

ہو مطبوع جب کلام سخی  
جب ہوئی نگر سال حسن کو  
ہر سخنور نے نظم کی تاریخ  
شاہد نظم بس کہی تاریخ  
۱۳۰۸ھ

تقریظ و قطعہ تاریخ از تراوش قلم عجاز قلم علی بنجا حکیم  
سید بادشاہ علی صاحب المختصن بن علی لکھنوی بنیرہ  
والاحباب میر علی وسط صاحب شک مغفور

خدا کا شکر تو ہر ایک نعمت پر کرتا لادم ہے مگر نفوس ان قس

فحمة الله کا تحمو جا۔ سب کا شکر یہ انسان ضعیف ابیان  
 کہان ادا کر سکتا ہے تاہم بحکم لا تیرث کلہ صلا میں  
 کلہ صرت زبان ہے کا شکر نہ ناطق کو کرنا لازم و واجب ہے یہ زبان  
 ہی وہ چیز ہے جسے انسان کو اشرف المخلوقات بنا دیا یہی زبان ہے  
 جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرور ارضیہاں عرب  
 کر دیا قرآن مجید گواہ ہے یہی زبان ہے جسے شعرِ اعراب کے کیسے کیسے افق کی دلوں  
 کیسے کیسے علمِ نیکنامی بلند کئے کیسی کیسی جنگیں محض زبان کی گویائی سے  
 سر ہو گئیں دور کیوں جائے اپنے اسی زمانہ کا حال دیکھ لیجئے کہ اسی  
 زبان نے کیسے کیسے احسان اردو کے جان پر کئے ایکے باعث  
 سے میر سودا تا سخی آتشِ ناسور ہوئے کلام کے جہنم کے گارڈ  
 اپنے زبان سے زبان اردو کے آئینہ کو جلا دی گئے اون کے تو  
 حق احسان سے ادا ہونا دشوار رہے میں ایک ایسے شاعرِ نازِ خیال  
 کا ذکر اس وقت کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے بہت قریب مانہ ہوا کہ اپنے  
 ابا جسے اور اپنے اہل وطن اردو والوں کے جابو نہیہ احسان  
 کیا ایسے ایسے رنگ ایسے ایسے محاورات میں اشعار کہہ نئے  
 جو زبان کے واسطے سند ہونے کو کافی ہیں واہ کیا کلام ہے کیا طرز  
 بندش کیا مضامین ہیں کیا بول چال کیا صفائی کیا معاملہ بندی

اگر ذکر وصل ہے تو اس خوبی سے کہ زائد صد سالہ ہی سنکر  
 دل ہاتھ سے کہو کر اوسیکے تلاش میں مصلا ہتھ کر کے دلوں کے  
 آستانہ چوبین نیاز رکھے اگر ذکر بھر ہے تو اس ڈینگ سے کہ بھر کر  
 جگر واسے ہی پیچ جائیں بے اختیار اکھوٹے آئین نخل آئین غنم  
 مریع خیال ہے بیشالی ہے ادن مرحوم نے تو اپنے اخوان عالم پر  
 احسان کیا ہے تھا نگہ رواحسان اور نگاہ پرہ خفا میں تھا بیغے کلام  
 مطہر نہ ہونے پایا تھا کہ انتقال فرمایا مگر بصدان اگر پڑ نہ تو اند سپر تمام  
 ادن کے خلف با شرف حضرت سخی مرحوم کے امید دن کے مقصود  
 بیغے میرے محب ولی جناب میر مقصود علی صاحب نے بکمال جانکاهی  
 و محنت شاقہ و صرف کثیر باوصف کم استطاعتی اپنے صرف خاص  
 اپنے زمانہ قیام و ملازمت حیدر آباد دکن میں اوسکو چھپو کر اہل سخن  
 احسان کیا۔ خدا اوسکو مقبول عالم کرے میں اس دیوان مخزن فنا  
 کا حق تعریف تو ادا نہ کر سکا مگر اپنے عجیب دلی کو جو حضرت مصنف مرحوم  
 اور انکے فرزند اجند کے محبت کے باعث سے تھا صرف ایک  
 قطعہ تاریخ میں اظہار کر دیا ہے وہ مدیہ ناظرین ہے

قطعہ

دیوان کیا سخی کا جو بیغے سخن ہے بھر  
 مسرور مذاق صد ہے رنگینان شاد

کیونکہ نہ بے نظیر ہو دیوان بہہ دہین  
جیسے جہین الترام بخو رخصت کا  
نہو تقدیر متدارک کے ماسیوا  
کیا رومرہ صاف ہے کیا بولن حال  
وہابی ہوئی ہے رنگ میں بہت سرخ  
راز و نیاز عاشق معشوق یوں میں نظم  
ہے حال ہجر نظم کہیں ایسے درد سے  
تصویر نرم سے کی کہ بین کی پہنچی ہر  
اس رنگ سے کیا ہے گونگیاں حسن  
بلبل کچھ چھوٹا فراموش ہے ضیاء

ایسا ہوا نہیں کوئی دیوان بہہ  
غزلین مسدسات میں سب سے  
شاید مشنات غزلین ہوں یہاں  
گویا ہے لکھنوی زبان صاف آشکار  
دیوان نہیں کہلا ہوا۔ دیکھو لا لہذا  
پہر چاک صاف آنکھ میں تصویر نرم پد  
پتھر کا ہی جگر ہو تو بوسہ سکتا تیار  
ہو جائیں مست دیکھنے سے جبکہ بار  
لطف آتا ہے ترانہ ببل کا بار بار  
زیبا ہے کہنے کو اگر نفس ہزار  
۰۸۔ ۱۳۰ ہجری

## ولہ

مقصود علی ابن سخی کے کد سے  
بانی بہ طبع کی تیسارے تاریخ

چہا پا گیا جب کلام مسعود سخی  
پورا ہوا اب کن میں مقصود سخی  
۰۸۔ ۱۳۰ ہجری

از تراش کلمک معنی سدا علی باب بی محمد سلطان صاحب

عاقل دہلوی پرو پرائیٹڈ ٹرانسلاٹ

<p>خدا کا شکر دیوان سچی چیمبر ہوا شایع          کیا طبع فرزند داد مند نے اُسکے          کمالی نیک تہی زنی خلف ایسے لطف          خدا بخشے جو کج شاعری کے ساتھ تقویٰ تھا          پڑھی جان تازہ شاعر کی جسم میں گویا</p>	<p>سخن کے کا بند کھولنے جان تمن ہے          نتیجہ مقصود ملی کے کیش شوق کا ہے          یہ دیوان لخت لخت لکھ کر نے اسکو چھاپا          بنارس میں مصنف کو کہی تھی دیکھنا ہے          کھنٹی تاریخ عاقل نے کہ نظم روح افزا          ۰۸ ۱۳ ہجری</p>
--	---

از تالیف افکار دربار عالیجناب سید محمد عسکری صاحب المتخلص بنی خلد  
 مدظلہ العالی نواب سید حسین خاں صاحب اسکی میر معفور مصنف نقشبندی اول طرز شمع

<p>سخن لے کیا کہا دیوان نگین اخگر فست          دل جابے دشمن ہو گئے اس کے پر تو</p>	<p>بہار تازہ بختی گلشن نادر خیالی کو          چراغ نریم لکھ اس نور کو دیوان کی          ۰۸ ۱۳ ہجری</p>
--	--

ولہ

<p>سطح انوار بہ دیوان عالی ہے ہم          طبع کی تاریخ اخگر نے کی اسطر حصہ</p>	<p>کیا کلام نشا ہے سو جانے قربان سخنی          ہے زالی سے طرز شان بان سخنی</p>
--	--

تصویر سید مقصود علی مرتب دیوان ہذا۔



## خاتمہ

قبل از تذکرہ ترتیب دیوان انجمن پیشین گوئی قابل یادگار مرض کرتا ہوں

## ذرا سنئے بہ میراجہ اس کے قابل ہے

جسروز والد مرحوم نے انتقال فرمایا اوسیدن خبر شدت علالت سنکر  
حقیر شہر مرزا پور سے وطن آیا لیکن ہزار حیف کہ دفن ہونیکے بعد پہنچا۔  
اوسوقت کی پریشانی کا حال تمہارے اخقار ہے۔ المختصر بستمناک حرف تھا

الوقت الصبر مفتاح الفرج تسبیح خوان سدا عزادار احباب الین

قبر پر گیا بوقت فاتحہ خوانی تسبیح گلے میں ڈال لی تہی بعد فاتحہ خوانی اوسکو  
گلے سے اتار قبر پر رکھ کے دعا پے مغفرت میں مشغول ہوا ابھی بسط

تسبیح خاک پاک کو مغفرت مرحوم کے لئے دست بدعا ہی تھا کہ دفعتاً

غزل مشاعرہ میاں جی مندرکہ دیباچہ کا یہ شعر مرے دفن ہونیکے ساتھ ہی

مرے گلبند تھے وفا کی لی + جو گلے میں پہنکا تھا وہ لحد پر میرے چڑھا دیا

یا ذکر کے بے ساختہ ہنسنا۔ ہمارے بیوں نے تو اسکو حکمت مجنونانہ سمجھا۔

مگر چونکہ واقعہ پیش نظر تباہ مضمون شعر ہی مسموع ہوا تو سنتے ہی پہنچ

کہ عجیب کیفیت طاری ہوئی اور میری تو یہ حالت ہوئی کہ اوسوقت



دنیا میں عبادتِ عالیات کے جانیکا قصد کیا لیکن اس سے رحم فرمایا  
 میں ایک سال تک رہا اور اپنے ذاتی کوشش سے بقاءتِ زندہ  
 حاصل کرنا ضرور تھا لہذا مجبوراً یہ سلسلہ ملازمت کھڑکے بندہ سے  
 سرکارِ انکلیت شہر آباد میں دو سال تک باوہان بوجہ قربتِ اہل  
 محبت اقرارِ غیرہ کو راج سفر دیکھا لہذا سلسلہ ہجری میں ترک کر دیا  
 مگر کے بدہ حیدر آباد میں اگر اس سرکار ابد پادار کا حکم خوار ہوا  
 اگرچہ قلیل معاشی اسے وصلگی کے لئے یہاں ہی مانع رہے لیکن باوجود  
 موانع اس میں اسباب نے دامنِ ممتا کو درمقصود سے غالی نہیں  
 رکھا یعنی ۱۲۹۵ ہجری میں بنیابت مرحوم مغفور شرف زیارات سے  
 مشرف ہوا اور ۱۳۰۰ تک آئین جب وطن گیا تو وہاں گویا میں اسے گم شد  
 نہیں ملین مگر ایک دیوان کرم خوردہ اور چند شہریان وغیرہ اور بہت سے  
 مسودات غزلہاں بجز خفیف کے (جس سے حضرت مرحوم کو عشق  
 تھا) آئیناری اور ستون میں رہے۔ حیدر آباد میں اگر یہ سوچی۔  
 کہ اس کے دو دیوان کر دئے جاویں یعنی ایک خاص بحر خفیف دوسرا  
 بحر مختلف کا جس کے خاتمہ پر شہریان وغیرہ ہوں اور تہذیب اگر طبع  
 کا بند و بست ہو جائے تو تصویر مع لایف مختصر مرزور ہو کہان  
 یہ چھان اور رنگ خاندان اور کہان غم ترتیب دیوان بصد

۱۔ عسل کار کجا و من خواب کجا + الحمد للہ و المست کہ تہذیب  
اور طبع کا سامان بھی اسی کا ساز و حقیقی نے سب خواہش فرمادیا  
چونکہ یہ دونوں دیوانِ مبدعہ حیدر آباد میں مرتب ہو کر طبع ہوئی  
لہذا نظر براوج سنین مروجہ و دو نام تاریخی سے تصنیف سخی و  
نغمہ ہزار سے موسوم کئے گئے :-

عالیجناب مستفیع عن الملقاب راجہ کشن برشا دہپادار المتخلص شایہ  
بنہ راجایان راجہ مہاراجہ پیشہ کار صاحب دولت سرکار آصفیہ  
دام اتیانہ نے تصنیف سخی میں ۱۰۰۰ بیتوں کا لغویہ فرمایا ہے مگر نظر احقر  
تعمیل ضرورت نہیں اول نوشتہ اقصیٰ مطابق مثنوی ہے دوسرے  
یہ عجیب لطف ہے کہ فقرہ و الفاظ و حرف کو اس سند سے مانوس یا تالیف  
توضیحا ترکیب عمل بھی عرض کی جاتی ہے یعنی پورے عدد از رو  
ابجد جمع کر نیچے بعدہ دیکھ لیں ضرب و یکیر حاصل ضرب میں (۱۰) اضافہ  
کر کے (۵) سے تقسیم کیجائے تو اموال ہمیشہ پچھلے اسی چار کو  
(۲۵) میں ضرب دے نے سے مثنوی اقصیٰ برآمد ہون گے  
اور مثنوی آکے لئے شفیق قلبی جناب حکیم میر بادشاہ علیضاد  
متخلص بہ ضیا کا مادہ نغمہ ہزار النیب معلوم ہوا۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ ایک ذرہ بے مقدار سے ایسے کام

نبی کا عالمی میر محبوب علی خان بہادر مدظلہ العالی  
 رو براہ ہونا اسی قادر مطلق ہی کی ذرہ نوزی ہے لکن ساتھ ہی نہیں  
 ضرور عن کرونگا کہ فیضانِ برکتِ سلطنتِ اسلامی ہی شامل حال ہے  
 جو مجھ سے بے نصیحت سے ایسے فرائضِ اہم لدا ہو رہے ہیں البتہ  
 دستِ بدعا ہوں کہ بابر العالمین بحق جناب رسولِ نبی و آلہ اطہار  
 میرے سرکارِ عالمی تباریفِ نواب گردونِ جناب کز رشوکتِ حبشید  
 دستِ مہرِ قوتِ ارسطو فرستِ حاتم سخاوتِ نوشیروانِ عدالتِ کریم و جیم  
 المعروف بہ حضرت و مخاطبتِ خطابِ موروثی نظام الملک  
 نظام الدولہ حضرت فتیح آصف جاہ ستہ درانِ فضل ارکان  
 سلطنتِ تیموریہ شاہِ دکن خلد اللہ ملکہ و شمتہ کو باورثِ تاج و تختِ موزیر  
 مملکتِ دارکانِ سلطنتِ دخیوہ الامان ریاستِ بازو یا دشتِ منزلت  
 ملکِ دولتِ نخیرونا فیتِ تاقیامتِ سلامتِ رکھو۔ این دعا  
 در حیدِ جہانِ آمین باد۔

### قطعہ تاریخِ طبع

پے شل چھپا سپاس نیروان	نادر دیوان میرے پدر کا
ہے شکر چھپا سخی کا دیوان	لکھنؤ و مقبوضہ مصر ۱۲۸۱ سال

# ایضاً

مہاکہا میں ان نور مخملیں شہد کتبہ کا تھا  
 بعض چیزیں اوسہین کی بہی ملکیت میں تھیں  
 لکھد و مقصود اسکا ہی رہے عورتیں پنج طبع  
 شہنوی بہا کہ ہے ہولی اور اور پر لطف ب  
 ۱۳۰۸

بمقتضائے الامسان مرکب من الخطائے والنسیان  
 غلطیاں تو بہت ہوئیں جسکی تصحیح کامل غیر ممکن تھی مگر فاضل علی کا غلط نام  
 درج کر دیا گیا بہر حال یہ چند اوراق جناب مرحوم و مغفور اپنے یادگار  
 میں زندہ جاوید چھوڑ گئے تھے جسے اس گمنام شگفتا ندان نے چھپوا  
 بتوقع عیب پوشے نظر ناظرین الوالا ابصار کیا۔ مگر قبول قدر نہ ہے عورت شرف

ملتمس۔ حقیر سید مقصود علی ضیہ دار دفتر دیوانی سرکار عالی علاقہ راجہ  
 رائے رایان بہادر امانت دنت واقع شاہ علی بندہ سنمحلہ تلبدہ  
 حیدر آباد دکن نقطہ

# فہرست نامہ دروان سخن و انور مرحوم و مغفور

صفحہ	کلمہ	صفحہ	کلمہ	صفحہ	کلمہ	صفحہ
۵	۹	۵۲	۶	یہ سب	سے	بہی
۵	۹	۵۲	۶	نسبتی	اور	•
۱۲	۱۲	۱۶	۱۶	نسبت الغب	محموظ	محموظ
۹	۹	۴۵	۹	دکشاں	بہیچے	بیچے
۱۲	۱۲	۵۷	۹	الف	لوے	بولے
۱۰	۱۰	۵۸	۵	دلیر	حلس	پیشکش
۱۲	۱۲	۶۰	۱	مین	مار مار	بار بار
۱۳	۱۳	۱۱	۵	بہون	الف	•
۱۳	۱۳	۱۱	۱۳	ادز	سو	رہو
۱۴	۱۴	۹۳	۹	تر	•	وہ
۱۱	۱۱	۶۸	۱	بڑا میں	بھیجے	تجھے
۱۰	۱۰	۷۱	۱۲	کبھی	وہ ہوئی	ہوئی وہ
۸	۸	۱۱	۱۵	باغونین	یا	مبا
۱۵	۱۵	۷۲	۱۰	تیکت	بھی	یہی
۴	۴	۷۳	۱۰	دیکھتے	•	رفیق
۱۳	۱۳	۱۱	۱۳	دشت	تھنے	ہنے

نمبر	کلمہ	معنی	نمبر	کلمہ	معنی	نمبر	کلمہ
۷۸	۱۲	۰	نے	۱۰۰	۳	کہا	کہاتے
۷۹	۱۳	ڈالی	والی	۱۱	۴	کیکے	کسکے
۸۰	۵	ادسکی	اسکی	۱۲	۵	کا	کو
۸۳	۳	طاقت	طلاقت	۱۰۲	۶	۰	ہون
۸۴	۱	۰	سیدھوم	۱۱	۶	ہنہن	ہنہن
۸۶	۱۲	ہیفیہ	ہیفیہ	۱۱	۱۰	منڈین	منڈین
۸۸	۵	ہی	ہی	۱۰۳	۲	و	و
۸۹	۶	ہیہ کچہ	کچہ	۱۱	۱۱	ہی	ہین
۹۰	۱۳	چپ	چپ	۱۲	۱۲	اولسنے	اوستے
۹۱	۱۵	چہا	چہا	۱۰۴	۱	پا پین گے	پا پینگی
۹۲	۷	بز	بزم	۱۱	۲	دھونڈ نیگ	دھونڈ نیگی
۹۳	۱۳	چہا	چہا	۱۲	۱۳	پہاڑا	پیارا
۹۴	۶	پہہ	پہ	۱۰۵	۱	ویسا	ایسا
۹۵	۶	و	۰	۱۱	۲	آے	آدین
۹۶	۱۰	میرا	میرے	۱۱	۱۰	کناں	کناں
۹۷	۱	مین	مے	۱۰۶	۱	کہلا دھانک	کہلا دھانکی
۹۸	۲	۰	جام	۱۱	۵	سومس	سومس
۹۹	۱۵	دھر	وہ	۱۲	۱۲	یے	۰

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	
آشنا	اشیا	۹	۱۲۰	چم چم	چم چم	۲	۱۰۷
و	.	۱۱	۱۲۲	بج	.	۱۴	۱۰۸
مین	بنین	۱۲	۱۲۵	وار	دیوار	۱۱	۱۱
لاکھا	کھا	۳	۱۳۰	سبوتے	.	۹	۱۰۹
کابل	کاکل	۱۱	۱۳۷	جانا	زنا	۱۵	۱۱۰
نش	نشیب	۱۲	۱۱	اسکی	اوسکی	۱۱	۱۱
.	و	۱۳	۱۳۲	کرکلا	گرگلا	۱۷	۱۱
.	وہ	۳	۱۳۳	لو	یون	۱۱	۱۱
جس قدر	اس قدر	۱۲	۱۳۴	جلا دیگی	چلا دیگی	۱۷	۱۱
غش	غش	۱۱	۱۵۰	بچتی	تجس	۳	۱۱۰
مانی	پانی	۱	۱۵۲	بچھاتے	بچھاتے	۱۳	۱۱
مونہ	مونہ	۱۷	۱۵۹	یہ	نہ	۹	۱۱۱
ہونے	پرے	۳	۱۶۰	لگی	لگی	۱۲	۱۱
چٹا ہو	چٹا ہے	۷	۱۱	ہے	یہ	۹	۱
نہ	.	۷	۱۶۱	دل ناچار	اسدل راز	۱۳	۱۱
آب	آپ	۱۱	۱۶۲	کر دو گنا	کر دو گنا	۱۲	۱۱
تہ	ہے	۱۷	۱۱	مین	مین	۱۷	۱۱
مین	مین	۵	۱۶۹	تبر	تبر	۱۷	۱۱

